أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

الحمد للہ والمنہ کہ تذکرۃ الائمہ نایاب روزگار

مسمےٰ بہ

نُخبۃُ الاَخبار

سنہ ۱۲۹۱ ہجری

در حال رسول مختار و کار زار ائمہ اطہار

تصنیف جناب حکیم مولوی مظفر مہدی صاحب دام اقبالہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باسمه سبحانه

عالیجاه معلّی جایگاه فضایل و فواضل پناه حقائق و دقائق کُمتناه حسیب نسیب ادیب اریب صدیق صادق مطبب حاذق ذوالفکر العمیق و النظر الدقیق الاعلم الافخم الاکرم الاعظم الاوحد الامجد الابرّ الاکمل الحائز من العلم والعمل الحظ الاوفر الاجزل الحبر الاحوذی الخبیر الذی ہ لایدرک الواصف المطری خصائصه ؛ وان یک سابقاً فی کلّ ما وصفا ؛ جناب مستغنی الالقاب مولوی حکیم سید ظفر مهدی لا زال کاسمه مهدیاً و بالظفر علی الاعادی منشیا کی یہ تصنیف شریف و تالیف منیف مطالعۂ نحیف مین گزرا ان کی حسب التماس جناب سابق الالقاب مین اوسی اول سی آخر تک مطالعه مین لایا پس اوسے مشتمل فواید عدیده و عوائد سدیده پایا عمدگی مضامین عالیه مین وه بی نظیر ہی اور از راه فصاحت و بلاغت و سلاست و جزالت نہایت دلپذیر ہی حق سبحانه مصنف ممدوح کو عوض مین اوسکی مثاب و ماجور کری اور اونہین کیطرح اونکی امثال واقران کو ترویج حق کی توفیق دی وہو الموفق والمعین علیه نتوکل و به نستعین

حرّره بیمناه الوازرة الداثرة خادم الشریعة الطیبة الطاهرة علی بن محمد بن علی بن محمد نقل مهر

اوتی کتابه بیمینه فی الاخرة





اسعد اکرام ؏ ارتن	بسم اللہ الرحمن الرحیم	العبد عبدالحلیم پھلواری

الحمد للہ الملک العلام والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ و رسولہ محمد خیر الانام
و آلہ الطیبین الطاہرین الکرام بعد حمد و صلوٰۃ خواطر زاکیہ برادران
ایمانی اور دوستان روحانی پر روشن و آشکار ہو کہ از روی
خلقت کے نفس انسان ہمیشہ طرف افعال بد کے مائل رہتا ہی
چنانچہ حق تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی کہ اِنَّ النَّفسَ لَاَمَّارَۃٌ
بِالسُّوْٓءِ یعنی بہ تحقیق کہ نفس ہر آئینہ حکم دینی والا ہی طرف برائی
کے اور یہی وجہ ہی کہ اطفال حداثت سن مین داستان
سننے پر اور کہانی کہنی اور کہیل کو دپر راغب ہوتے ہین
اور ابتدا مین ہر چند افعال بچون کے لایق اعتبار نہین ہوتے
مگر عادت ہونے سے استعداد فساد پیدا ہوتی ہے اور

شباب میں بہی حرکات و عادات باعث مضبوط ہو جانے
افعال ذمیمہ کے ہو جاتے ہیں لہذا منظور ہوا کہ چند اوراق میں
خلاصہ حالات جناب پیغمبر خدا و ائمہ ہدیٰ علیہم التحیۃ والثنا
نہایت اختصار کے ساتھہ زبان اردو میں لکھوں تا اطفال
اوسکو پڑھیں اور یاد کریں اور چند فوائد اسکے حفظ و تعلیم
میں متصور ہیں اول یہہ کہ شغل بیان و سماعت حکایات
بیہودہ سے محفوظ رہینگے دوم باتیں مفید اعتقاد کی
ذہن میں جمینگی سوم یہہ کہ جب حالات مجمل معلوم ہونگے تو ذہن
اونکا طالب تفصیل ہوگا اور ذریعۂ شوق مطالعہ کتب طولانی
کا ہوگا چہارم خلاف حالات مندرجہ رسالہ ہذا جب تک ثبوت
کامل نہ پہونچے قبول نکرینگے پنجم جب تک اس رسالہ کے ذکر
و حکایات میں مصروف رہینگے ذاکر و مستمع اور مولف و کاتب
داخل ثواب ہونگے اور اطفال مشغول الذکر کے والدین بہی
مثاب ہونگے اور نام اس رسالہ کا نخبۃ الاخبار رکھا واللہ
الموفق والمعین وبہ نستمد ونستعین ذکر جناب
سید عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسم مبارک
محمد و احمد صلی اللہ علیہ و آلہ الامجد کنیت شریف ابو القاسم

القاب شریف ایکہزار سی زیادہ ہین ازانجملہ مصطفے مجتبی
نبی اللہ رسول اللہ حبیب اللہ حامد محمود شفیع شافع خاتم الانبیا
اشرف المرسلین سید البشر خیر العباد عین العالم عین المقصود ظل اللہ
شمس الخلایق محبوب الحق مسند حدیث الجمع واسطۃ الفیض مفیض العالمین
مبارک صبیح الوجہ جواد کامل کریم صورت الحق مرآۃ الذات مظہر الایجاد
اسم الاعظم صفی اللہ بشیر طاہر مختار رؤف راکب الجمل حاشر امی
مذکر مزمل مدثر داعی سراج طیب خیر الانام خیر البریہ صاحب معراج
صاحب مقام محمود رسول امین مفخر موجودات سرور کائنات
خلقت نور شریف چارلاکھ چوبیس ہزار برس پیشتر پیدایش عالم
سی نور محمدی کو حق سبحانہ تعالی نی خلق کیا ولادت شریف
ستر ہوین تاریخ ربیع الاول کی اور بقولے بارہوین ماہ مذکور کی
سنہ عام الفیل مین واقع ہوئی یعنی جس سال قوم ابرہہ وغیرہ
ابرہہ سفید ہاتھیونکے ساتھ واسطے ہدم خانہ کعبہ کے آئے تہے اور وہ
سب ہلاک ہوئے اوسی سال مین حضرت پیدا ہوئے سات ہزار نوسو برس
چار مہینے سات روز وفات حضرت آدم علیہ السلام کو گذری تہی اور سنہ ۸۸۱
سکندری تہا اور اشنہ ۶ تہا اور بقولی ۵۷۰ عیسوی تہی شب جمعہ کو اپنے
دادا عبد المطلب کے گہر مین حضرت پیدا ہوئے وقت ولادت بہت عجایبات اور معجزے ظاہر ہوئے

نسب شریف محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب اسیطرح اکیسوین
پشت حضرت ابراہیم تک پہونچتے ہی چار مہینے کی عمر مین والدہ حضرت کی
آمنہ بنت وہب عازم بہشت ہوئین عبد المطلب نے حضرت کو دودھ پلانے
کے واسطے حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا پانچ برس حضرت وہان رہے اور
بہت سے عجائبات اور معجزات وہان ظاہر ہوے دو برس چار مہینے کی
عمر مین حضرت کے والد ماجد عبد اللہ نے مدینہ مین جاکر وفات پائی در آخر
پرورش آپکی فاطمہ بنت اسد زوجہ ابو طالب نے کی اور کفالت آپ کی
حضرت عبد المطلب کرتے رہے آٹھ برس کی عمر مین حضرت عبد المطلب نے
انتقال کیا اور حسب وصیت عبد المطلب کے حضرت ابو طالب مصروف
پرورش ہوے پچیس برس کی عمر مین خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ
حضرت کا عقد ہوا چالیس برس کی عمر مین پہلے پہل آپ پر فرشتہ نازل
ہوا یہی سال مبدا سال تاریخ بعثت کا ہی معجزات حضرت کے
بیحد و نہایت ہین کوئی شمار نہین کر سکتا بعض اونمین سے بطور نمونہ
لکھے جاتے ہین از انجملہ قرآن شریف ہے کہ عرب مین بزبان
عربی نازل ہوا اور اوس زمانے مین چرچا فصاحت و بلاغت کا
بہت تھا تمام شعرا و فصحاے عرب نے چاہا کہ ایک سورہ یا ایک آیہ کا جواب

لکہہ سکین قادر نہوے اور عاجز آکر کلام خدا ہونے کا اقرار کیا اور منجملہ معجزات
قران شریف کے ایک یہ بات ہی کہ جسقدر فہم دقیق ہو اور جتنا غور معانی
قران مین کرے اوتنے ہی مطالب پر اطلاع ہوتی ہے اور جسقدر زیادہ مزاولت
تلاوت کی کرے اتنا ہی زیادہ شوق تلاوت کا بڑہتا جائیگا اور ہر سورہ اور
ہر آیہ اور ہر لفظ قرآن سے تاثیرات عجیبہ و فوائد غریبہ ظہور مین آتے ہین از انجملہ
معراج ہے کہ سوا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسیکو یہ رتبہ
حاصل نہین ہوا منکرون نے صورت بیت المقدس کا اور اوسکے اجزاے
عمارت کا سوال کیا حضرت نے جو جواب مین فرمایا سبھون نے تسلیم کیا قافلہ قریش
کے آنے کی حضرت نے خبر بیان کی کہ فلان مقام پر شب معراج کو مقیم تہا
اور فلان روز وقت صبح پہونچے گا ویسا ہی ہوا از انجملہ معجزہ شق القمر تہا
کہ ماہتاب دو ٹکڑے ہوگیا اور بلاد بعید کے لوگون نے تصدیق کی
از انجملہ خبر دینا ہے امور آیندہ کا اور مطابق ارشاد واقع ہونا حضرت نے خبر
دی تھی کہ ہم مع اصحاب داخل حرم کعبہ ہونگے ویسا ہی ہوا فرمایا کہ بنی امیہ
ہزار مہینے حکومت کرینگے ویسا ہی ہوا حضرت امیر علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی
شہادت کی خبر دی تھی ویسا ہی ہوا بعد اپنی وفات کے غصب حقوق اہلبیت
نے اور جنگ جمل اور صفین اور نہروان کی خبر دی تھی بالتفصیل
ویسا ہی ہوا عائشہ سے فرمایا تھا کہ میری ازواج سے ایک عورت مقابلہ
علی بن ابی طالب کے واسطے نکلے گی حالانکہ وہ ظالم ہوگی اور حواب
کی کتے اوسپر فریاد کرینگے ویسا ہی ہوا زبیر بن عوام سے فرمایا تہا

تو علی سے لڑیگا اور تو ظالم ہوگا اوسیطرح وقوع مین آیا فناے سلطنت
کسرا اور بقاے حکومت نصاری کی خبر دی تہی مطابق اوسکے ظہور مین
آیا ازانجملہ ہے مردون کا زندہ کرنا اور بیمارون کا شفا پانا درخت کا
اوکہڑ کر حضرت کے پاس آنا تخم کا بونا اور فوراً درخت طیار ہو کر بارور ہونا دبلی
ہوئی بکری کے دودھ سے صدہا آدمیونکا سیراب ہونا خشک کنوی کا
آب دہن مبارک سے پرآب ہو جانا آب مضمضہ شریف سے شور پانی کا شیرین
ہو جانا تہوڑے کہانے مین سب آدمیونکا کہلانا جسم شریف کا سایہ نہونا
باوجود قد اوسط کے ہر گروہ سے قد حضرت کا بلند نظر آنا جس راہ سے
گذر ہوا اوسکا کئی روز تک خوشبو رہنا شانہ مبارک پر مہر نبوت کا ہونا پس و پیش
سے یکسان دیکہنا ابر کا سر اقدس پر ہمیشہ سایہ فگن رہنا ہر زبان کے
فہم و تکلم پر قادر ہونا زبان طیور و وحوش کا سمہنا باوجود ناخواندگی جملہ
علوم کے عالم ہونا بتون کا تصدیق نبوت کرنا اشجار و سنگ کا پیغمبری
پر حضرت کی گواہی دینا سنگریزون کا دست مبارک مین تسبیح و تہلیل کرنا
سکونت مکہ بعد بعثت تیرہ ۱۳ برس بعد مبعوث ہونے کے حضرت مکہ مین رہے
دعوت اسلام فرماتے رہے اور قریش مکہ یعنے ابوجہل و ابوسفیان
و ابولہب و عتبہ و شیبہ وغیرہم کے ہاتہہ سے انواع و اقسام کی ایذا
و تکلیف اوٹہاتے رہے آخر ایام مقامات مکہ مین حضرت ابوطالب نے
اور بعد اوسکے حضرت خدیجہ نے انتقال کیا اس سال کو عام الحزن کہتی
ہین ہجرت جب مشیت پروردگار حقیقی کی مقتضی ہوئی تب حضرت نے

مکّہ سے وقت شب ہجرت کی روز پنجشنبہ غرہ ربیع الاول سنہ ۱۳ ہجری
بعثت کو حضرت نے ہجرت فرمائی اوسوقت عمر شریف ترپن برس کی تھی
بارہ روز راہ مین گذرے بارہوین ربیع الاول کو داخل مدینہ ہوئے
یہ سال مبدا ہے سنہ ہجری کا دس برس بعد ہجرت کے حضرت نے
مدینہ مین اقامت فرمائی اس عرصے مین ستاسی مرتبہ لڑائیون کا عزم
ہوا منجملہ اسکے غزوات ہین اور سریّات مین غزوہ اوسکو کہتے ہین کہ جس
لشکر مین حضرت بنفس نفیس تشریف رکھتے تھے اور سریہ اوسکو کہتے
ہین جسمین کسی صحابی کو حضرت نے سردار کر کے بھیجا ہو کتب تواریخ سے
چوبیس اور بقولے چھبیس غزوہ واقع ہوے باقی سریّات مین منجملہ اسکے
پانچ غزوہ بہت بڑے ہوئے بدر احد احزاب خیبر حنین غزوہ بدر
یہ لڑائی قریش مکہ سے ہوئی اس لڑائی مین ۳۱۳ صحابی تھے اور
لشکر قریش مین نو سو سے زیادہ آدمی تھے اس لڑائی مین ایک عریشہ
یعنے مچان لکڑیون سے حضرت کے بیٹھنے کے واسطے بنایا گیا تھا
بہت سے اصحاب مثل ابوبکرؓ و عمرؓ کے حضرت کے گرد رہے اور دیگر مہاجرین
و انصار لڑے عبیدہ بھائی چچازاد حضرت کے اس لڑائی مین شہید
ہوئے حضرت حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا اور حضرت امیر علیہ السلام نے شیبہ کو ہلاک
کیا ستر آدمی قریش کے فی النار ہوئے منجملہ اونکے ستائیس کو ضرب
حیدری سے واصل جہنم ہوئے اور نو صحابی شہید ہوئے اور بعض
روایات سے عدد شہدا زیادہ بھی پائے جاتے ہین مگر چودہ بیس سے

زیادہ نہین ہین اور یہ لڑائی ۱۷۔ ماہ رمضان سنہ ۲ ہجری مین واقع ہوئی
غزوہ اُحد یہ لڑائی بھی قریش سے قریب مدینہ منورہ کے ۱۵۔ ماہ
شوال سنہ ۳ ہجری مین واقع ہوئی اس لڑائی مین عدد اصحاب سات سو
تھے اور قریش مین تین ہزار سوار اور دو ہزار پیدل تھے اور عورتین
دف دفے لیے ہوئے ہمراہ تھین جب حضرت میدان مین تشریف لائے
کوہ احد کو پشت پر کرکے صف آرائی کی پہاڑ مین ایک درہ تھا کہ اوسطرف
سے راہ آمد و شد کی تھی حضرت نے عبد اللہ بن جُبیر کو مع پچاس صحابیون
کے درہ پر متعین فرمایا تھا اور حکم دیا کہ اسجگہ سے جنبش نکرنا لڑائی بہت
عظیم ہوئی بہت لوگ کفار قریش کے مارے گئے اور فوج قریش بہاگی
اہل اسلام لوٹ مین معروف ہوئے خالد بن ولید و عکرمہ بن ابوجہل
نے درہ کو خالی دیکھکر حملہ کیا حالت غفلت مین آپڑے فوج اسلام کے
قدم اوٹھ گئے ہرچند حضرت پکارتے رہے کسی نے نہ سنا معدودے چند
باقی رہ گئے جناب امیر علیہ السلام اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور
ابو دجانہ صحابی اور ایک عورت مع اپنے فرزند کے رہ گئی نام اوسکا نسیبہ
بنت کعب مازنیہ تھا جب بیٹا اوسکا شہید ہوا تو اوسنے تلوار اوسکی لیکر حملہ
کیا اور خوب لڑے حضرت حمزہ کو وحشی غلام حبشی نے شہید کیا آخر کو
بضرب شمشیر حیدری فوج قریش بہاگ نکلی اسی لڑائی مین دندان مبارک
شہید ہوئے اور ستر صحابی درجۂ شہادت کو فائز ہوئے اور عدد کشتگان
کفار کی بخوبی صحت نہین ہوئی مگر شمار سیکڑونکا ہے اسی لڑائی مین جناب

امیر علیہ السلام کے حق مین فرشتگان خدا آواز دیتے تھے لا فتیٰ الا
علی لا سیف الا ذوالفقار غزوہ احزاب اسی کو جنگ خندق بہی
کہتے ہین یہ لڑائی بہی متصل مدینہ منورہ کے واقع ہوئی سنہ ہجری مین
قریش بمعیت ابوسفیان اور دیگر اقوام عرب مثل بنی غطفان و بنی سلیم
اور حی بن اخطب یہودی کے مع اپنی اپنی جمعیت کے دس ہزار آدمی لیکر
آئے اور مدینہ منورہ کے گرد محاصرہ کیا اور قبل اونکے پہونچنے کے
حضرت نے شہر مدینہ سے باہر نکلکر ایک خندق کہدوائی تا دشمن دفعتاً
نہ آسکین اسوجہ سے اسکو جنگ خندق کہتے ہین ماہ مبارک رمضان
مین یہ لڑائی فتح ہوئی قریش کے محاصرہ کو بیس روز کا عرصہ گذرا اور وہ
زمانہ قحط کا تھا دنکو لوگ روزہ رکھتے تھے اور بعد عشا کے حکم صوم تہا
اگر قبل عشا کے کہا لیا تو بہتر ورنہ روزہ پر روزہ ہوتا تہا اسی لڑائی مین
رات کو کہانا پینا حلال ہوا اور حد صوم طلوع فجر سے مقرر ہوئی بعد
محاصرہ کے عمرو بن عبدود عامری مع اپنے چند رفیقون کے لڑنے کو
آیا مبارز طلب کیا چونکہ بڑا شجاع عرب تہا بسبب اوسکے رعب کے لشکر اسلام
سے کوئی اوسکے مقابلہ کو نہ نکلا تب جناب امیر علیہ السلام پیادہ تشریف
لے گئے اور بعد رد و بدل کے اوسنے ایک تلوار حضرت امیر علیہ السلام کے
سر پر ماری کہ سپر کو کاٹ کر سر پر پہونچی اور زخم کیا حضرت نے تلوار ایسی
لگائی کہ وہ ملعون بیجان ہوکر زمین پر گرا حضرت نے سر اوسکا جدا کیا اور لاکر
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر کیا حضرت نے فرمایا

یا علی ضرب تمہاری آج کے روز بہتر ہے ہماری امت کے اعمال سے
تا روز قیامت بعد اسکے حضرت کی دعا سے حق تعالی نے باران شدید
نازل کیا اور ہوائے تند کو مسلط کیا کہ خیمہ دشمنون کے اوکھڑ گئے اور ہوش
انکے اوڑ گئے وقت شب ناچار ہوکر بہاگ گئے غزوہ خیبر یہ لڑائی سنہ ۷ھ
مین واقع ہوئی جب بعد صلح حدیبیہ کے حضرت نے مراجعت فرمائی بیس روز
مدینے مین تشریف رکھکر بحکم خداوند کریم عازم خیبر ہوئے خیبر ایک مقام پہاڑ پر
بہت مستحکم تہا اور حکومت یہودیون کی تہی ایک ہزار چارسو آدمی کی جمعیت
سے حضرت روانہ خیبر ہوئے خیبر مین سات قلعہ مستحکم تھے اور گرد قلعہ کے
خندق تہی کئی مرتبہ لشکر اسلام نے حملہ کیا مگر کارگر نہوا اور آخر ایام مین
ایک روز ابوبکر علمدار ہوکر گئے اور پچھلے پاؤن چلے آئے دوم مرتبہ علم لیکر
گئے اور کافرون کو پشت دکہا کر پلٹ آئے تب جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا کہ
کل علم اوسکو دونگا جسکو خدا و رسول دوست رکھتے ہون اور خدا و رسول کو وہ
دوست رکھتا ہو اور کبھی مقابلہ مین دشمن سے بہاگا نہو حق تعالے اوسی کے
ہاتہ پر قلعہ کو فتح کریگا اور حضرت امیر علیہ السلام کی آنکھون مین ایسا آشوب تہا کہ سر کو
اوٹہا نہ سکتے تھے کسیکو یہ گمان نہوا کہ مراد اس سے حضرت امیر علیہ السلام مین
ہر شخص کو تمنا ہوئی بعض لوگ اسی آرزو مین تمام شب نہین سوئے جب
صبح ہوئی تو حضرت رسول خدا نے خیمہ خاص سے برآمد ہوکر ارشاد فرمایا کہ لاؤ
میرے برادر علی بن ابی طالب کو لوگون نے کہا کہ رمد الچشم سے معذور
ہین بہر حال سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہاتھ تھامکر لائے حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی زبان مبارک کو امیر علیہ السلام کی آنکھون پر پھیرا درد
وسرخی سب زائل ہوگئین آنکھین روشن ہوگئین حضرت نے علم نصرت شیم
عنایت کیا جناب امیر علیہ السلام تشریف لے گئے دروازہ قلعہ پر پہونچکر
نیزہ کو پتھر کی زمین مین گاڑ دیا قلعہ کے اندر سے حارث برادر مرحب
بہمراہی چند رفیقون کے باہر نکلا بعد رد وبدل کے حضرت امیر علیہ السلام کے
ہاتھ سے مارا گیا ہمراہیون نے جاکر مرحب کو خبر کی مرحب بڑا قوی جوان
اور بڑا نامی پہلوان تہا بہائی کے مارے جلنے سے بہت غصہ مین آیا
سلاح حربی کو بدن پر آراستہ کرکے گھوڑے پر سوار ہوا اور تھوڑی جمعیت
ہمراہ لیکر میدان مین آیا رجز پڑھا امیر علیہ السلام نے رجز مین فرمایا
اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَۃ یعنی وہ شخص ہون کہ نام میرا رکہا ہے میری
مان نے حیدر اس کلمہ کے سننے سے رنگ رخ اوسکا پرواز کر گیا وجہ
یہ تھی کہ مرحب نے پہلے خواب مین دیکہا تہا کہ شیر درندہ اوسکو ہلاک
کرتا ہے اور تعبیر اس خواب کی ایک معتبر نے کہی تہی کہ تو اوسکے ہاتھ
سے ہلاک ہوگا جسکا نام حیدر ہوگا بمجرد سننے نام حیدر کے دل اوسکا
مضطر ہوا مگر حمیت سے آمادہ جنگ ہوا اور لڑائی ہونے لگی اوسکے ضربون
سے سپر حضرت کی پارہ پارہ ہوگئی بعد رد وبدل کے جناب امیر علیہ السلام
نے ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ دوہرے خود اور سر وگردن وسینہ
کاٹ کے گھوڑے کو دو کرکے زمین پر آئی حضرت نے تکبیر کہی ہمراہیان
مرحب اوس سر کو لیکر بہاگے جناب امیر علیہ السلام نے اونکا تعاقب کیا قلعہ کی

خندق کو پھاند کر حضرت دروازہ پر پہونچے قلعہ کے لوگون نے دروازہ
بند کر لیا حضرت امیر نے بائین ہاتھ کی اونگلیون کو در آہنی مین داخل کر کے
ایسا تکان دیا کہ تمام قلعہ ہل گیا حضرت نے در کو اوکھاڑ کے بجاے سپر کے
لیا اہل قلعہ نے مضطر ہو کر الامان الامان پکارنا شروع کیا جناب رسالتمآب
خبر فتح سنکر مع لشکر تشریف لائے جناب امیر علیہ السلام نے اوسی تختہ آہنی
کو خندق کا پل کر دیا مگر طول تختہ کا خندق کے عرض کو کافی نہوا تب
حضرت امیر علیہ السلام خندق مین اوتر گئے اور اوس تختہ کو ہاتھ پر لیے ہوے
اس کنارے سے ملا دیتے تھے لوگ سوار ہوتے تھے اور اوس
کنارے سے ملا دیتے تھے لوگ اوس کنارے پر اوتر جاتے تھے
قلعہ فتح ہوا یہود خیبر کو صرف جان کی امان ملی اسلحہ و مال سب لے لیا گیا
غنیمت بہت ہاتھ آئی تقسیم غنیمت کے وقت بحکم پیغمبر جناب امیر نے ہاتھ سے
اوس تختہ کو مثل خمیر آرد کے توڑ توڑ کر تمام اہل اسلام کو تقسیم کیا نہ تختہ
مین کچھ بچا نہ کسیکا حصہ باقی رہا اور وزن کیا گیا تو ہر حصہ وزن مین
برابر نکلا بعد اسکے یہود نے درخواست کی کہ ہمکو حضرت جلاوطن نکرین
ہم زراعت کرینگے نصف پیداوار حضرت کو دینگے اس شرط پر آباد رہنے کی
اجازت ہوئی بعد اس فتح نمایان کے حضرت جعفر طیار ملک حبشہ سے
مراجعت کر کے وہین تشریف لائے دو فتحین ایک جا میسر ہوئین تاریخ
فتح خیبر ۲۴- رجب ۷ھ ہجری ہے **ذکر صلح فدک** جب جناب سرور
کائنات خیبر سے فتحیاب ہو کر چلے اور نواح فدک مین پہونچے یہود ان فدک

جو قریب مدینہ منورہ کے رہتے تھے بر سر مصالحہ ہوے اور بغیر جنگ و جدال
نصف اراضی اپنے ملک کی حضرت کے نذر کی وہ حضرت کی ملک خاص ہوئی
بحکم خداوند کریم اوس ملک کو حضرت نے اپنے پارہ جگر فاطمہ زہرا صلواۃ
اللہ علیہا کو ہبہ کیا اور ہبہ نامہ اپنی مہر سے لکھدیا غزوہ حنین یہ
لڑائی شنہ ہجری مین واقع ہوئی جب جناب سرور کائنات فتح مکہ
سے فارغ ہوے اور تمام اہل مکہ طوعاً و کرہاً داخل اسلام ہوے
حاکم اپنی طرف سے مکہ معظمہ مین چھوڑ کر واسطے تدارک قوم ہوازن کے
حضرت نے عزیمت فرمائی بقولے دس ہزار آدمی حضرت کی ہمراہ مدینہ
سے آئے تھے اور دو ہزار کی جمعیت سے قریش ہمرکاب ہوئے
اور بعض اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹھارہ ہزار کی جمعیت ہمرکاب
حضرت کے تھی اور جمعیت قوم ہوازن کی بقول چھبیس ہزار اور بقولے
چالیس ہزار کی تھی اور سردار ہوازن مالک بن عوف تھا وادی حنین
ایک ترائی مین واقع تھا اور وہ کنارہ جو سمت مکہ کے واقع تھا بلند بہت
تھا اور راہین تنگ اونچی ہو گئی تھین گذر جس سے دشوار تھا ترائی
مین بڑا صحرا نہ مین منسطح سے تھا اوسی میدان مین مالک بن عوف نے
مع اپنے لشکر و عیال و مال و اسباب کے مقام کیا تھا جب لشکر اسلام
روانہ ہوا ابوبکر نے کہا کہ اب ہم بسبب کثرت فوج کے مغلوب نہونگے
یہ کلمہ تکبر کا حق تعالے کو ناخوش آیا انجام اوسکا یہ ہوا کہ مالک بن عوف
نے ہر رہگذر مین اپنے تیرانداز بٹھا رکھے تھے جسوقت لشکر اسلام اوس
مقام پر پہونچا ایک راہ سے گذرنا ممکن نہوا متفرق راہوں سے گذر

کرتے گئے سرِ راہ دشمن نظر آئے پچھلے پاؤن پھرے آخر کو ذرا لڑائی
بھگدر پڑی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کیساتھ انمین ہیچ
رہگئے تھے دس آدمی حضرت کے زیر رکاب تھے انمین نو ہاشمی تھے
اور ایک انمین پسر ام ایمن اسماے ذیل بلا اختلاف تھے عباس بن
عبد المطلب فضل بن عباس سفیان بن حارث بن عبد المطلب ربیعہ
بن حارث بن عبد المطلب عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب عتبہ بن عتیبہ
بن ابی لہب علی بن ابی طالب اور دو نام مین اختلاف ہے حضرت خود
نفس نفیس تشریف رکھتے تھے عازم جہاد ہوئے مگر ہمراہیون نے
حضرت کو چھوڑ دیا جناب امیر علیہ السلام لڑائی مین مصروف تھے عباس رضی اللہ
عنہ نے آواز دی کہ خدا اور رسول سے شرم نہین کرتے کہان چلے جاتے ہو
کسی نے نہ سنا لیکن سو آدمی انصار سے پھرے اور بسبب شرم کے
سامنے حضرت کے نہین آئے جدہر جناب امیر علیہ السلام مصروف جنگ تھے
اوسیطرف کو متوجہ ہوئے اور زیر علم حیدری لڑنے لگے اوسیوقت
ملائک واسطے امداد کے نازل ہوئے علمدار قوم ہوازن جسکا نام ابو جرول
تھا دست حیدر کرار سے فی النار ہوا فوج کفار مین اضطرار ہوا
آخر کو فرار اختیار کیا چار صحابی شہید ہوئے اور بہت سے آدمی کفار
سے طعمہ تیغ بے دریغ ہوئے اور بہت لوگ گرفتار ہوئے اور مال غنیمت
بہت حاصل ہوا وقت تقسیم علاوہ اور اشیاء کے صرف اونٹون کی تقسیم
مہاجر و انصار کو فی کس چار اونٹ حضرت نے عطا کیے اور اصحاب

مؤلفۃ القلوب یعنی اہل مکہ کو پچاس پچاس اور سو سو اونٹ عطا کیے
اور منجملہ سریات کے ایک معرکہ جنگ موتہ کا ہے اسمین طرف مقابل نصاریٰ شام کے
تھے اسی لڑائی مین حضرت جعفر بن ابی طالب شہید ہوے اور دو پر
زمرد کے حق تعالےٰ نے اونکو عنایت فرمائے اور طیار لقب ہوا
اور منجملہ واقعات عظیمہ کے حجۃ الوداع ہے یعنی جسکے بعد پہر حضرت
نے حج نہین فرمایا یہ سفر سنہ ۱۰ ہجری مین واقع ہوا ۲۵ ذیحجہ کو بعد نماز
ظہر کے حضرت نے کوچ کیا اور بہت قبائل عرب ہمراہ حضرت کے
تھے بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک لاکہہ چودہ ہزار آدمی
کی اور بقولے ایک لاکہہ تیس ہزار کی جمعیت ہمراہ رکاب ملائک مآب
حضرت کے تہی اوسوقت یمن جناب امام المتقین یمن مین تشریف
رکہتے تہے حضرت نے نامہ لکہا کہ ہم حج کو جاتے ہین تم اوسیطرف سے
آکر شریک ہو چنانچہ ادہر سے جناب سرور کائنات نے کوچ کیا اور ادہر
سے حضرت ولایت مآب نے سو اونٹ واسطے قربانی کے بہم پہونچاکر
مع اپنے ہمراہیون کے کوچ کیا جب نزدیک مکہ معظمہ کے پہونچے
تو اودہر سے جناب امیر خیبر گیر آئے سلام کیا حضرت نے بعد معانقہ و
دیدہ بوسی کے استفسار فرمایا کہ یا علی تمنے کس نیت سے احرام باندہا ہے
عرض کی کہ مینے اپنی نیت کو تابع آپکی نیت کے کیا ہے بعد اسکے
حضرت اعمال حج مین مصروف ہوئے طواف و عمرہ و قربانی بجا لائے اور
سب اہل اسلام کو تعلیم فرماتے گئے تفصیل اوسکی کتب طویلہ مین مذکور ہے

جب اعمال حج سے فراغت حاصل ہوئی حضرت جبرئیل نازل ہوئے
اور عرض کی کہ حق سبحانہ تعالے آپکو بعد تحفہ سلام و درود کے ارشاد
فرماتا ہے کہ عمر تمہاری قریب اختتام پہونچی اور نزدیک ہے کہ ہم تمکو
اپنے جوار رحمت مین طلب فرماینگے اب تمکو لازم ہے کہ جو احکام و اسرار
و معجزات اور علم اولین و آخرین سے جنہے تمکو سپرد کیا ہے وہ تم علی ابن ابیطالب
کو سپرد کر دو اور اونکو اپنا خلیفہ و جانشین کرو اور اپنی امت سے بیعت
اوسکی لو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے خلوت کی امیر علیہ السلام سے
ایک رات اور دو دن کوئی تیسرا شخص آنے نہین پاتا تھا اور حضرت بجز نماز
و امور ضرورت کے برآمد نہین ہوئے جن اصحاب کے دلونمین شبہات
تھے اونپر نہایت شاق گذرا بیرون خیمہ سے آوازہ کشی کرتے تھے
کہ اس خلوت نے خوب طول کھینچا اور جو رات اس خلوت مین بسر ہوئی
وہ نوبت عائیشہ کی تھی جب حضرت فارغ ہوئے عائشہ نے عرض کی
یا رسول اللہ وہ کون سا امر تھا جسکے واسطے اسقدر زمانہ دراز تک آپ نے
خلوت فرمائی اگر اسمین کچھ خیر و فلاح ہے تو امیدوار ہون کہ مجھے آگاہ فرمائیے
کہ مین بھی اوس فیض سے محروم نرہون حضرت نے فرمایا جو کچھ مین نے
کیا وہ سب بحکم خدا تھا اور تعمیل ارشاد اوسکی تمام خیر و فلاح ہے اور راز مہا
اوسکا نکھونگا تا وقتیکہ تو عہد امانت کا نکرے عائشہ نے کہا کہ کیا مجال ہے
جو راز آپکا فاش کرون حضرت نے فرمایا کہ اگر تو فاش کرے گی تو مستحق
عذاب خدا ہوگی پھر حضرت نے خلاصہ ارشاد فرمایا بظاہر تو عائشہ نے انمہا

مسرت کیا مگر دلمین نہایت ملول ہوئی اور حفصہ کے پاس جاکر تمام
کیفیت بیان کی اور کہا کہ اگر خلافت و حکومت اولاد خدیجہ مین گئی تو
بڑا غضب ہوا ور سنکر وہ بھی آشفتہ ہوئی دونون نے اپنے اپنے باپکو
طلب کرکے اظہار حال کیا اور دفع مین اس امر کے اہتمام بلیغ کیا
عمر و ابوبکر نے باہم مشورت کی اور متفق ہوکر جن صحابہ کو مخالفت مین
علی بن ابی طالب کے مستعد پایا اونکو طلب کیا نو شخص قریش سے
ابوبکر عمر عثمان بن عفان طلحہ بن عبداللہ عبدالرحمان بن عوف
سعد بن ابی وقاص ابوعبیدہ جراح معاویہ بن ابوسفیان عمرو بن عاص
اور پانچ شخص دیگر اقوام سے ابوموسی اشعری مغیرہ بن شعبہ
اوس بن حدثان ابوہریرہ ابوطلحہ انصاری یہ چودہ آدمی متفق ہوے
عمر نے کہا کہ اس شخص یعنی پیغمبر خدا نے جو جو حکم کیا ہم بجالاے اب اوسنے
ارادہ کیا ہے کہ علی اور آل علی کو ہمیشہ کے واسطے ہمارے اور تمہارے
گردنون پر حاکم کرے محمد نے تو ہمسے ظاہر برا سلوک کیا اور علی آن باتونکا
تمسے مواخذہ کریگا جو اوسکے دل مین ہے تمہاری طرف سے بس
ایسی کوئی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ مشورہ ظہور مین نہ آنے پاوے ہر ایکنے
اپنی اپنی تجویز بیان کی آخر کو راے اس بات پر قرار پائی کہ جب حضرت
مقام عقبہ پر کہ ایک درہ پہاڑ کا ہے پہونچین تو حضرت کے اونٹکے
سامنے کپی ڈہلکادین کہ اونٹ بھڑک کر داہنی یا بائین کسی کہوغار مین
گرادے تو یہ دغدغہ جاتا رہے اسی راے پر سبہون نے اتفاق کیا

اور منقسم ہوئے حضرت نے بنا بر تعجیل کے دو منزلہ کوچ فرمایا تاکہ جلدی
مدینہ مین پہونچکر امر خلافت علی بن ابی طالب کو ظاہر کرین جب حضرت
قریب مقام غدیر خم کے پہونچے جبرئیل پھر نازل ہوئے اور آیہ
یا ایہا الرسول بلغ الآیہ نازل ہوا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کل تعمیل اوسکے حکم کی کرونگا وہان کوچ کرکے حضرت قریب
زوال مقام غدیر خم مین پہونچے حکم دیا کہ صحرا صاف ہو اور جو لوگ آگے
بڑھ گئے ہین وہ پھر آوین اور جو پیچھے ہین اونکا انتظار ہو وہ صحرا
قابل اسکے نتھا کہ وہان مقام کیا جاوے نہ وہان پانی تھا نہ چراگاہ تھی
حسب الحکم وہ صحرا صاف ہوا اور آگے پیچھے کے سب لوگ جمع ہوگئے
اونٹون کے پالانون سے منبر بنایا گیا حضرت نے نماز ظہر جماعت سے
پڑھی اور جناب امیر علیہ السلام کو ہمراہ لیکر منبر پہ تشریف لے گئے پہلے حمد وثنای
الٰہی ادا کی اور اوسکی نعمتون کا ذکر ایک بڑے طولانی خطبہ مین بیان
فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایہا الناس بہ تحقیق کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی
کہ عنقریب مین بلایا جاؤنگا طرف دار آخرت کے اور مین قبول کرونگا
دعوت پروردگار کو یعنی انتقال کرونگا طرف دار باقی کے اور مجھسے
سوال کریگا جناب رب العزت اور تم بھی سوال کیے جاؤگے پس تم
کیا کہوگے سبھون نے عرض کی کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ آپ نے
تبلیغ رسالت کی اور کوشش فرمائی اور نصیحت کی بس حق تعالی جزای خیر
دے آپ کو تب آپ نے ارشاد کیا کہ آیا گواہی نہین دیتے ہو کہ کوئی

خدا نہین ہے سوا معبود برحق و یکتا کے اور محمد صلعم بندہ اوسکا اور رسول
اوسکا ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور موت حق ہے اور قیامت آنے والی
ہے اور بتحقیق خدای تعالی اوٹھائیگا مردون کو قبور سے سب نے
عرض کی بجا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک پہر خطاب کیا طرف حق تعالی
کے کہا بار الہا تو انکے اقرار و اعتراف پر گواہ رہنا پہر فرمایا کہ ایہا الناس
آیا مین نہین اولے ہون تمہارے نفوس سے سب نے کہا بجا ہے
پہر فرمایا بتحقیق کہ خدا تعالے مولے ہے میرا اور مین مولے مومنین کا
ہون اور مین اولے ہون اونکے نفوس سے پس جسکا مین مولے
ہون یہ علی بن ابی طالب بھی اوسکا مولا ہے خداوند عالم نے علی کو نصب
کیا ہے اور مقرر کیا ہے تمہارا آقا اور مولے اور امام اور پیشوا اور
فرض کی ہے اطاعت اوسکی مہاجر و انصار اور ہر
اہل شہر پر اور سب بادیہ نشینون پر اور عرب و عجم پر
اور آزاد و برادر زادہ زبیدہ پر اور سب خرد و بزرگ پر حکم اوسکا
جاری ہے اور فرمان اوسکا نافذ ہے جو اوسکی اطاعت کرے مرحوم
ہے اور جو اوسکی نافرمانی کرے وہ ملعون ہے جو اوسکی تصدیق کرے
اور اوسکے حکم کو سنے حق تعالے اوسکے گناہون کو بخشدیگا اور یہ
آخر حکم ہے میرا اور حق تعالے نے جو جو کچھ مجھکو تعلیم کیا ہے وہ سب
مین نے علی بن ابی طالب کو تعلیم کیا ہے بعد میرے علی آقا اور مولے
تمہارا ہے بعد علی کے ذریت میری تمہارے آقا اور مولا ہے صلب علی
بن ابی طالب سے اور نہین حلال و جائز ہے واسطے کسی کی حکومت

اور ریاست مومنین کے فکر علی بن ابی طالب کو اسکے بعد جناب
سرور کائنات نے علی کی دونون بغلون مین ہاتہ دیکر اپنا بلند کیا کہ
سفیدی زیر بغل حضرت کے نظر آنے لگی اور فرمایا دیکھ لو اور پہچان
لو اسکو کہ یہی ہے علی بن ابی طالب بہائی میرا اور وصی میرا اور خلیفہ میرا
بعد میرے بعد اسکے حضرت نے آگے اور فرمایا خداوندا تو دوست رکھ
اوسکو جو دوست رکھے علی بن ابی طالب کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن
رکھے علی بن ابی طالب کو جب حضرت منبر سے نیچے آئے صحابہ حاضرین نے
جناب امیر علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور مبارکباد دی اور حسب الحکم
حضرت کے ایک خیمہ استادہ ہوا اوسمین جناب امیر علیہ السلام بیٹھے اور صحابہ
باقیماندہ جاتے تھے اور بیعت کر کے مبارکباد دیتے تھے بعد اسکے
عورتونکو حکم دیا کہ بیعت کرین سب امہات مومنین نے بیعت کی بعد اسکے
باقی تمام زنان عرب نے جو حاضر لشکر تھین بیعت کی اور مبارکباد دی
پہلے عمر بن خطاب نے بیعت کی اور کہا بَخٍ بَخٍ لَکَ یَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبِ
اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُوْمِنٍ وَمُوْمِنَۃٍ اوسوقت ایک شخص آیا کہ چہرہ
اوسکا سفید و روشن تہا اور بوی خوش اوسکی بدن سے آتی تھی اوسنے
عمر سے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایسا عقد باندہا ہے
کہ نہ توڑے گا اوسکو مگر منافق پس ای عمر ڈر اور خوف خدا کر اور ڈر اس
بات سے کہ تو اس عہد کو توڑ ڈالے عمر نے یہ حکایت جناب رسالت
علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کی فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے کہ واسطے

تاکید وتوثیق عہد کے تمسے مشافہہ مین کلام کیا بعد اتمام بیعت کے آیہ
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً نازل ہوئی
یعنی آج کامل کیا ہمنے واسطے تمہارے دین تمہارا اور تمام کی ہمنے تمپر نعمت
اپنی اور پسند کیا ہمنے تمہارے لئے اسلام کو ازراہ دین و مذہب
کے ذکر منزل عقبہ جب حضرت نے وہان سے کوچ کیا منافقین آگے
بڑھ گئے درہ عقبہ پر اپنے سامان مین مصروف ہوئے کتنی بہم پہونچاکر
روڑی اونمین بھری اونسے اپنے محل پر جمع کیے وقت رات کا اور اندہیرا
بہت تہا جب ناقہ حضرت کا اوس مقام پر پہونچا عمار یاسر مہار ناقہ پکڑے
تہے اور حذیفہ بن الیمان پیچھے ناقہ کے تہی حذیفہ رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہین کہ جب ناقہ حضرت کا وہان پہونچا منافقون نے کوئی
ڈہلکائی اوسکی صدا کی سبب سے ناقہ نے چاہا کہ بہاگے حضرت نے آواز
دی ناقہ اپنی جگہ پر جم گیا منافقین نزدیک آئے کہ ناقہ کو گرادین اوسوقت
مینے اور عمار نے تلوارین کہینچین اون پر حملہ کیا وہ لوگ پہر پڑے اور جو تدبیر
اونہون نے کی تہی وہ راست نہ آئی مین نے عرض کی یا رسول اللہ
کون لوگ ہین حضرت نے اونکے نام لئے مین خاموش ہو رہا اور بعض کے
نامون کا اس زمرہ مین ہونا مجہکو ناگوار ہوا حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ابھی
شک باقی ہے دیکھ لے اپنی آنکھون سے پس ایک برق چمکی اور دیر تک
قایم رہی مینے دیکھا اور سبکو پہچانا اور حضرت نے مجھے منع فرمایا تہا
کہ انکا نام ظاہر نکرنا ذکر تحریر صحیفہ ملعونہ جب حضرت سرور عالم مدینہ مین پہونچے

منافقین مذکورین نے جمع ہوکر مشورہ کیا اور ہر طرح کی باتین درمیان
مین لائے آخر راے اس بات پر قرار پائی کہ ایک کاغذ لکھا اور اوسمین
وہ عبارت طولانی لکھی کہ خلاصہ جسکا یہ ہے کہ یہ وہ وثیقہ ہے جسپر اتفاق
کیا ہے اشراف و روساے امت محمدی نے بواسطہ دار اسلام کے
اور وہ یہ ہے کہ حقتعالے نے اپنی عنایت سے مبعوث کیا محمد کو
واسطے نبوت کے اور حضرت نے اداے رسالت کیا اپنے پروردگار کا
جیسا چاہیے بیان کیا واجب اور سنت کو اور واجب کیا ہم پر کہ ہم بجالاوین
سب اون باتونکو پس حق تعالے نے اپنے پیغمبر کو اپنے پاس بلالیا
اور پیغمبر نے دنیا سے رحلت کی اور کسیکو اپنا خلیفہ و جانشین نہین کیا
اور امر خلافت کو امت کے اختیار مین چھوڑا تا کہ جسکے اوپر اعتماد رکھتے
ہون اوسکو اپنا رئیس و حاکم بنادین اور اس واسطے کسیکو خلیفہ نہین
کیا تا کہ یہ امر دست بدست مسلمانون مین پھرتا رہے اگر کوئی دعوا کرے
کہ پیغمبر نے مجھکو خلیفہ و جانشین کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور اگر کوئی دعوے
کرے خلافت مین اور مال مین حضرت کے میراث کا وہ بھی جھوٹا ہے پیغمبر کا
ترکہ بعد اونکے صدقہ ہے اور جو کوئی دعوے کرے خلافت کا بواسطہ
قرابت کے وہ بھی جھوٹا ہے چاہیئے سب مسلمانون کو کہ باہم اتفاق
رکھین جو اتفاق رکھے مسلمانون سے وہ حق پر ہے جو خلاف کرے
اونکی اور راضی نہو اونکے خلیفہ کرنے پر وہ مخالف ہے خدا و رسول کا اور
اوسکو قتل کرنا چاہیے چاہے وہ کوئی شخص ہو لکھا اسکو سعد بن عاص نے

باتفاق جملہ منافقین کے ماہ محرم سنہ ہجری مین اور گواہی لکھی اوسپر
بتیس آدمیون سے نے اوسپر دکیا اوس صحیفہ کو ابو عبیدہ جراح کے اور
اسیوجہ سے امین امت اوسکا لقب کیا اوسکو مدفون کیا خانۂ کعبہ مین
اور نکالا اوسکو وہان سے عمر بن خطاب نے اپنی خلافت مین حکایت

حارث بن نعمان فہری جب حضرت سرور عالم داخل مدینہ ہوئے
اور خبر بیعت علی بن ابی طالب جوار و دیار مین مشہور ہوئی حارث بن
نعمان فہری نے جب اِس خبر کو سُنا اوسکو ناگوار ہوا اور نہایت
غضبناک مدینہ مین آیا اور اپنے اونٹ کے پاؤن باندہ دیے اور
حضرت رسالتمآب کی خدمت مین آکے کہنے لگا کہ آپ نے حکم دیا کہ خدا کے
نادیدہ کی تصدیق کرو وہ ہمنے قبول کیا آپ نے فرمایا کہ ہمکو پیغمبر کہو وہ
ہمنے قبول کیا آپ نے کہا کہ نماز پڑہو اور روزہ رکھو اور زکوۃ دو
اور خمس ادا کرو اور جہاد کرو وہ سب ہمنے کیا اِسپر آپ راضی نہوئے
اب آپ نے اپنے بہائی علی بن ابی طالب کو خلیفہ و جانشین اپنا کیا اور
چاہا آپ نے کہ وہ اور اولاد اوسکی ہمپر حکمران ہون ہمیشہ
کے واسطے آیا یہ آپ نے اپنے جانب سے کیا ہے یا خدا کی طرف
سے حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوس خدای عز و جل کے
کہ جسکے سوا دوسرا کوئی معبود نہین کہ یہ امر مینے حکم خدا سے کیا ہے
وہ بدبخت یہ سُنکر اوٹھا اور کہتا ہوا چلا کہ ای خدا اگر یہ شخص سچ کہتا ہے تو
مجھپر آسمان سے عذاب نازل کر ہنوز اپنے اونٹ کے پاس

نہ پہونچا تہا کہ ایک پتہر آسمان سے گرا اور اوسکے سر پر پڑا اور دونون رانون کے بیچ سے نکل گیا وہ واصل جہنم ہوا اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا سَئَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ الایہ تنبیہ حدیث ولایت یعنی قصہ غدیرخم کو راقم نے بعض کتب امامیہ سے انتخاب واختصار کرکے لکہا ہے مگر گمان نہو کہ یہ روایت کتب اہل سنت مین نہین وارد ہے بلکہ اہل سنت نے اس روایت کو اپنی اپنی کتابون مین ذکر کیا ہے اور بعض علماء و محدثین اہل سنت نے اس حدیث کو جس جس ذریعہ سے اونکو ملی ہے جداگانہ ایک ایک کتاب مین جمع کیا ہے اس مقام مین نام اون علما کے جنہون نے اس حدیث کو اپنی اپنی کتابون مین لکہا ہے اور توثیق اور صحت اس حدیث کی لکہی ہے ذکر کرتا ہون اور راوی اس حدیث کی ایک سو چودہ صحابی ہین نام اون علما کے یہ ہین۔ ابن ابی عاصم نسائی طبرانی ابن راہویہ ثعالبی ابن عقدہ طحاوی سعید بن منصور ابن ماجہ ترمذی حاکم عثمان بن ابی شیبہ ابوبکر بن ابی شیبہ ابن حبان ضیاء مقدسی ابونعیم بزاز خلعی عبداللہ بن احمد ابو یعلی محلی ابو یعلی موصلی ابن مردویہ ابن سمان مخلص ذہبی ابوحاتم رازی دارقطنی حکیم ترمذی ثعلبی نطنزی مسعود سجستانی ذہبی خوارزمی واحدی بیہقی گنجی دیلمی ابوموسی ملا علی احمد بن حنبل حافظ ابوبکر خطیب ابن جریر طبری۔ اصل عبارت ہر کتاب کی کتاب عبقات الانوار مین موجود ہے۔ القصہ جب مدینہ مین پہونچکر پہرسی جا لیتا حضرت نے

عزیمت نہین فرمائی گیارہوین ماہ صفر سلہ ہجری کو حضرت بعارضۂ
درد شقیقہ علیل ہوئے اور مرض نے طول کھینچا اور روز بروز
ضعف زیادہ ہوتا گیا اوسی حالت ضعف مین ایک روز حضرت نے
سر مبارک پر رومال باندہا اور فضل بن عباس اور امیر المومنین کے
دوش پر ہاتھ رکھکر مسجد مین تشریف لائے اور نماز پڑھکر منبر پر
تشریف لے گئے اور بعد حمد وثنای الہی کے فرمایا کہ عنقریب
مین دنیا سے رحلت کرونگا اور چھوڑے جاتا ہون تم مین دو چیزین
بزرگ ایک اونمین سے کتاب خدا ہے اور دوسرے عترت
و اولاد میری یہ دونون چیزین وہ ہین کہ اگر تم تمسک کروگے
انسے تو ہرگز گمراہ نہوگے اور یہ دونون آپسمین ایک دوسرے
سے جدا نہونگی یہان تک کہ حوض کوثر پر مجھسے ملاقات کرین
ایہا الناس وفا کرو تم اوس عہد پر جو تمنے کیا ہے اور نہ توڑنا اوس
بیعت کو جو تمنے کی ہے بعد میرے کوئی نبی نہوگا اور دین میرا بہتر ہے
سب دینون سے بعد اسکے بہت سا وعظ ونصیحت فرماکر فرمایا کہ خداوندا
تو گواہ رہنا کہ مین نے تبلیغ رسالت کی تیری پہر منبر کے نیچے آکر دولتسرا
مین تشریف لائے ذکر ساختگی لشکر اسامہ بن زید بن حارثہ
صفر کو حضرت رسالت نے حکم فرمایا کہ صحابہ سامان سفر کرین واسطے
مقابلہ روم کے دوسرے روز اسامہ بن زید کو طلب کرکے ارشاد
کیا کہ مین نے تجھکو امیر اس لشکر کا کیا تو مع لشکر وہان جا جہان تیرا باپ

قتل ہوا ہے یعنی مقام موتہ کو اور اسطرح جانا کہ اونکو خبر نہو اگر خدا ظفر دے
تو تہوڑی مدت تک ہان توقف کرنا جاسوسونکو پہلے روانہ کر ستائیسوین کو باوجود
شدت مرض کے علم کو دست مبارک سے درست کرکے اسامہ کو عطا فرمایا
اوسنے علم کو بریدہ اسلمی کے سپرد کیا اور بیرون مدینہ طیبہ اسامہ نے
مقام کیا تاکہ لشکر جمع ہوا اور حضرت نے چار ہزار مہاجر و انصار علی الخصوص
ابوبکر و عمر و عثمان و سعد بن ابی وقاص و ابوعبیدہ جراح و سعید بن زید وغیرہ
جن لوگون سے خوف فتنہ و فساد تھا سبکو نام بنام حکم دیا کہ لشکر مین جاکر
اسامہ کی تابعداری مین حاضر ہون لوگون نے ناگوار کرکے باخود ہا
کہا کہ حضرت نے غلام زادہ کو مہاجرین اولین و انصار پر امیر کیا ہے یہ
خبر جو حضرت کو پہونچی ناخوش و غضبناک ہوئے باوجود ضعف کے
مسجد مین تشریف لائے اور فرمایا کہ درباب امارت اسامہ کے کیا
باتین ہین تمہاری اوسکے باپ کی امارت مین بہی تم لوگون نے گفتگو
کی تہی اور اسکی امارت مین بہی تم گفتگو کرتے ہو حالانکہ باپ اسکا بہی
سزاوار امارت تہا اور یہ بہی لائق اوسکے ہے بعد اسکے بہی جب لوگون
نے معیت اسامہ کی اختیار نہ کی اور حضرت کو خبر پہونچی تب حضرت نے
فرمایا کہ جَہِّزُوا جَہِّزُوا جَیْشَ اُسامہ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْ جَیْشِ اسامہ
یعنی طیاری کرو طیاری کرو لشکر اسامہ کی خدا لعنت کرے اوسپر جو تخلف
کرے لشکر اسامہ سے حسب تاکید حضرت کے سب مدینہ سے نکل کر فرودگاہ
لشکر اسامہ مین مقیم ہوئے مگر اسامہ کو سمجھا کر کوچ کرنے سے باز رکھا او

ابوبکر و عمر و ابو عبیدہ جراح مدینہ مین پلٹ آئے جب حضرت کو گوش گذار
ہوا حضرت بیقرار ہوئے اور باوجود ضعف و نقاہت پھر مسجد مین تشریف
لائے اور بعد ادای نماز شیخین وغیرہ کو طلب فرما کر کہا کہ مین نے تمسے نہین کہا
تہا کہ اسامہ کے لشکر کو جاؤ سب نے کہا بجا ہے حضرت نے ارشاد کیا
کہ کیس لیے میرے حکم کی تعمیل نہ کی ابوبکر نے کہا کہ مین لشکر مین گیا تہا صرف
واسطے تجدید عہد کے آیا ہون عمر نے کہا کہ مین لشکر سے اسواسطے آیا ہون کہ
حضرت کا حال اپنی نگاہ سے دیکھون حضرت نے فرمایا کہ جلد جاؤ لشکر اسامہ کو
اور روانہ کرو لشکر کو اور خدا لعنت کرے اوسپر جو تخلف کرے لشکر اسامہ سے
پھر حضرت دولتخانہ کو تشریف لائے اور بشدت تپ و ایذا سے بیہوش ہو گئے

ذکر حدیث قرطاس جب ہوش آیا حضرت نے فرمایا کہ اِئتُونِی بِدَوَاۃٍ
وَ قِرطَاسٍ اَکتُبُ لَکُم کِتَاباً لَن تَضِلُّوا بَعدِی یعنی دوات و کاغذ لاؤ و مجھکو کہ لکھون
تمہارے واسطے ایک ایسی تحریر کہ ہرگز نہ گمراہ ہو تم بعد میرے عمر نے کہا کہ یہ
شخص معاذ اللہ ہذیان کہتا ہے اور درد اسپر غالب ہے کتاب خدا ہمارے
واسطے کافی ہے مگر حاضرین نے اختلاف کیا بعضون نے کہا کہ تعمیل ارشاد
حضرت کی کرنا چاہیے بعضون نے تائید قول عمر کی اور شور و غل ہونے لگا
حضرت آزردہ ہوئے اور فرمایا کہ پیغمبرون کے گھر مین ہنگامہ مناسب نہین ہے
اوٹھ جاؤ یہان سے سب چلے گئے یہ روایت کتب فریقین مین مذکور ہے
اور کتب شیعہ مین مذکور ہے کہ حضرت نے بعد تخلیہ ہونے کے وصیت نامہ
جو جبرئیل لائے تہے حضرت امیر علیہ السلام کو دیا اور فرمایا کہ مطابق اسکے عمل کرنا

اور صبر کرنا مصائب مین اور غصب حق مین اور ہتک حرمت مین حضرت امیر
علیہ السلام سے قبول کیا بعد اسکے حضرت نے اپنے عیال کو طلب فرمایا
اور ہر ایک کو تسلّی و دلاسا دیکر وداع فرمایا اور جناب فاطمہ کو اور حسنین
علیہما السلام کو پیار فرماکر تسلی دی اور جناب امیر علیہ السلام کو تجہیز و تکفین
و دفن و ادای دین کے وصیت فرمائی **ذکر وفات** آنا ملک الموت کا
اور اجازت داخل ہونے کی طلب کرنا اور حضرت کا انتظار جبرئیل کرنا
اور نازل ہونا وحی کا اور خوشخبری دینا شفاعت کرنے کی بڑی بڑی
کتابون مین مذکور و مشہور ہے حاجت تکرار نہین خلاصہ یہ کہ ملک الموت
نے گلدستہ بہشت کا سونگھایا روح اقدس جنت الماوی کو عازم ہوئی
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن **ذکر دفن شریف** بیت الشرف اہل بیت مین ماتم
برپا ہوا اصحابہ در دولت پر اور مسجد مین روتے تھے تمام شہر مدینہ مین
ماتم تھا جناب ولایت مآب نے حسب وصیت غسل و کفن کا سامان کیا
حضرت عباس و فضل بن عباس نے مددگاری کی جب بدن مبارک کو
کروٹ کی ضرورت ہوتی تھی جسم اطہر خود بخود داہنے سے بائین کو اور
بائین سے داہنے کو پلٹ جاتا تھا بعد غسل کے کافور بہشت سے حنوط کیا اور
جس کپڑے کو حضرت نے فرمایا تھا اوسی مین کفن کیا اور جس حجرہ مین فرمایا تھا دفن کیا اور نماز پڑھنا امیر
نے اور اہلبیت و اولاد ہاشم اور چند اشخاص صحابہ نے پڑھی اور سب
صحابہ موجود مین سقیفہ ساعدہ شرف نماز سے محروم رہے تاریخ
وفات سرور کائنات مین اور تاریخ دفن مین اختلاف ہے ۲۸ صفر ہے

١٢ ربیع الاول تک ہر تاریخ مین روایت وفات وارد ہے اور روز وفات
دوشنبہ بلا اختلاف ہے علماے شیعہ مین بہی اختلاف ہے جناب
علیین مکان سید العلما سید حسین صاحب رحمت اللہ علیہ نے دوسری ربیع الاول
کو ترجیح فرمائی ہے اور علماء متاخرین اہل سنت نے بارہوین ربیع الاول
کو ترجیح دی ہے اور علماء اہل سنت کا قول ہے کہ حضرت روز چہارشنبہ
کو دفن ہوئے اور علماء امامیہ کہتے ہین کہ اوسی روز یعنی دوشنبہ کو
دفن ہوئے واللہ یعلم بحقیقۃ الحال اور سن وفات بلا اختلاف گیارہ ہجری
تہے عمر شریف اوسوقت تین ترسٹھ برس کی اور بنا بر اوس روایت
کے جسمین ١٧ ربیع الاول ولادت ہے اور ٢ وفات ہے پندرہ روز
کم ہوتے ہین **ذکر اولاد و ازواج** بے بیان حضرت کی منکوحہ
الکیس ہوئین **اول** خدیجۃ الکبری بنت خویلد **دوم** سودہ بنت ربیعہ **سوم**
عائشہ بنت ابی بکر **چہارم** ام شریک نام انکا غربہ بنت ذودان بن عوف
ہے **پنجم** حفصہ بنت عمر بن خطاب **ششم** ام حبیبہ بنت ابی سفیان نام انکا
ہرقلہ تہا پہلے زوجہ عبد اللہ بن جحش کے تہین **ہفتم** ام سلمہ بنت عاتکہ بنت
عبد المطلب بعد وفات خدیجہ کے جناب سیدہ انہین کے پاس رہتی تہین
ہشتم زینب بنت جحش یہ بہی حضرت کی پہوپہی میمونہ بنت عبد المطلب کی
بیٹی تہین پہلے زوجہ زید بن حارثہ کی تہین بعد اوسکے مفارقت کی حقتعالے
نے اپنے حبیب کے ساتہ عقد کیا **نہم** زینب بنت خزیمہ ہلالیہ پہلے یہ زوجہ
عبیدہ بن حارث کی تہین ام المساکین انہین کا لقب ہے **دہم** میمونہ بنت حارث

یازدہم جویریہ بنت حارث انکو حضرت امیر علیہ السلام غزوہ بنی مصطلق سے لائے تھے حضرتؐ نے آزاد کر کے عقد کیا تہا دوازدہم حفیہ بنت حی بن اخطب خیبر یہ بہی اسیر ہو کر آئی تھین انکو بہی آزاد کر کے حضرتؐ نے عقد کیا یہہ بارہ بے بیان شرف ہم بستری سے مشرف ہوئین اور جنکو شرف ہم خوابی حاصل نہین ہوا وہ یہ ہین بنت عالیہ بنت قیس بنت ضحاک وسنا بنت الصلب اسما بنت النعمان ملیکہ لیثیہ عمرہ بنت زید اور ہشتم و نہم کا نام صحت سے نہین معلوم ہوا منجملہ انکے نو نے بیان بعد وفات حضرتؐ کے زندہ رہین عائشہ حفصہ ام سلمہ ام حبیبہ زینب میمونہ صفیہ جویریہ سودہ اولاد حضرتؐ کی دو بی بیون سے ہوئی خدیجۃ الکبرے سے دو پسر عبداللہ و قاسم ان دونون شاہزادون کی ولادت و وفات مکہ مین ہوئی اور چار بیٹیان زینب انکا عقد ابو العاص بن ربیع سے ہوا یہہ برادر خالہ زاد زینب کا تہا انسے ایک لڑکی تہی امامہ نام اونکے ساتھ حضرت امیر علیہ السلام نے حسب وصیت سیدہ کے عقد کیا اور صاحب اولاد بہی ہوئین اور زینب نے سنہ ہجری مین انتقال کیا دوم رقیہ انکا عقد عتبہ بن ابی لہب سے ہوا تہا اوسنے بعاد جناب رسالت مآب طلاق دیا پہر مدینہ مین عثمان کے عقد مین آئین وہین انتقال فرمایا ایام غزوہ بدر مین سوم ام کلثوم انکا نکاح عتیق بن ابی لہب سے ہوا تہا اوسنے بہی طلاق دیا بعد رقیہ کے عثمان کے ساتھ عقد ہوا اور وہین انتقال کیا چہارم فاطمہ علیہا السلام القاب حضرتؐ کے مثل زہرا و صدیقہ و سیدہ نساء العالمین و حوا و طاہرہ و معصومہ کے

بهشت هین کنیت ام الحسن ام الحسین ام الحسنین ام السبطین هے بیسوین جمادی
الثانی ۵ سنه هجری بعثت مکه معظمه مین واقع هوئی تا حیات خدیجه کی مان سکے پاس
رهین بعد اونکے ام سلمه کے پاس رهتی تهین سنه دو هجری مین امیر المومنین
علی ابن ابی طالب کے ساته عقد هوا پسر اول حسن دوم حسین مشهور هین پسر
سوم محسن هین که شکم مادر هین شهید هوئے اور دو دختر ایک زینب اور
دوسری ام کلثوم بعد اپنے والد امجد کے بقولی پچهتر روز اور بقولی چه مهینے
حیات فرمائی اور اوسی صدمه ضرب شکم سے انتقال فرمایا امیر المومنین علیه السلام
نے وقت شب بلا اطلاع کسی کے دفن کیا تاریخ وفات مین اختلاف هے
بقولی ۱۳ یا ۱۵ ماه ربیع الاول سنه ۱۱ هجری کے هے اور بقولی کوئی تاریخ
ماه شعبان یا درمیان کے مهینون مین بهی روایت وارد هے اور
فضائل حضرت کے بیحد وحساب کتب طویله مین مذکور هین اور حالات
حضرت کے کسیقدر بعد گزارش کیے جائینگے اور ماریه قبطیه سے
ابراهیم ۸ سنه هجری مین پیدا هوئے چه مهینے کی عمر مین انتقال فرمایا

تمام شد ذکر سرور کائنات علیه الاف التحیات والصلوات

ذکر حضرت اسد الله الغالب امیر المومنین علی بن ابیطالب صلوة الله وسلامه علیه

اسم مبارک حضرت کا علی هے القاب شریف مثل حیدر صفدر اسد الله
ید الله امام المتقین قائد الغر المحجلین امام البرره قاتل الکفرة الفجرة غالب کل غالب
مطلوب کل طالب فاتح بدر وحنین سید العرب والعجم مولود حرم سید اوصیا
اشرف الاولیا انزع البطین کاسر اعناق المنافقین حلال مشکلات مظهر العجائب

مظہر الغرائب مفرق الکتائب مرتضےٰ امیر المومنین یعسوب الدین ذوالقرنین
کرار غیر فرار صدیق اکبر فاروق اعظم خاصف النعل کشاف الکروب اخ رسول
زوج البتول لسان الصدق امام المبین ہادی داعی شاہد مقیم الحجہ
قسیم الجنۃ والنار زین المجاہدین صراط المستقیم عماد الاتقیا ناصح نباء العظیم عروۃ
الوثقی مصباح الضیا مختص لافتی ساقی الکوثر صاحب اللواء حبل اللہ
عصمۃ الدین فصل الحکم فلک النجات کنز الفقر باب العلوم امین اللہ
آیۃ اللہ حجۃ اللہ نفس النبی صاحب الکرۃ صاحب الرجعۃ ایلیا ر کنیت
ابو الحسنین ابو السبطین ابوتراب ابو الریحانتین ولادت باسعادت تاریخ
۱۳ رجب خواہ ۷ شعبان ۳۰ عام الفیل حرم کعبہ میں واقع ہوئے اور
بہت سے عجائبات و خارق عادات وقت ولادت حضرت کے ظاہر ہوئے
ازواج و اولاد بروایت ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ بارہ ۱۲ بی بیان
اور پندرہ ۱۵ پسر و سولہ ۱۶ دختر حضرت کے تھے زوجہ اولی جناب سیدۃ النسا
فاطمۃ الزہرا ہیں انسے امام حسن و امام حسین پیدا ہوئے اور محسن شکم میں
شہید ہوئے اور دو بیٹیاں زینب و ام کلثوم دوم خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ
انسے محمد بن حنفیہ ہیں سیوم ام حبیب بنت ربیعہ چہارم لیلی
بنت مسعود دارمیہ پنجم اسما بنت عمیس خثعمیہ ششم ام سعید
یا ام مسعود ثقفیہ ہفتم امامہ بنت ابی العاص بن ربیع
لطن زینب بنت رسول اللہ سے ہشتم ام البنین بنت حزام
بن خالد دارمیہ نہم دہم یازدہم دوازدہم

کی تصریح مفصل نہین معلوم ہوئی اولاد مین عمر اطرف و رقیہ لبطن ام
حبیب سے عباس و جعفر و عبد اللہ و عثمان لبطن ام البنین سی تھی کربلا
مین شہید ہوئے محمد اصغر و عبد اللہ لبطن لیلی بنت مسعود سی تھی عون
و یحیی لبطن اسما بنت عمیس سے تہے ام الحسن و رملہ لبطن ام سعید سے
اور گیارہ شاہزادیان ام سلمہ امامہ میمونہ خدیجہ فاطمہ نفیسہ ام ہانی ام جعفر
ام کلثوم رقیہ الصغری زینب الصغری کے ماؤنکی حال مفصل نہین معلوم
اور پندرہ بیٹون مین پانچ صاحب اولاد ہوین حسن حسین محمد بن
حنفیہ عباس عمر اطرف وفات تاریخ شہادت بالاتفاق اکیسوین
ماہ رمضان سنہ ۴۰ ہجری ہے واقع ہوئی عمر شریف حضرت کی تریسٹھ برس تقریبًا تھی معجزات حضرت
کے بیحد و حساب ہین مثلاً گہوارہ مین اژدر کو پھاڑنا آفتاب سے جواب کلام کہنا
ایک شب مین چالیس جگہ دعوت نوش فرمانا در خیبر کا اوکھاڑنا مردگان
کہن سال کا زندہ کرنا سوار ہوتے ہوئے ایک رکاب سے دوسری رکاب
تک جاتے جاتے قران کا ختم کرنا جملہ کتب آسمانی کا حفظ ہونا معجزات
انبیای سلف کے دکہانا ہر علم کے عالم ہونا اخبار آئندہ کا بیان فرمانا
اور مطابق ہونا راہ صفین مین چشمہ آب زیر سنگ گران سی
نمایان کرنا گز آہنی کا حلقہ بناکر گردن خالد بن ولید مین ڈالدینا
مدینہ سے واسطے دفن سلمان فارسی کے مداین کو جانا اور پلٹ آنا
ہر چرند و پرند کے زبان کے عالم ہونا ہر سنگ و خشت و درخت

وجبل وغیرہ کا تابع حکم ہونا اور مثل اسکی کتب مین مذکور ہی غرضکہ معجزات
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہین سب
معجزات پر جناب امیر علیہ السلام قادر تھے اور جو جو معجزات حضرت امیر علیہ السلام
اور دیگر ائمہ علیہم السلام کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے وہ سب معجزات جناب رسالت مآب
مین محسوب وشمار ہین **حالات وغزوات عہد ولایت حضرت
امیر علیہ السلام روز وفات سرور کائنات سے
تا روز شہادت حضرت حلال مشکلات علیہ الاف
التحیات واکمل الصلوات** واضح ہو کہ عقیدہ اثناعشریہ مین
روز وفات سرور کائنات سے عہد خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام
کا تصور کیا جاتا ہی اسوجہ سے روز وفات اشرف المخلوقات سے تا روز
شہادت امیر المومنین حیدر کرار علیہ السلام جو حالات مذکور ہونگے وہ سب
اسی ذیل مین درج کیے جاینگے **ذکر بیعت سقیفہ بنی ساعدہ**
سقیفہ بنی ساعدہ ایک مقام ہی مدینہ مین جب اہل جاہلیت کو ضرورت کسی
مشورہ کی ہوتی تھی وہان جمع ہوتے تھے اور مشورہ کرتے تھے روز وفات
سرور کائنات جناب امیر علیہ السلام اور سب بنی ہاشم حضرت کی تجہیز و
تکفین مین مصروف تھے عمرؓ وابوبکرؓ وابوعبیدہ جراح وغیرہم صحابہ سقیفہ مین جمع تھے
انصار بھی جمع تھے ابوبکرؓ نے کہا کہ ایہا الناس اگر تم محمدؐ کی پرستش کرتے تھے
تو واضح ہو کہ محمدؐ نے انتقال کیا اور اگر خدا کی پرستش کرتے تھے تو خدا زندہ
ہی اب سوا اسکے چارہ نہین ہی کہ مسلمان لوگ کسیکو اپنا حاکم بنا دین اور

اوسکے اطاعت مین اجراے امور کرین انصار نے کہا منا امیر و منکم امیر یعنے ایک امیر ہم مین سے ہو اور ایک امیر تم مین سے ہو عمرؓ نے کہا کہ ایک میان مین دو تلوارین نہین رہ سکتین ابوبکرؓ نے کہا کہ امیر قریش سے ہو اور وزیر انصار سے عمرؓ نے کہا فرمایا ہے پیغمبر نے کہ امام قریش سے ہونگے اسمین کسیکو دخل نہین ہے بعد رد و بدل کے انصار نے خموشی اختیار کی عمرؓ نے ابوبکرؓ کے ہاتھہ پر بیعت کی پہر ابو عبیدہ جراح نے بیعت کی پہر بشیر بن عباد انصاری نے بیعت کی پہر حاضرین مہاجر و انصار نے طوعاً یا کرہاً سب نے بیعت کی

ذکر بیعت امیر المومنین علیؓ ابن ابیطالب علیہ السلام

بیعت مین حضرت علی بن ابیطالب و بنی ہاشم و سلمان و ابوذر و مقداد ابن اسود و عمار بن یاسر وغیرہ کے اختلاف کیے روضۃ الاحباب وغیرہ کتب اہلسنت مین مسطور ہے کہ بیعت کے دوسرے روز ابوبکرؓ نے حضرت امیر علیہ السلام کو طلب کیا امیر علیہ السلام نے عذر کیا کہ مینے عہد کیا ہے جبتک قران کو جمع نکرونگا باہر نہ نکلونگا مگر یہ عذر پذیرا نہوا ناچار حضرت تشریف لائے اور پاس خلیفہ کے بیٹہے سبب بولانیکا پوچہا عمرؓ نے کہا اسواسطے تمکو بولایا ہے کہ سب اصحاب پیغمبر نے متفق ہوکر ابوبکر کے ہاتھہ پر بیعت کی ہے تم بہی بیعت کرو جناب امیر علیہ السلام نے کہا کہ انصار نے تمنے قرابت پیغمبر سے دلیل کی اور اونہون نے تمہارے ساتھہ انصاف کیا ہے وہی دلیل تم پر لاتا ہون مین بہ نسبت تمہارے قریب تر ہون پیغمبر سے تو تم بہی انصاف کرو میرے ساتھہ عمرؓ نے کہا تمکو بیعت کئے بغیر چہوڑینگے

حضرت امیر علیہ السلام نے کہا مین ایسی باتون سے اندیشہ نہین کرتا
جب تک میرے دم مین دم باقی ہے طلب حق مین کوتاہی نکرون گا ابو
عبیدہ جراح نے کہا یا علی تمہاری فضیلت مین کچہ کلام نہین لیکن
مناسب ہے کہ آپ بہی اصحاب پیغمبر سے اتفاق کرین امیر علیہ السلام نے
کہا ای ابو عبیدہ خدا سے ڈر قران ہمارے گہر مین اوترا وحی ہمارے
گہر مین نازل ہوئی احکام شریعت کو ہمسے بہتر کوئی نہین جانتا جو رتبہ
حق تعالے نے ہمکو عطا کیا ہے اوسکو تم لوگ چاہتے ہو کہ خاندان
اغیار مین جاے بشیر بن سعد انصاری نے کہا کہ اے ابو الحسن اگر بیعت
کرنے سے پیشتر یہ کلمات صحابہ کے کان مین پہونچتے تو کوئی ہرگز خلاف
نکرتا مگر اب کہ ایک بات ہو چکی اپ سے امید یہ نہی خلاف سبکا گوارا نکیجیے جناب
امیر علیہ السلام نے کہا کہ ای بشیر تو چاہتا ہے کہ مین بدن شریف پیغمبر کو بے
غسل و کفن چہوڑ کر امر ریاست کے واسطے دوڑا جاتا ابو بکر نے کہا کہ اگر
پیشتر سے مجہکو معلوم ہوتا کہ اپ میری خلافت کو پسند نکرینگے تو مین
کبہی قبول نکرتا اگر اپ کی خوشی ہے تو بیعت کیجیے ورنہ آپ کی اوپر مین
حصر نہین کرتا جناب امیر علیہ السلام یہ سنکر بغیر بیعت کیے ہوے دولتخانے
کو تشریف لے گئے اور صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے
بعد چہہ مہینے کے جب جناب فاطمہ رحلت کر چکین تب بیعت کی اور کتب
امامیہ اثنا عشریہ مین مذکور ہے کہ ابو بکر نے عمر کے کہنے سے جناب
امیر علیہ السلام کو طلب کیا حضرت نے تین مرتبہ آنی سے عذر کیا تب عمر

بجمعیت صحابہ و قنفذ نامی غلام کو ہمراہ لیکر گیا اور دروازہ فاطمہ زہرا مین
آگ لگادی اور پلہ دروازہ کا گرادیا جناب فاطمہ کو دروازہ گرنے سے
صدمہ پہونچا حضرت محسن نے لبطن فاطمہ مین شہادت پائی جناب امیر
علیہ السلام کی گردن مین چادر کا پھندا ڈال کر مسجد مین لائے جناب امیر علیہ السلام
حجت اپنے حقیقت کی بیان کرتے رہے کسی نے نہ سنا ہجوم کر کے غول مین
گھیر لیا اور غل مچایا کہ علی نے بیعت کی سلمان فارسی ہر چند پکارتے رہے
کہ جھوٹھ ہے علی نے بیعت نہین کی مگر کون سنتا ہے اسیطرح زبیر مین
عوام سلمان و ابو ذر و مقداد و عمار اور بنی ہاشم سے بیعت کی ذکر فدک
جب سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے بحکم خداوند کریم علاقہ
فدک کو جو یہودون سے پایا تھا سیدہ عالمیان فاطمہ زہرا کو ہبہ کیا تھا
تب سے عامل اوس اراضی کا سیدہ کی طرف سے جاتا تھا اور حاصل وہانکا
جو ہوتا تھا جناب سیدہ کے پاس آتا تھا جسقدر مناسب جانتی تھین اپنے
صرف ضروری مین لاتی تھین باقی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
و آلہ کی خدمت مین دے آتی تھین کہ حضرت فقراے مسلمین کو دیتے
تھے اور تائید امور دینی مین صرف فرماتے تھے جب خلیفہ کو بیعت سے
اطمینان ہوا اور تسلط کلی ہو چکا تو عامل فاطمہ کو فدک سے اوٹھا دیا اپنی
آل کر دو دولت پر اطلاع کی جناب سیدہ حضرت امیر علیہ السلام سے اجازت
حاصل کر کے اور زنان بنی ہاشم کو ہمراہ لیکر مسجد رسول مین جہان خلیفہ تھے
تشریف لیگئین اور فرمایا کہ والد بزرگوار میرے جو زمین فدک مجھکو عطا فرما گئے ہین

اوسکو توچھینے لیتا ہی خلیفہ نے دستاویز طلب کی جناب سیدہ نے ہبہ نامہ دستخطے
او مہری جناب رسالت مآب کا دکھایا ابو بکرؓ نے اوسکو دیکھکر حیا کے اور مطابق
اوسکے ایک پروانہ اپنی طرف سے بحکم بحال رہنے قبضہ سیدہ کے لکھدیا
جناب سیدہ لیکر چلین راہ مین عمر بن خطاب سے ملاقات ہوئی اوس نے
حال پوچھا سیدہ نے کیفیت بیان کی اور وہ دونون کاغذ دکھائے اوس نے دونو
کاغذونکو لیکر چاک کرڈالا اور کہا بے ثبوت شرعی کے نپاؤگے تب جناب سیدہ نے
گواہ حاضر کیے علی بن ابو طالب اور حسنین علیہ السلام اور ام ایمن اور بقول ام سلمہ
کو خلیفہ نے کہا کہ علی کا نفع تمہارے نفع مین شریک ہی اور حسنین لڑکے ہین ابھی
بالغ نہین ہوے اور تنہا ایک عورت کی گواہی مقبول نہین تب جناب سیدہ
نے ارث کا دعوی کیا خلیفہ نے کہا کہ مین نے سنا ہی پیغمبر خدا سے فرماتے
تھے کہ ہم گروہ انبیا نہ ورثہ لیتے ہین نہ ورثہ دیتے ہین جو چھوڑ جاتے ہین وہ
صدقہ ہی جناب سیدہ نے اسکے جواب مین قران سے استدلال کیا مگر خلیفہ نے
سماعت نہ کی اور حضرت آزردہ ہوکر چلی آئین اور ترک ملاقات اخت
کی اور جب تک زندہ رہین بات نہ کی یہ روایت امامیہ اثنا عشریہ کی
بیان کی ہی اور دوبارہ دعوی فدک کرنا سیدہ کا کتب اہلسنت مین بھی
مذکور ہی کہ ایک مرتبہ دعوے ہبہ کیا خلیفہ نے گواہ طلب کیے وہ
حاضر لائین لیکن نامنظور ہوے دوبارہ بعنوان وراثت دعوے
کیا اور خلیفہ نے کہا نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقہ

اور شرح سوالات وجوابات کتب کلامیہ مین مذکور اور یہہ بہی کتب اہل سنت

مین مذکور ہے کہ عمر آگ لیکر دروازہ فاطمہ زہرا پر گیا ذکر سفر اسامہ بن زید

جب سب طرف سے خلیفہ کو اطمینان حاصل ہوچکا اسامہ بن زید بن

حارثہ کو مع لشکر روانہ کیا منجملہ اون لوگون کے جن کو جناب پیغمبر نے

مامور ہمراہی اسامہ کیا تہا ایک ابوبکر اور دوسرے عمر رہ گیے اور سب

روانہ ہوئے چالیس روز کے بعد مراجعت کی دشمنون مین کسی سے

ملاقات نہین ہوی ذکر اسود ذو الحمار مرتد یہ شخص یمن کا رہنے والا

تہا عہد بابرکت جناب رسالت مین مشرف باسلام ہوا تہا اخر کو مرتد ہوگیا

اور دعوے نبوت کا کیا او جمعیت اوباشون کی بہم پہونچا کر صنعاے یمن کو

متوجہ ہوا شہر بن باذان حاکم یمن سی لڑائی ہوی شہر بن باذان شہید ہوا

اور تسلط اسود کا زیادہ ہونے لگا زوجہ شہر بن باذان سے عقد کیا وہ عورت

مسلمہ تھی اور چچازاد بہائی تہا اوسکا فیروز اوسنے بامداد اپنی بہن کی اسود کو

قتل کیا تدارک اہل اخر اطراف عرب سے خبر آنے لگی کہ بعض

اعراب بے دین اسلام سے پہر گئے بعضون نے اداے

خمس وزکوۃ سے انکار کیا بعضون نے نماز چہوڑ دی طلیحہ بن

خویلد اسدی ومسلمہ کذاب وسجاح نامے ایک عورت نے دعوے

پیغمبری کیا اور نافہمون کے جمعیت اونکے ساتہہ ہوگئی ابتداے

سنہ ۱۲ ہجری مین ابوبکر نے خالد بن ولید کو تدارک ارباب

ارتداد کے واسطے مامور کیا طلیحہ سے مقابلہ ہوا

بعد لڑائی کے فرار کیا جمعیت اوسکی منتشر ہو گیی آخر کو شام مین جاکر
مسلمان ہوا ذکر ارتداد سجاح یہ ایک عورت تھی جسنے دعوے
ثبوت کیا تھا چند اوباشون نے اوسکے پاس جمع ہوکر قتل وغارت
کرنا شروع کیا آخر کو طرف تمامہ کے متوجہ ہوئے وہان مسلمہ کذاب
ساتھ سجاح اسنے بعد اسلام کے ارتداد اختیار کیا تھا عہد جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اسنے دعوی نبوت کا کیا تھا اور کہتا تھا کہ مین خدا کی
طرف سے نصف کا شریک ہون نبوت وحکومت مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا
جب سجاح اور مسلمہ دونون باہم ہوئے عقد کیا اور مہر مین دو وقت کی نماز
معاف کی جب سجاح اپنے لشکر مین پہونچے اوسکے ہمراہیون نے سنا کہ سجاح کے
ساتھ مسلمہ نے ہم بستری کی متنفر ہوئے اور کنارہ کشی اختیار کی آخر کو
جماعت اوسکی منتشر ہو گیی اور مسلمہ کذاب سے ایک باغ کے دروازے پر
لڑائی ہوئی جب باوا اہل اسلام کا بہت ہوا ہمراہیان مسلمہ کذاب اندر
احاطہ باغ کے داخل ہوگیے اور دروازہ بند کرلیا اہل اسلام نے بکوشش
فتح الباب کرکے تعاقب کیا باغ مین داخل ہوگئے بڑی لڑائی ہوئی آخر کو مسلمہ کذاب
مع اپنے لشکر کے قتل ہوا تعداد کشتگان لشکر مسلمہ کتب تواریخ مین چودہ
ہزار اور تعداد کشتگان اہل اسلام ایکہزار دو سو تھی ذکر قتل
مالک بن نویرہ کتب حدیث امامیہ اثنا عشریہ سے ظاہر ہے کہ مالک بن
نویرہ خالصان موالیان امیر المومنین علی بن ابی طالب سے تھا بیعت
ابوبکر سے انکار کرکے اپنے گھر مین بیٹھ رہا اور جناب سرورکائنات نے

تحصیل زکوۃ وخمس کا اوسکو اپنی قوم مین اختیار دیا تہا اور اوسکو اجازت
تہی کہ اغنیاے قوم سے زکوۃ وصول کرے اور اپنی ہی قوم کے فقرا کو
تقسیم کرے خالد بن ولید نے بتہمت منع زکوۃ کہا کہ یہ سب مرتد ہو گئے ہین
وطن مالک مین پہونچکر مقام کیا آپ مالک کا مہمان ہوا اور اپنے ہمراہیونکو
قوم مالک کے گہر مین مہمان کیا اور رکہہ رکہا تہا ہر مہمان اپنے میزبان کا سر
کاٹے جب رات ہوئی تو خالد نے مالک کو قتل کیا اور ہمراہیون نے
جو جسکے گہر مین مقیم تہا اوسکو قتل کیا اوسی شبکو خالد نے زوجہ مالک
بن نویرہ سے ہمبستری کی اور مال واسباب تمام قوم کا مع عیال
وزن وبچہ لوٹ لیا جب یہ خبر عمر بن خطاب کو پہونچے نہایت آزردہ
ہوا بسبب اسکے کہ مالک سے دوستی تہی خالد نے تنہائی مین جاکر ابوبکر
کو اپنی ابلہ فریبی سے راضی کر لیا ذکر فتوح شام ومصر وغیرہ بعد اسکے
خلیفہ نے اوسکو سردار لشکر کرکے ملک شام کو بہیجا خالد بن ولید نے
ملک شام مین پہونچکر قتل وغارت آغاز کیا بعض بلاد کو فتح کیا بعض کو صلح
سے مسخر کیا یہانتک کہ دمشق مین مصروف محاصرہ تہا کہ یہان مدینہ مین ابوبکر
نے انتقال کیا کیفیت موت ابوبکر کیفیت موت مین ابوبکر کے اختلاف
ہے کتب امامیہ اثنا عشریہ مین مذکور ہے کہ قریب زمانہ موت کے ابوبکر نے
جناب امیر علیہ السلام کے پاس پیغام بہیجا کہ آپ میرے تقصیرات کو عفو
کرین مین اپنے فعل سے نادم ہون حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوبکر لکہدے
کہ خلافت حق علی کا تہا ہے مین نے جبراً غصب کیا تہا اب مین حق اونکا سپرد

کرتا ہون تو ہم بہی اوسکی تقصیرات کو عفو کرین جب اِس پیغام سے
عمر کو اطلاع ہوئی فوراً گلا دبا کر ابوبکر کو تمام کردیا جناب امیر علیہ السلام نے
پیغامبر سے فرمایا کہ اب گفتگو بیکار ہے کام اوسکا تمام ہو گیا اور کتب اہل سنت
مین لکہا ہے کہ جب وقت وفات خلیفہ کا قریب پہونچا عثمان سے کہا
کہ وصیت نامہ لکہو وہ لکہنے لگا بعد تمہید کے لکہوایا کہ مین دار دنیا سے انتقال
کرتا ہون امت رسول پر خلیفہ کرتا ہون یہ کہکر بیہوش ہو گیا جب ہوش
ہوا معلوم ہوا کہ نام عمر بن خطاب کا اپنی طرف سے لکہدیا ہے وہ نامہ مسجد
مین بہیجا سب صحابہ کے سامنے پڑہا گیا بعضون نے تسلیم کیا اور بعضون نے
گفتگو کی مگر انکار کسی کا نافع نہوا آخر کو ابوبکر نے وفات کی عمر جانشین
ہوا تجہیز و تکفین کرکے روضۂ اقدس نبوی مین دفن کیا تاریخ وفات
کتب تواریخ اہل سنت مین ماہ   ۱۳ھ ہجری لکہی ہے ذکر حکومت
عمر بن خطاب عمر بن خطاب نے بعد بیعت کے خطبہ پڑہا اور نام اپنا
امیر المومنین کہا اور فوج متعینۂ شام مین خالد کو افسری سے معزول
کرکے ابو عبیدہ جراح کو افسر کیا اور نامہ اسی مضمون کا لکہکر روانہ کیا اور
ورثۂ قوم مالک کو طلب کرکے دیت اونکی بیت المال سے دی اور
جسقدر مال منہوب مہیا ہو سکا مع زن و بچہ واپس کیا ابو عبیدہ نے
دمشق مین سوارون کا سردار کیا اور فوج اسلام نے کئی برس مین دمشق
و بیت المقدس و حمص بصرہ و یرموک خالد بن ولید کو اور بڑی بڑی بلاد شام
و روم کو فتح کیا آخر نوبت مقابلہ ہرقل بادشاہ روم کے انطاکیہ مین پہونچی

بادشاہ سمجھا کہ عمدہ برا نہوگا اپنے عیال واقوال کو لیکر براہ دریا قسطنطنیہ کو
چلا گیا اور فوج اسلام جہان تک پہونچی تہی مسلط ہوگئی **ذکر فوج مصر**
وایران عمر بن خطاب نے قبل فتح روم کے ابو عبیدہ بن مسعود ثقفی پدر
مختار کو سردار لشکر کرکے طرف عجم کے روانہ کیا اور بعد فتح روم کے خالد
بن ولید وغیرہ کو طرف مصر کے بہیجا برکت دعای جناب سرور کائنات
سے ملک مصر بہی فتح ہوگیا اور ایران مین بعد کئی لڑائیون کے
یزدجرد بادشاہ عجم بہاگ گیا اور بہت فوج اوسکی ہلاک ہوئی اور تسلط
اسلام کا ہوگیا اور مال ومتاع بیشمار غنیمت مین اہل اسلام کے ہاتہ
آیا اور اسقدر فراغت حاصل ہوئی کہ افلاس مبدل بدولتمندی ہوگیا
ذکر وفات عمر بن خطاب جب پیمانہ عمر عمر بن خطاب کا لبریز ہوا
ابولولو نامی ایک غلام نے خلیفہ سے شکایت کی کہ آقا میرا مجہسے اجرت
بہت طلب کرتا ہی میری معیشت کی نسبت سخت ہی خلیفہ نے کہا کہ تیری
معیشت پر مطالبہ تیرے آقا کا زیادہ نہیں ہے بعد اسکے مسجد مین ابولولو
نے موقع پاکر ایک فی الفور خلیفہ کے پیٹ پر ایسا لگایا کہ انتڑیان نکل آئین اور
تمام کیفیت کتب طولانی مین مذکور ہے **ذکر قرارداد شوری** جب آثار
ہلاکت کے ظاہر ہوے اور خلیفہ کو اپنی زندگی سے یاس ہوئی ابو طلحہ انصاری کو
طلب کیا اور کہا کہ بعد ہمارے دفن کے علی وعثمان وطلحہ وزبیر وسعد بن ابی وقاص
وعبدالرحمان بن عوف کو ایک جگہ جمع کرکے ایک مکان مین بٹھانا اور دروازے
پہ پچاس آدمی باشمشیر برہنہ لیے ہوئے بیٹھے رہنا یہ چہون شخص

آپسمین متفق ہو کر جسکو خلیفہ کر لین وہ خلیفہ ہے اگر رای سبکی مختلف ہو
اور کسیکی خلافت قرار نپاوے تو بعد تین روز کے چھوٴن کی گردن مارنا
اور اگر چار متفق ہون اور دو اختلاف کرین تو ان دونون کی گردن
مارنا اور اگر تین تین آدمیون کے دو فریق ہوجائین تو جس گروہ مین عبد الرحمان
بن عوف ہو اوسکے قول کو تسلیم کرنا اور دوسرے فریق کی گردن مارنا یہ تعلیم
کر کے اپنی سفر کو گئے اور تاریخ وفات عمر بن خطاب مین اختلاف ہے
کتب تواریخ اہلبیت مین آخر ماہ ذیحجہ سنہ ۲۳ ہجری ہی اور کتب امامیہ اثنا عشریہ
مین سن متفق ہین تاریخ مین کئی روائتین ہین مگر ۹۔ ربیع الاول زیادہ
مشہور ہی ذکر کیفیت شوری بعد فراغت دفن وغیرہ کے ابو طلحہ انصاری
نے سب کو جمع کیا ہر ایک شخص نے اپنے اپنے فضائل بیان کیے عبد الرحمان
بن عوف نے کہا تین شخص تم مین سے اپنی اپنی رای کو تابع کرین تین
شخص او شخصون دیگر کی زبیر بن عوام نے کہا میری رای علی کی تابع ہی طلحہ نے
کہا میری رای عثمان کے تابع ہی سعد بن ابی وقاص نے کہا میری رای
عبد الرحمان بن عوف کی تابع ہے عبد الرحمان نے کہا مین نے اور میرے
بھائی سعد نے امر خلافت سے ہاتھ اوٹھایا علی اور عثمان
مین انحصار رہا بعد اسکے عبد الرحمان بن عوف
نے حضرت امیر علیہ السلام سے کہا کہ مین بیعت
کرتا ہون قرآن خدا و سنت رسول و سیرت شیخین پر اگر ان
شرائط کے ساتھ منظور ہو تو مین بیعت کر دن تمہارا ہاتھ حضرت امیر علیہ السلام نے

فرمایا کہ قرآن خدا و سنت رسول پر مین عمل کرونگا سیرت شیخین پر مجھسے
عمل نہو سکیگا تب اسی شرط کو عثمان سے پیش کیا عثمان نے بلا توقف
منظور کر لیا عبدالرحمان بن عوف نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت
عثمان پر قرار پائی خلیفہ نے حضور مہاجرہ و انصار خطبہ پڑہا نامہ جات اطراف
واکناف عالم مین حکام کو روانہ کیے چند روز کے بعد عاملان سابق کو معزول
کر کے اپنے اعزا و اقارب بنی امیہ کو مقرر و منصوب کرنا شروع کیا مروان
بن حکم جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے خارج بلد فرمایا تہا اور تا خلافت عمر
آنے نہین پایا عثمان نے طلب کیا اور اپنا وزیر کیا اور علاقہ فدک مروان
کے جاگیر مین دیا حج خانہ کعبہ مین نماز کو تمام بطور حضر پڑہا ابوذر غفاری
کو مدینے سے نکال دیا عمار یاسر پر زد و کوب کی تا اینکہ اونکو عارضہ فتق
پیدا ہوا قرآن دینے پر عبداللہ بن مسعود صحابی کو تادیب کیا نسخہ قرآن
کے جہان جہان دستیاب ہوئے جمع کر کے سبہمین سے انتخاب کر کے
ایک نسخہ مرتب کر کے حکم دیا کہ ہر جگہ یہی قرآن رائج ہو اور سوا اوسکے
جتنے نسخہ قرآن کے جمع ہوئے تہے وہ سب جلا دیے اور جملہ امور مین
بہ نسبت مہاجر و انصار کے بنی امیہ کو ترجیح دینے لگے رعایا بلاد کی شکایتین
عمل بنی امیہ کی لاتے تہے سماعت نہوتی تہی آخر کو دل تمام مہاجر و انصار
کے برگشتہ ہوئے عائشہ نے مکرر کہا کہ کوئی ایسا نہین ہے جو اس
ملعون کو قتل کرے اور عمرو بن عاص طلحہ و غیرہم باتفاق بہت سے
مہاجر و انصار کے درپے قتل عثمان کے تہے تا یہ کہ اونکو خلافت سے

مع کرین آخر کو اہل مصر عبد اللہ بن ابی السرح حاکم مصر کی شکایت لیکر
آئے اور جناب امیر علیہ السلام سے سفارش چاہی اور بعض مہاجر و انصار
سے امداد طلب کی جناب امیر علیہ السلام نے عثمان کو سمجہایا آخر کار حسب خواہش
اہل مصر کے محمد بن ابی بکر کو حاکم مصر مقرر کرکے شروط ایالت لکہ دیا اور عبد اللہ کو
معزول کیا اہل مصر محمد بن ابی بکر کو ہمراہ لیکر چلے ہنوز راہ مین تھے کہ ایک
شتر سوار کو دیکہا کہ اہل مصر کی جمعیت سے کترا کر نکلا سبہون نے کان
کہڑے کیے غور کرکے پہچانا تو اونٹ بہی عثمان کا تہا اور غلام بہی عثمان کا
تہا اور بہی تشویش زیادہ ہوئی غلام کو پکڑا تلاشی کی ایک نامہ اوسکے
پاس سے نکلا عثمان کی طرف سے عبد اللہ بن ابی السرح کے نام اس
مضمون سے تہا کہ جسوقت اہل مصر وہان پہونچین تو فلان فلان کو قتل
کرنا اور فلان فلان کو ناک کان کاٹکر درختون پر لٹکا دینا یہ مضمون
دیکہکر اہل مصر متنفر ہوئے اور وہین سے پہرے اور قاصدون کو بہیجکر
اہل کوفہ کو اور جن لوگون سے رسم و اتفاق تہا واقف حال کیا اور
سات سو آدمی نے اہل مصر سے مدینہ مین آکر مقام کیا اور جناب امیر علیہ السلام
کو اور صحابہ کبار مہاجرین و انصار کو تمام روداد سے اطلاع کی اور خط
دکہایا اور غلام اور اونٹ کو بہجوایا جناب مرتضوی نے باتفاق بعض صحابہ
کے خلیفہ کے پاس جاکر پوچہا کہ یہ غلام اور اونٹ کسکا ہے خلیفہ نے
کہا میرا ہے خط دکہایا جواب مین انکار کیا نشان خط مروان کے خط سے
مشابہ پائی گئی کسی نے خلیفہ سے کہا کہ یا تم مروان کو سپرد کرو ورنہ

یا خود خلافت سے خلع کرو مگر خلیفہ نے کچھ منظور نکیا جو صاحب پیغام
سمجھانے گئے تھے ناخوش ہو کر پلٹ آئے جب کوئی بات طے
نہوئی تو اہل مصر نے محاصرہ کیا اور زمانہ محاصرہ کا طول کھچا بقول بعض کے
دو مہینے کچھ زیادہ اور بہت شدت سے پانی بند کیا گھر سے باہر
نکلنے نہین دیا اور اکثر صحابہ شریک بلوے تھے از انجملہ طلحہ بن عبداللہ
بھی جو عشرہ مبشرہ مین شمار ہین اہل بلوے کو للکارتے تھے اور
ہلاکت خلیفہ مین اہتمام بلیغ کرتے تھے اور اونکی ایذا مین مشورے دیتے
تھے آخر کار اہل بلوے نے ہجوم کیا اور گھر مین داخل ہوئے محمد بن
ابی بکر آگے تھے اور دو شخص اور تھے محمد بن ابی بکر نے چاہا کہ خلیفہ پر
صدمہ پہونچائین مگر خلیفہ نے ایسی تقریر کی کہ محمد بن ابی بکر کو رحم
آگیا ضرب سے باز رہا مگر ان دونون شخصون نے کام خلیفہ کا تمام کیا
مگر مروان مفسد باوجود تلاش کے دستیاب نہوا نائلہ زوجہ عثمان نے
کوٹھے پر چڑھ کر آواز دی کہ عثمان کو قتل کیا لوگ دوڑے کشتہ پایا اہل بلوہ
نے لاش کو تین دن تک اوٹھنے ندیا لوگون نے رات کو چھپا کر لاش کو
لیجا کر گورستان یہود مین دفن کیا نماز پڑھنا بھی ممکن نہوا تاریخ ہلاک عثمان
۱۸- ذیحجہ سنہ ۳۵ ہجری ہے ذکر بیعت خلافت ظاہری امیر المومنین
علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام بعد قتل ہونے عثمان
کے اہل مصر اور اہل کوفہ و بعض قبائل عرب و بعض اہل مدینہ نے در دولت
حیدری پر ہجوم کیا اور عرض کی کہ آپ مسند خلافت کو مزین فرمائین کہ

بہتر و فضل آپ سے لایق امر خلافت کے کوئی نہین ہے حضرتؑ نے فرمایا مجھکو
اس امر سے معاف رکھو مجھکو ہوس حکومت نہین ہے تم سب مسلمان جسکو اپنا
حاکم بناؤ گے مین اوسکی اطاعت ویسی ہی کرونگا جیسے کرتا آتا ہون جب
اون لوگونکی طرف سے بہت اصرار ہوا تب حضرتؑ نے ارشاد کیا کہ جب تک
مشاہیر صحابۂ اہل بدر مثل طلحہ و زبیر کے موجود نہون یہہ امر ظہور پذیر نہین ہو سکتا
القصہ طلحہ و زبیر مع دیگر صحابہ کے حاضر آئے اور عرض کی کہ آپ ہاتھہ بڑھائیے
ہم بیعت کرین کہ سزاوار خلافت سوا آپ کے کوئی نہین ہی حضرتؑ نے فرمایا مجھکو
مشیر رہنا بہتر ہی حکومت سی تم دونو مین جو چاہے وہ قلادۂ خلافت کو اپنی
گردن مین ڈالے مین بھی سب مسلمانونکے ساتھہ اطاعت کرونگا جب طلحہ و زبیر وغیرہ
نے بہت اصرار کیا تب حضرت نے فرمایا کہ اگر تم سب کی یہی مشورت ہی تو
مجھکو منظور ہے لیکن اس بات کو خوب سمجھہ لو کہ امر شریعت مین مجھہ سے مساہلہ
نہوگا تقسیم غنایم مین مین غلام اور آقا کو ایک طرح پر حصہ دونگا اور کسی وجہ سے
ایک کو دوسرے پر ترجیح ندونگا سبھون نے تسلیم کیا حضرت مسجد نبوی
مین تشریف لائے پہلے طلحہ نے بعد اوسکے زبیر نے بعد اوسکے
اور سب حاضرین نے بیعت کی یہہ بیعت اٹھارہوین ذی حجہ ۳۵ھ
کو واقع ہوئی حضرت امیر المومنین علیہ السلام منبر پر تشریف لیگئے اور
خطبہ نہایت فصاحت و بلاغت سے پڑھا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
عَلٰی اِحْسَانِہٖ فَقَدْ رَجَعَ الْحَقُّ اِلٰی مَکَانِہٖ یعنے جمیع
شکر ثابت ہین واسطے اللہ کے اوپر احسانون اوسکے کے

تحقیق کہ پہر احق طرف اپنے مکان کی مگر بہت سے لوگون نے بیعت
نہین کے مثل سعد بن ابی وقاص و عبد اللہ بن عمر وغیرہ کے وقت
مخالفت طلحہ و زبیر طلحہ و زبیر نے حکومت کوفہ و بصرہ کی حضرت سے درخواست
کی حضرت نے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ تم میرے پاس رہو اور اہم امور مین
مجکو مشورہ دو مین تمہارا جدا ہونا پسند نہین کرتا اس تقریر سے اپنی امید پر
آنی سے مایوس ہوئے اور حضرت نے حکام عہد عثمان کو معزول کر کے اپنی
طرف سے عمال مقرر فرمائی بعضون نے تسلط پایا اور بعض نے نیل مرام
واپس آئی شام مین معاویہ نی اہل شام کو اطاعت خلیفہ حق سے منحرف
کیا اور کوفہ مین ابو موسی اشعری نی فتنہ برپا کیا عایشہ زمان محاصرہ عثمان
مین واسطی اداے حج کی مکہ معظم کو گئی تہے وہان سے پہرے ہوئی آتی
تہے راہ مین خبر قتل عثمان اور بیعت علی بن ابی طالب کی سنی کہا کہ اب مدینہ
رہنے کی قابل نہین رہا مدینہ سے پلٹ گئی طلحہ و زبیر نے بحیلہ طواف حرم
کے جناب امیر علیہ السلام سے رخصت حاصل کی حضرت نے فرمایا کہ جاؤ
جو دل مین تمہارے ہی اوسکو ظاہر کرو اونہون نے مکہ مین جا کر عایشہ
سے ملاقات کی اور کہا کہ خلیفہ رسول باغواے علی بن ابی طالب مظلوم
مقتول ہوا اور علی نے اوسکے قاتلون کو پناہ دے ہی تم زوجہ رسول ہو
طلب خون عثمان کرو عایشہ آمادہ ہوئی ام سلمہ سے درخواست بیعت کی
کی اونہون نے انکار کیا اور سمجہایا اور ارادہ عایشہ کا سست ہوا لیکن
عبد اللہ بن زبیر کی تحریک سے پہر آمادہ ہوئے تمام سے ہمراہ ہوئی

اور عبد اللہ بن عامر حاکم سابق بصرہ اور یعلی بن منیہ یمن سے زر کثیر لیکر
آئے اور اعانت کی سامان لشکر کشی کا درست ہوا مکہ سے کوچ کیا قریب
صبح مقام حواب پر پہونچے تو کتون نے جمع ہوکر غل مچانا شروع کیا تو ایک
جو ساتھ تھا اون میں سے عایشہ نے پوچھا کہ یہ کیا مقام ہے اوسنے کہا
اس مقام کو حواب کہتے ہین عایشہ نے اپنا اونٹ پھیرا اور کہا کہ پلٹ چلو
مین نہ جاونگی سبب پوچھا تو کہا حدیث پیغمبر مجکو یاد آئے تب عبد اللہ بن زبیر
نے پچاس آدمیونکو رشوت دیکر جھوٹی گواہی دلوائی کہ یہ مقام حواب
نہین ہے اسپر بھی عایشہ کو تسکین نہوئی تھی کہ عبد اللہ نے پشت لشکر سے
ندا کی کہ خبردار ہو لشکر علی بن ابی طالب کا پشت کی جانب آپہونچا تب عایشہ
غافل ہوئی اور روانہ ہوئی اور جاکر بصرہ کی باہر مقام کیا ذکر کوچ جناب

امیر المومنین کا مدینہ سے واسطے تدارک اہل بغاوت کی

جب خبر عزیمت عائشہ کی جناب امیر علیہ السلام کو پہونچی کہ طلحہ و زبیر نے
جمعیت بہم پہونچائی ہے بصرہ کو جاتی والی ہین تب حضرت نے
اہل مدینہ سے اعانت چاہی اکثرون نے اغماض کیا حضرت بہت آزردہ
ہوئے اور ماہ جمادی الاولی ۳۶ھ ہجری کو مدینہ سے بجمعیت باہم
سو آدمی کے کوچ کیا جب دو راہہ پر پہونچی معلوم ہوا کہ لشکر عائشہ دوسری
راہ سے نکل گیا حضرت نے منزل ذی وقار مین پہونچکر مقام کیا اور
لوگون کو بھیجکر مال و اسباب مدینہ سے طلب کر لیا ذکر عزیمت
امام حسن علیہ السلام کو فہ کو واسطے استمداد کی امیر المومنین نے

پہلے محمد بن ابی بکر کو روانہ کوفہ کیا ابو موسیٰ اشعری حاکم سابق کوفہ اور رؤسا
کوفہ کو نامہ لکھا ابو موسیٰ نے اہل کوفہ کو عزیمت نصرت امام بحق سے باز رکھا
محمد نے حاضر ہو کر حال عرض کیا تب حضرت نے امام حسن علیہ السلام کو بمعیت
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے روانہ کوفہ کیا ابو موسیٰ نے بہت سی تقریر
خلاف کی اور بہت چاہا کہ کوئی امداد خلیفہ بحق کی نکرے مگر تدبیر اوسکی کافی
نہوئی اور دس ہزار سوار و پیادہ اور بقولے زیادہ اس سے بصرہ کو واسطے
امداد خلیفہ بحق کے روانہ ہوئے **ذکر شبخون مارنے طلحہ و
زبیر کا دار الامارۃ بصرہ پر** جب لشکر عائشہؓ نے ظاہر بصرہ پر
مقام کیا عثمان بن حنیف عامل امیر المومنین حیدر کرارؑ نے استفسار کیا اور بعد
اطلاع بغاوت کے آمادہ حرب ہوا اور لڑائی ہوئی کسیقدر آدمی دونوں
طرف کی کشتہ و مجروح ہوئی آخر کو مصالحہ اس بات پر ہوا کہ جب تک امیرؑ
تشریف نلاوین کوئی عثمان بن حنیف سی متعرض نہو مگر طلحہ و زبیر نے
اس عہد پیر وفا نکی رات کو شبخون کرے ہمراہیان عثمان بن حنیف میں
سے جنسے آمادگی کی مارگیا چار سو چالیس آدمی کو قتل کیا آخر بن حنیف کو
قید کر کے اوسکی ڈاڑہی کی بال بالکل اوکھاڑ لئے اور سر مونڈ واکر نکال دیا
اور بیت المال میں جسقدر نقد و جنس تھا لوٹ لیا اور تصرف کیا
وہ بیچارہ حضرت کے پاس منزل ذی قار میں حاضر ہوا اور حال
عرض کیا بہت رنج ہوا **ذکر داخل لشکر نصرت
اثر جناب حیدر کرارؑ بصرہ میں او گفتگوی مصالحہ**

قطع ہونا اور لڑائی کا انجام جب حضرت مرتضوی علیہ السلام
کو مناسب معلوم ہوا ذی قار سے کوچ کر کے آئے ظاہر بصرہ پر مقام کیا حضرت
نے کئی بار عائشہ کو خطوط مشعر اصلاح و ہدایت تحریر فرمائے جواب آیا
طلحہ و زبیر کو مکرر از روی تحریر و پیام ہدایت باصلاح فرمائی موثر نہوا
بعضے روسائے بصرہ کو عائشہ نے واسطے گفتگوی اصلاح کے بھیجا
جب وہ حضرت امیر المومنین مین حاضر ہوئے اور تقریر حضرت کی سنی
بیعت کی اور پلٹ گئے اور لشکر عائشہ سے چار ہزار آدمی لیکر وادی
السباع کو چلے گئے دسوین جمادی الثانی کو دونون لشکرون مین صف آرائی
ہوئی عائشہ رض ایک اونٹ کی اوپر ہودج مین سوار تھی نام اوس اونٹ کا عسکر تھا
جناب ولایت مآب نے مسلم نامے ایک شخص کو حکم دیا کہ قرآن مجید
کو ہاتھہ مین کھول کر مقابل لشکر عائشہ کھڑا ہو اور سب مسلمانون کو طرف
قرآن کے دعوت کرے وہ شخص جسوقت قرآن کو لیکر گیا لشکر عائشہ سے
ایک شخص نے آکر تلوار سے اوسکے ہاتھہ کاٹ ڈالے وہ شہید ہوا
لڑائی شروع ہوئی آخر کو فوج بصرہ نے ہزیمت اوٹھائی دو سو آدمی
شتر عائشہ رض کو گھیرے کھڑے تھے حضرت نے فرمایا کہ اسکے اونٹ
کو پے کرو دونون پاؤن اوسکے کاٹے گئے مگر کھڑا رہا حضرت
نے فرمایا شیطان اسکو روکے ہوئے ہے جلد اسکو گرا دو
تب دونون پاؤن اوسکے وہ بھی کاٹے گئے عائشہ کو بمعیت محمد بن ابی بکر
کے حضرت نے بصرہ کو بھیجا طلحہ مارا گیا عبداللہ بن زبیر اور مروان و بہت سے لوگ گرفتار ہوکر آئے

حضرت نے سبکو رہا کر دیا جو بہاگے اونکا تعاقب نہین کیا جو مارے گئے اونکے ہتہیارون کے سوا کسی چیز کے لوٹنے کا حکم نہین دیا زبیر بن عوام وادی السباع مین ابن جرموز کے ہاتھ سے مارا گیا بقول دس ہزار اور بقول سترہ ہزار آدمی لشکر عائشہ کے قتل ہوئے اور نوسو آدمی یا کسیقدر زیادہ لشکر جناب امیر علیہ السلام کے شہید ہوئے جب بعد فتح حضرت داخل بصرہ ہوئے عائشہ کو بفہمایش کثیر روانہ مدینہ فرمایا عبد اللہ بن عباس کو بصرہ مین حاکم مقرر کرکے حضرت عازم کوفہ ہوئے ذکر توجہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام طرف کوفہ جب جناب ولایت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام انتظام امور بصرہ سے فراغ حاصل ہوا کوفہ کو قدم مبارک سے مشرف کیا بقیۃ السیف جمل شام کو معاویہ کے پاس گئے اور معاویہ نے پیراہن خون آلود عثمان کو دکہا دکہا کر اہل اسلام کے دلمین عداوت امام المتقین کو مضبوط کیا حضرت نے مکرر نامہ جات معاویہ کو لکہے اور راہ راست کیطرف ہدایت کی مگر بجز جواب سخت و درشت لکہنے کے صلاح پذیر نہوا عمرو بن عاص کو بوعدہ ہای مناسب فریفتہ کرکے اپنا وزیر کیا ذکر عزیمت جناب مرتضوی طرف صفین آخر کو جناب امیر علیہ السلام نے تدارک معاویہ کے واسطے شام کو عزیمت فرمائی اور معاویہ نے شام سے کوچ کیا مقام صفین مین کنار دریای فرات دونون لشکر مقیم ہوئے فوج شام پہلے پہونچ گئی تہی گہاٹ کو روک لیا لشکر جناب امیر علیہ السلام مین پانی کی تکلیف ہوئی حضرت کی طرف سے فوج نے گہر کر پہر وہی فوج شام کی گہاٹ سے اوٹہا دی اور

گھاٹ کو اپنے دخل مین کرلیا اور چاہا کہ لشکر شام کا پانی بند کرین مگر حضرت نے باز رکھا جب نامہ و پیغام سے کوئی شکل اصلاح کی نہ نکلی ناچار حضرت نے صف آرائی کا حکم فرمایا ماہ ربیع الاول ۳۷ سنہ ہجری مین یہ لڑائی شروع ہوئی اور اکثر ایام مین لڑائی ہوتی رہی اسّی معرکہ ہوئے چار مہینے حرام و محترم یعنی رجب و ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم مین دونون لشکر اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہے معارک مین اکثر رجز خوانی و مبارز طلبی کے ساتھ لڑائیان ہوتی رہین اور کبھی دہا واکر کے لڑتے تھے دونون طرف کی فوج بہت کام آئی بروایت روضۃ الصفا اسّی ہزار آدمی لشکر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے شہید ہوے ازانجملہ عمار یاسر اور ستر شخص صحابی اہل بدر سے تھے اور لشکر معاویہ سے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی مارے گئے منجملہ اونکے عبداللہ بن عمر بھی تہا آخر معرکون کی لڑائی لیلۃ الہریر کی تہی کہ نماز صبح پڑھ کر حضرت نے کمر باندہی تہی تمام دن اور تمام رات لڑے چھبیس ہزار آدمی اوس معرکہ مین مارا گیا ازانجملہ ہزار آدمی جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے فی النار کیے جمعیت معاویہ کی تہوڑی رہ گئی اور ثبات و قرار اہل شام کے دلون سے جاتا رہا قریب تہا کہ بھاگ جائین اوسوقت بمشورہ عمرو بن عاص کے معاویہ نے بہت سا روپیہ اشعث بن قیس کے پاس بھیجا یہ اشعث اپنی قوم کا رئیس تھا اور ایک بڑی جمعیت کوفہ کی اسکے ماتحت تہی یہ شخص رشوت لیکر آمادہ فساد ہوگیا اور ادہر عمرو بن عاص نے پانچ سو قرآن مجید نیزون مین باندہ کر بلند کیے جب صبح ہوئی اور قرآن نیزون کے اوپر

نظر آئے حضرت نے فرمایا کہ یہہ مکر ہے عمرو بن عاص کا اشعث بن قیس نے
کہا کہ اہل شام نے قرآن کے پیچھے پناہ لی ہے ہم اونسے نہ لڑینگے اور
بہت لوگ نادان اوس سے ہمزبان ہو گئے مالک اشتر اوسوقت ایک
جماعت کو ساتھہ لئے ہوئے مصروف لڑائی مین تھے اشعث وغیرہ
نے آکر حضرت سے کہا کہ اب لڑائی موقوف کرو حضرت نے فرمایا
کہ یہہ محض مکر ہے اور قرآن کی زبان نہین ہے جو تمکو نشان دیگا طرف
حق و باطل کے اور مین جانتا ہون معانی قرآن کو اور حکم میرا عین حکم قرآن
ہے فریب شیطان مین نہ پڑو اور ایک ساعت صبر کرو کہ بنا فساد کی منہدم
ہوئی جاتی ہے اشعث بن قیس اور اوسکے ساتھیون نے کہا کہ اگر تم
لڑائی موقوف نکروگے تو ہم تمکو گرفتار کرکے اہل شام کے سپرد کردینگے
یا مار ڈالینگے جب حضرت نے دیکھا کہ انکے دلونمین یہہ بات جم گئی ہے
اور فہمائش مفید نہین ہوتی ہے ناچار حضرت نے مالک اشتر کو بلا لیا
لڑائی موقوف ہو گئی ذکر مصالحہ اہل شام و اہل کوفہ جب گفتگو مصالحہ
کی پیش ہوئی اہل شام نے حوالہ فیصلہ کا پنچایت پر کیا اشعث وغیرہ نے
منظور کرلیا پنچ کے تعین مین گفتگو ہونے لگی اہل شام نے عمرو بن عاص کو
منحصر علیہ اپنا مقرر کیا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم عبد اللہ بن عباس کو یا
مالک اشتر کو اپنا حکم مقرر کرو کسی نے منظور نکیا اور ابو موسی اشعری کو منحصر علیہ کیا صلحنامہ
تحریر ہوا عمرو بن عاص نے نام حضرت کا بلفظ امیر المومنین لکھنے نہ دیا صرف علی ابن ابیطالب
لکھا گیا دونون لشکرون نے کوچ کیا جناب امیر المومنین علیہ السلام کوفہ کو

کوفہ کو تشریف لائے معاویہ شام کو گیا ذکر معاملہ تحکیم حسب قرار
طرفین کوفہ سے عبد اللہ بن عباس اپنی جمعیت کے ساتھ روانہ ہوئے
اور شام سے ابو الاعور سلمی اپنی جمعیت کے ساتھ آیا درمیان مین
عراق وشام کے مقام دومتہ الجندل مین یکجا ہوئے ابو موسیٰ اشعری
وعمرو بن عاص یکجا ہوئے عمرو نے تعظیم وتکریم ابو موسیٰ کی بیحد کی اور
اپنے قریب مین لے لیا تخلیہ مین دونون نے یہ قرار دیا کہ ابو موسے
جناب امیر المومنین علیہ السلام کو خلافت سے خلع کرے اور عمرو بن عاص
معاویہ کو خلع کرے اور امر خلافت مسلمانون کی رای پر چھوڑا جائے
جسکو چاہین خلیفہ کرین اس قرارداد پر مسجد جامع مین جاکر ابو موسیٰ نے
منبر پر جاکر کہا کہ مین نے علی کو خلافت سے خارج کیا جیسے انگوٹھی
کو انگلی سے نکال لیتے ہین یہ کہکر اوتر آیا عمرو بن عاص نے منبر پر جاکر
کہا کہ مین نے معاویہ کو خلافت کے واسطے اختیار کیا یہ سنکر ابو موسے
نے عمرو عاص کو گالیان دین بعضے اصحاب امیر المومنین علیہ السلام نے تازیانے
مارا طرفین سے ہنگامہ ہوا قریب تھا کہ تلوار چلے مگر فہمیدہ لوگون نے
باز رکھا ابو موسے اہل کوفہ کے خوف سے بھاگ کر مکہ کو چلا گیا عبد اللہ
بن عباس وغیرہ نے آکر جناب امیر علیہ السلام سے حال عرض کیا
عمرو بن عاص وابو الاعور نے شام مین جاکر معاویہ کو خلیفہ کہکر سلام کیا
مولائیان مرتضوی نے معاویہ وعمرو بن عاص وابو الاعور سلمی وابو موسیٰ
اشعری کو لعنت کہنا شروع کیا جب یہ خبر معاویہ کو پہونچی اوسنے حکم دیا کہ

امیر علیہ السلام کو اور عبد اللہ بن عباس کو اور مالک اشتر کو اور خالصین خاندان
رسالت کو ناسزا کہین اور یہ طریقہ بنی امیہ مین تا زمان حکومت عمر بن عبد العزیز
جاری رہا **ذکر فرقہ خوارج** بعد معاملہ تحکیم کے اکثر اہل کوفہ نے کہا کہ علی اگر
حق پر ہوتی تو پنچایت قبول نکرتے معاذ اللہ کافر ہو گے پس عثمان اور
امیر علیہ السلام اور معاویہ کو برا کہنا شروع کیا اور اسطرح کی لوگون نے جمعیت
اپنی یکجا کے رفتہ رفتہ دس ہزار آدمی کا مجمع ہوا اور لوٹنا اور قتل کرنا شروع کیا
ذکر عزیمت امیر المومنین علیہ السلام واسطے تدارک خوارج کی حضرت
امیر علیہ السلام نے گروہ خوارج کو نامہ لکھا اور بہت فہمایش کی مگر اصلاح پذیر
نہوئی اور حضرت نے ارادہ کیا کہ خوارج کو اپنے حال پر چھوڑ کر شام کی عزیمت
کرین اور بعد تدارک اہل شام کی خوارج کا تدارک کرین چنانچہ حکم نامہ طلب
سپاہ مین جاری فرمائی اور قریب انسی ہزار آدمی کی جمع ہوی اوسی عرصہ مین
خبر آئی کہ خوارج نے یزید بن حصین کو سردار اپنا بنایا ہی اور مداین مین جمعیت
بہم پہونچائی ہی اور حوالی عراق مین قتل و غارت بی خوف کرتی ہین بعض اصحاب
کو قتل کیا تب حضرت نے فرمایا کہ اب ضرور ہوا کہ پہلے دن
گمراہیون کی گوشمالی کرلین تب شام کو ارادہ کرین **ذکر جنگ
نہروان** حضرت نے حکم دیا کہ فوج طرف نہروان کے کوچ
کرین کوفہ سے کوچ کرکے نہروان فرودگاہ خوارج سے ایک
فرسخ کے فاصلہ پر مقام کیا حضرت نے عبد اللہ بن عباس
اور ابو ایوب انصاری کو بہیجا کہ سمجھاوین مگر کچھ نافع نہوا بعد اسکے

خود حضرت تشریف لیگئے اور فہمایش کی اثر پذیر نہوئی آخر
نوبت بصف آرائی پہونچی حضرت نے ایک علم نصب کیا اور منادی
نے ندا کی کہ جو شخص خوارج سے نکل کے اس علم کے نیچے چلا آوے
یا جو کوفہ کو لپٹ جاوے اوسکو امان ہے بہت لوگ کچھ سمجھکر لشکر
خوارج سے جدا ہوے کچھ زیر علم آگئے اور کچھ کوفہ کو پلٹ گئے
چار ہزار آدمی ضلالت پر مستقل رہ کر لڑے سب مارے گئے
دس آدمی بھاگ گئے اور حضرت کے لشکر کے نو آدمی شہید ہوئے مراجعت
حضرت کے طرف کوفہ کے جب حضرت کو فتح نہروان سے
فراغت حاصل ہوئی حکم دیا کہ اسیطرف سے لشکر شام کو چلے
سبھون نے عرض کی کہ ترکش ہمارے تیرون سے خالی ہو گئے
ہین اور سامان سفر درست نہین ہے پہلے کوفہ کو چلے وہان سے
سرانجام سفر کرکے چلینگے حضرت نے منظور کیا بیرون کوفہ مقام کیا اور
حکم دیا کہ جسکو ضرورت ہو جاوے مگر ایک شب سے زیادہ توقف
نہ کرے مگر تمام لشکر داخل کوفہ ہو گیا ناچار حضرت بہی کوفہ مین
تشریف لائے پہر حکم کوچ کا دیا فرودگاہ مین حضرت تشریف لیگئے وہان
جمعیت قلیل تہی کہ ہزار کی تعداد پوری نہوتی تہی ناچار پہر حضرت نے
مراجعت کی اور واسطے فراہمی لشکر کے تاکید فرمائی لشکر ہنوز فراہم نہین
ہوا تہا کہ واقعہ ہائلہ حضرت کی شہادت کا پیش آیا ذکر شہادت امیر المومنین
علیہ الصلوٰۃ والسلام شب نوزدہم ماہ رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین عبد الرحمان بن مرادی نے

باہین نماز صبح حضرت کے سر مبارک پر تلوار زہر کی بجہائی ہوئی ایسی لگائی کہ
پیشانی مبارک تک شگاف ہو گیا حسنین علیہم السلام دولتخانے میں اوٹہا
لے گئے تین روز دولتسرا مین ماتم و کہرام برپا رہا اکیسوین ماہ رمضان کو
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو اپنا جانشین وصی
فرمایا اور وصیت کی اور تمام اہل و عیال کو وداع فرما کر عازم بہشت برین
ہوئے **ذکر دفن حضرت امیر المومنین علیہ السلام** حسب وصیت اپنے
پدر بزرگوار کی جناب امام حسن علیہ السلام نے تجہیز و تکفین کی اور جنازہ
درست کر کے پائینتی جانب حسنین علیہما السلام نے تہا منا اور سرہانے کی
جانب سے جنازہ خود بخود اوٹہا گہر مین ایک کہرام برپا ہوا اور حضرت کی
اولاد اور بہائی بہتیجے اور اصحاب و رفقا اور رعایا سب روتے پیٹتے زیر
جنازہ جاتے تہے جب وادی غری مین پہونچے
جس مقام پر حضرت سبط اکبر نے فرمایا قبر کہودی گئی اور حضرت ابوتراب
کو زمین مین سپرد کر کے بہت روئی کیفیت گریہ و زاری حاضرین کی کتب
احادیث و اخبار ائمہ اطہار علیہم السلام مین مفصل مذکور ہے **ذکر سبط الاکبر**
امام دوم حضرت امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام اسم مبارک
حضرت کا حسن ہے عربی مین اور زبان توریت مین شبر القاب
شریف مجتبیٰ و سید مبارک و ریحانۃ الرسول و سبط اکبر اور بہت سے
القاب آپ کے کتب مین مذکور ہین کنیت شریف ابو محمد تاریخ ولادت
بقولی نیمہ شعبان و بقولی پانزدہم ماہ رمضان سنہ ۳ ہجری مقدسہ مدینہ مین

حضرت پیدا ہوئے عدد ازواج عدد ازواج حضرت کے مختلف ہین
ہوئے بعض روایات مین مذکور ہے کہ تین سو عورت مطلقہ آپ کے
زیر جنازہ روتی ہوئی جاتی تہین اور نام جن ازواج کے مذکور ہوئے
ہین وہ یہ ہین اوّل خولہ بنت منظور دوم ام اسحاق بنت طلحہ بن عبد اللہ
تیمی سوم ام بشیر بنت ابی مسعود ثعلبہ چہارم جعدہ بنت اشعث بن قیس
اسیکو اسما بہی کہتے ہین اسی نے حضرت کو زہر دیا اولاد بنابر روایت
ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ کے آٹھ پسر اور سات دختر۔ زید۔ اور ام الحسن
وام الحسین بطن ام بشر سے اور حسن مثنّی بطن خولہ بنت منظور فزاریہ سے
اور عمرو قاسم وعبد اللہ بطن سے ایک ام ولد کے عبد الرحمان ایک
ام ولد سے اور حسین اثرم اور طلحہ اور فاطمہ بطن ام اسحاق بنت طلحہ تیمی
سے اور ام عبد اللہ و فاطمہ و ام سلمہ و رقیہ بطن امہات ولد سے ہین
تاریخ وفات بنابر روایت جلاء العیون ۲۸۔ صفر ۵۰ھ ہجری مدینہ مین
واقع ہوئی عمر شریف چہیالیس برس کچھ زیادہ ماہ وایام کی ہوئی فضائل
ومناقب ومعجزات حضرت کے بیحد وشمار ہین تفصیل کتب طولانی مین
مذکور ہے حالات وکیفیت عہد حضرت امام حسن علیہ السلام ذکر
بیعت جناب امام حسن علیہ السلام بعد فراغ دفن حضرت امیر علیہ السلام
کے جب مراجعت کی نماز ظہر کو امام حسن علیہ السلام نے بجماعت ادا کیا اور
منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ نہایت فصاحت وبلاغت سے پڑہا بعد حمد ونعت
کے فرمایا کہ ایہا الناس آج تم مین سے وہ شخص ناپید ہوا ہے کہ بسبل

جسکا ورع اور تقوے و عبادت و سخاوت و شجاعت و عقل و حکمت
و صبر و رضا مین نہ کوئی قبل اسکے ہوا ہے اور نہ بعد ہوگا اور مین ہوں
فرزند اوسی برگزیدہ خدا علی مرتضی کا اور پارہ جگر محمد مصطفی کا اور نور نظر
فاطمہ سیدۃ النسا کا یہہ کہکر حضرت بہت روئے حاضرین مسجد مین شور بکا ہوا
جب گریہ و بکا سے تسکین ہوئی پہلے بنی ہاشم نے بیعت کی بعد اسکی تمام
حاضرین نے بیعت کی اور حضرت نے حکام اور عمال کو نامہ جات تحریر
فرمائے **ذکر مخالفت معاویہ بن ابی سفیان** جب خبر شہادت
امیر المومنین علیہ السلام کے معاویہ کو پہونچی بہت خوش ہوا اور درپے
عداوت فرزند رسول ہوا اشعث بن قیس اور شبث بن ربعی و عمرو بن حریث
و حجر بن حجر کو خفیہ لکہا کہ اگر تم کسی تدبیر سے حسن مجتبی کو ہلاک کرو
تو مین دو لاکہہ درہم نقد دونگا اور کسی ولایت کا حاکم کرونگا یہہ خبر حضرت کو
معلوم ہوئی تب سے یہہ طریقہ اختیار کیا کہ جب مسجد مین تشریف لاتی تہی تو زیر پیراہن
زرہ پہنے ہوتے تہے چنانچہ ایک ملعون نے حال نماز مین ایک تیر مارا کہ بسبب زرہ کی کارگر
نہوا تب معاویہ نے رئیسان کوفہ کو خط لکہے اور بڑی بڑی وعدے لکہے اکثر سرداران
قوم اوس سے متفق ہو گئے اور لکہا کہ تو کوفہ کی عزیمت کر جب امام حسن تیرے
مقابلہ کو نکلینگے تو ہم موقع پر اونکو پکڑ کے تیرے سپرد کر دینگے اس بنیاد پر
معاویہ نے کوفہ کو عزیمت کی جب یہہ خبر جناب امام حسن علیہ السلام
کو پہونچی حضرت ممبر پر تشریف لیگئے خطبہ پڑہا اور لوگون کو تحریص و ترغیب
جہاد دیکر کہے اور فرمایا کہ مقام نخیلہ مین چلکر مقام کرو مگر کسی نے

جواب ندیا مگر حضرت نے فرمایا مگر کسی نے جواب نہین دیا عدی بن
حاتم نے لوگون کو بہت ملامت کی اور خود حضرت سے رخصت ہو کر باہر نکلا
اپنے گہوڑے پر سوار ہو کر مقام فرودگاہ لشکر مین مقام کیا بعد اسکی قیس
بن عبادہ وغیرہ بھی گیے حضرت نے خود بھی عزیمت فرمائی معیرہ بن نوفل کو کوفہ
مین نایب کیا اور حکم دیا کہ لوگون کو شہر سے باہر نکالو تو سب لوگ حضرت
کے پاس حاضر ہوے اور عبد اللہ بن عباس کو بارہ ہزار سوار و پیادہ
ساتھ کر کے بطور ہراول روانہ کیا اور قیس بن سعد بن عبادہ کو اونکی
ہمراہ کیا اور حکم دیا کہ قریب لشکر معاویہ کے پہونچکر ٹہرین اور اوسکو آگی
بڑہنے ندین اور جبتک اودہر ابتدای جنگ نہو ہاتہ قبضہ پر نرکہین
اگر عبد اللہ بن عباس پر کچھ آفت آوے تو قیس بن سعد سردار
لشکر ہو چنانچہ اوس لشکر نے جا کر مقابلہ لشکر معاویہ مین مقام
کیا معاویہ ابن عباس کے پاس پیغام بھیجا کہ امام حسن کی درخواست
صلح کی ہے خلافت مجھکو دیتے ہین اگر اطاعت میری کروگے
تو باعث رضامندی میرا ہوگا اور بہت سامال تمکو دونگا اور اگر
آج میری طاعت نکروگے تو آخر دوگے مگر پہر تمہارے واسطے
کوئی قدر و منزلت نہوگی اس طمع مین اگر ابن عباس رات کو چھپکر
اپنے لشکر سے نکل کر لشکر معاویہ کو چلے گیے اور صبح کو قیس
سردار لشکر کا نشان نملا آخر قیس بن سعد نے امامت کی اور بعد نماز کے
خطبہ پڑہا اور ابن عباس کی بہت مذمت کی بیان امام حسن علیہ السلام کا اپنے لشکر مین جو دل

سب کے معاویہ کی طرف متوجہ پائے حضرت نے اوٹھا نا خطبہ مین فرمایا
کہ مجھکو جماعت مسلمین کا متفرق کرنا منظور نہین اور تم سبکی عافیت چاہتا ہون
پس چاہیے کہ میرے حکم کے خلاف نکرو یہ سنکر بعضون نے کہا کہ اس
کلام سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ حسن معاویہ سے صلح کرینگے بعضون نے
کہا کہ حسن بہی مثل اپنے باپ کے کافر ہوگیا بعضون نے اس کلام
سخت پر ترش کلامی کی تا اینکہ ہنگامہ ہوگیا حضرت کا تمام اسباب لوٹ لیا اور
حضرت کے قدمون کے نیچے سے مصلی کہینچ لیا اور دوش مبارک سے
عبا کہینچ لی بعض شیعیان خاص جو حاضر تھے پہونچے اور حضرت کو اپنے حلقہ
مین کر لیا اور بدر شواری لیکر نکلے مقام ساباط مین چاہتے تھے کہ جہۃ سے
گذر کے نکلین جراح بن سنان اسدی نے اوسی تاریکی مین ایک خنجر
حضرت کی ران مبارک پر مارا کہ حضرت گہوڑے سے نیچے آ گئے عبد اللہ
بن حنظل نے اوس ملعون کو اوسی کے خنجر سے ہلاک کیا اور حضرت کو ایک
تختہ پر ڈال کر مداین مین لائے وہان سعد بن مسعود ثقفی چچا مختار کا
جناب امیر علیہ السلام کی طرف سے حاکم تہا اور امام حسن علیہ السلام نے بہی
اوسی عہدہ پر بحال رکہا تہا اوسکے گہر مین اقامت فرمائی معاویہ نے
دو شخصون کو امام حسن علیہ السلام کے پاس بہیجا اور نامہ نہایت مکر وزور
سے لکہا اور نامے جو سرداران لشکر امام نے معاویہ کو لکہے تہے بہیجدیے
جب نامہ معاویہ بدر خواست صلح حضرت کے پاس پہونچا اور حضرت حال
بیوفائی لشکر کا دیکہ چکے تہے جب امر بزور اقرار منحرف ہوکر دشمن سے ملگئے تو

عوام خلق کا کیا ذکر ہے بجز معدودے چند کوئی لائق اعتماد نرہا حضرت
سمجھے کہ اگر ایسے وقت مین صلح سے انکار کرکے جہاد پر آمادہ ہوتا ہون
تو جو خالصین ہین ضرور لڑینگے اور لاکھون کی جمعیت سے کہانتک
مقابلہ کرینگے آخر کو مارے جائینگے اور جو بچ رہین گے اونکو ڈہونڈ
ڈہونڈہ کر معاویہ قتل کریگا دین حق دنیا سے معدوم ہو جائیگا اسواسطے
حضرت نے لڑنا نامناسب سمجھ کر صلح منظور فرمائی اور ان شرطون پر صلحنامہ
لکھا گیا اوّل یہ کہ معاویہ مادام حیات حکمرانی کرے اور کسیکو اپنا جانشین
نکرے دوسرے یہ کہ دس لاکھ درہم ہر سال امام حسن علیہ السلام کی خدمت
مین پہونچایا کرے سوئم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور اونکی
موالی و شیعہ جہان رہین امن و امان مین رہین اور معاویہ اونکی حال سے
تعرض نکرے چہارم یہ کہ جناب امیر علیہ السلام اور حسین اور اونکی شیعونکو
معاویہ اور اوسکے تابعین برا نکہین اسی مضمونکے دو کاغذ لکھی گئی ایک پر
امام حسن نے مہر کی اور اہل کوفہ وغیرہ نے گواہیان کین اور ایک کاغذ پر
معاویہ نے مہر کی اور اہل شام نے گواہیان لکہین بعد منعقد ہونے اس صلح
کی معاویہ کوفہ مین آیا اور امام حسن علیہ السلام سے درخواست کی کہ منبر پر
جاکر اظہار تفویض خلافت کا کرین امام حسن علیہ السلام منبر پر تشریف لیگئے
اور بعد حمد و ثنای الہی کے بیان فرمایا کہ اگر روی زمین مین تلاش کروگے
تو سوا میرے اور میرے بہائی حسین کے کسیکو ایسا نپاوگے جسکا نانا رسول
خدا ہو حق تعالی نے میرے نانا رسول کو بہیجکر تمہاری ہدایت کی مگر تم نے

اوسکے اہلبیت سے ہاتھ اوٹھالیا معاویہ نے مجھسے نزاع کی اوسکس امر مین
جو مخصوص میرے واسطے تہا اور مین سزاوار اوسکے تہا جب کہ مین نے
مددگار نپائے ناچار مین نے حکومت سے ہاتھ اوٹھایا واسطے بہتری امت
کے تاکہ اونکی جانین محفوظ رہین تم نے مجھسے بیعت کی تہی اب جس سے
مین لڑون اوس سے لڑنا اور جس سے مین صلح کرون اوس سے تمکو
صلح کرنا لازم ہے پس مین نے معاویہ سے صلح کی اور جو مین نے کہا ہی
وہ حجت ہے ہر ایک پیروی کرنا لازم ہے حالانکہ مسلمانون کے واسطے بہتر
ہی اور منافقون کے واسطے منفعت ہے مگر تہوڑی ذکر اون باتونکا
جو معاویہ کے عہد مین نسبت تابعان جناب امیرالمومنین ع
کے ظہور مین آئین جب معاویہ بعد صلح امام حسن علیہ السلام کے
سب طرف سے مطمین ہوا اور ملک وسلطنت مین کوئی نزاع کرنے والا
باقی نرہا اور اجماع بیعت کا معاویہ کے ہاتھ پر واقع ہوا اوس سال کا نام
سال سنت وجماعت رکہا اور اوسکے تابعین نے اپنا لقب اہل سنت
وجماعت رکہا اور خلاف شرایط عہد نامہ کے شیعیان ودوستان علی بن
ابی طالب پر ظلم وتعدی کرنا شروع کیا اپنے حکام وعمال کو تحریر کیا کہ شیعیان
علی بن ابی طالب کو کسی نہ کسی تہمت سے متہم کرکے ماخوذ کرین چنانچہ
حکام نے سراغ لگا لگا کر شیعون کو گرفتار کیا بعضون کو قتل کیا بعضونکو
مثلہ کیا یعنی ناک اور کان کاٹ ڈالے بعضون کے ہاتھہ پاون کاٹ ڈالے
بعضونکو درختون پر لٹکایا بعضونکو قید کرکے ہلاک کیا بعضون کو جلاے وطن کیا

چنانچہ حجر بن عدی کو مع اوسکی قوم کے قتل کیا اور میثم تمار اور رشید حجری
کو شہید کیا عمرو بن حمق صحابی کو قتل کیا جب شیعون نے بخوف جان اظہار
تشیع موقوف کیا تب معاویہ نے حکم دیا کہ اب صرف محبت اہلبیت کو جرم
قرار دیکر بعد ثبوت کے مواخذہ و قتل کرین بعدہٗ حکم دیا کہ جسپر شبہہ تشیع کا
ہو اوسکو بھی قتل و ہلاک کرین اور حکم دیا عمال کو اشتہار اس بات کا دین
کہ جو کوئی فضیلت عثمان بن عفان مین کوئی حدیث بیان کرے اوسکا نام
بقید ولدیت و قومیت ہمکو لکھین ایسے شخص کو خلعت و انعام و املاک
دیا گیا اور مدارس مقرر کیے اور وہی حدیثین مدرسون مین پڑہی جانے لگین یہانتک
کہ اکثر دنیا پرستون نے بطمع زر خدا و رسول پر تہمت کرکے جہوٹھی حدیثین
وضع کرکے مشہور کین اور جو کوئی حدیث و آیت فضیلت اہلبیت مین ذکر
کرتا تہا اوسکو بلاے سخت مین گرفتار کرتے تھے جب احادیث وضعی
فضائل خلفا مین بہت ہوگئین تب معاویہ نے حکم دیا کہ اب ہماری فضیلت
مین جو کوئی حدیث روایت کریگا اوسکو انعام و خلعت دیا جایگا چنانچہ
دین فروشون نے ویسا ہی اختیار کیا اور مدارس مین ویسی ہی وضعی
حدیثون کا درس ہونے لگا اور زیادہ تر رواج ہوا احادیث موضوعہ کا بواسطہ
اون لوگونکی خشکی پرہیزگاری اور تورع پر لوگون کو اعتماد تہا اور ایسے لوگون نے
دام فریب شیطان مین آکر خدا و رسول پر بہتان باندہ کر جہوٹی حدیثین بیان
کین یہانتک کہ دفتر کے دفتر ایسی حدیثون سے بہر گئے اور بیچارہ شیعو انکا
یہہ حال ہوا کہ علانیہ مین سے اظہار تشیع کر سکتے تہی اور روز بروز شکست و سختی

اونپر زیادہ ہوتی گئی اور منجملہ شرائط عہدنامہ کے یہ بھی تھا کہ جناب امیرالمومنین
علیہ السلام کو اور اونکی اولاد کو نامزانہ کہے اوسکے بھی خلاف کیا اور دستور
یہ مقرر کیا کہ بعد ہر نماز کے علانیہ حضرات علیہم السلام کو برا کہتے رہی اور
مدتون یہ رسم قبیح جاری رہا ذکر وفات امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام
معاویہ نے چونکہ عہدنامے مین لکھا تھا کہ معاویہ کو جانشین اپنا کرنیکا اختیار
نہین ہے اور ہمہ تن نیت اوسکی مصروف تھی اس بات پر کہ یزید کو اپنا
خلیفہ کرے لیکن اندیشہ تھا کہ جناب امام حسن مین یزید کو جانشین
کرلیگا مبادا کوئی فتنہ بلند ہوا اور یہ ارادہ اوسکا ناتمام رہ جاے اسواسطے
وجود حضرت امام حسن علیہ السلام کا اوسکے نگاہون مین ناگوار تھا اور ہمیشہ
درپے ہلاک فرزند رسول کا تھا جناب امام حسن علیہ السلام حسب مصلحت
شام کو تشریف لے گئیے تھے وہان سے جب مراجعت فرمائی تو موصل
مین تشریف لاے تھے تو اوسی کی گھر مین رونق افزا ہوتے تھے معاویہ نی
معلوم کیا کہ ضرور حضرت موصل مین اوسکے مہمان ہونگے پہلے حضرت کی
پہونچنے کے معاویہ نے کسیکے ہاتھ بہت سا روپیہ بھیجا اور زہر بھیجا
اور لکھا کہ کسی تدبیر سے حضرت کو زہر کہلا دے چنانچہ اوسی کمبخت نی
دین کو دنیا سے فروخت کیا اور پارہ جگر رسول کو تین مرتبہ زہر کہلایا اور
جب حضرت پر آثار ظاہر ہوے حضرت نے حق تعالے سی شفا چاہی اثر زہر
زائل ہوگیا وہان سے ہنوز حضرت روانہ نہوے تھی کہ حسب ایماے

وہان ایک شخص حضرت کا دوست تھا جب کبھی حضرت
تشریف فرما ہوتے تھے

معاویہ ایک شقی نے اپنی تین اندہا بناکے ایک عصا بنایا جسکے نیچے پہل برچہی کا لگاتہا وہ لیے ہوے آیا اور حضرت کے پاؤں مبارک پر رکھکر بزور دبایا کہ نوک اوسکی پشت پا سے نیچے نکل گئی عرصے تک حضرت علیل رہے اور مرہم پٹی ہوا کی ایک روز حضرت عباس بن جناب امیر المومنین نے بیرون شہر اوس کور مصنوعی کو دیکہا کہ مثل اچہے آدمیون کے چلا جاتا تہا حضرت نے اوسکو ایک ضرب سے فی النار کیا جب حضرت نے صحبت پائی مدینہ شریف الے مروان بن حکم معاویہ کے طرف سے مدینہ کا حاکم تہا معاویہ نے تہوڑا زہر قاتل جو روم سے منگوایا تہا مروان کے پاس بہیجا اور کچہ روپیہ بہیجا اور لکہا کہ جعدہ بنت اشعث۔ زوجہ امام حسن کو فریفتہ کرکے یہ زہر کسی تدبیر سے امام حسن علیہ السلام کو پلاوے اگر وہ ایسا کرے گی تو مین لاکہہ درہم اوسکو نقد دونگا اور اپنے بیٹے یزید کے ساتہ عقد کر دونگا یہ تحریر جسوقت مروان کے پاس پہونچی فکر و تدبیر مین مصروف ہوا ایک عورت دلالہ کو بہم پہونچایا جسکو النیونیہ کہتے تہے اور اوسکے واسطے سے جعدہ بنت اشعث کو فریفتہ کیا اور وہ بدبخت اوسکے دام تزویر مین آگئے اور زہر کو لیکر اپنے پاس رکہا اور بنا بر ایک روایت کے حضرت امام حسن علیہ السلام کو وقت افطار صوم دودہ مین زہر ملاکر پلایا اور بنا بر دوسری روایت کے جعدہ حضرت کے خواب گاہ مین گئے حضرت مصروف خواب تہے سرہانے حضرت کے ایک کوزہ پانی کا سر مہر رکہا تہا کپڑے سے منہ اوسکا منڈہا ہوا تہا اوس

سودہ الماس کو کپڑے پر رکہکر اونگلی سے چہان دیا کہ وہ سب پانی مین ملگیا
تہوڑی رات باقی تہی کہ حضرت بیدار ہوے پیاس معلوم ہوئی کوزہ اوٹہا کر
پانی نوش فرمایا اوس پانی کا حلق سے اوترنا تہا کہ تمام آنتان اوسنے پارہ پارہ
کردیا آخر کو حضرت نے قی کی تو خون کی قی ہوئی اور لخت لخت جگر کے ٹکڑے خون مین
گرے اور حالت حضرت کی آناً فاناً غیر ہوتے گئے امام حسین علیہ السلام کو اپنا وصی
و جانشین کیا اور اسرار امامت حضرت امام حسین علیہ السلام کو سپرد کئے اور تجہیز و تکفین
کے باب مین وصیت کی اور فرمایا کہ میری میت کو روضہ اقدس رسول مین لیجانا اور
طواف کرا کے بقیع مین پاس ہماری دادی یعنی فاطمہ بنت اسد کے مدفون کرنا
اور لوگ اگر تعرض کرین تو ہرگز دست بقبضہ نہونا اور کسیطرح خونریزے
نہونے دینا اور سب اعزا اور اقارب و اولاد کو وصیت اخیر فرماکر کلمہ
شہادت پڑہا اور جنت الفردوس کو عازم ہوے امام حسین علیہ السلام
نے موافق وصیت کے تجہیز و تکفین کی اور جنازہ کو لیکر روضہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ پر تشریف لیگئے مروان کو خبر پہونچی کہ ایک خچر پر سوار ہوکر عائشہ
کی پاس گیا اور حال سے اطلاع کی آپ پیادہ ہوا خچر پر عائشہ کو سوار
کرکے بجمعیت بنی امیہ کے روضہ اطہر پر پہونچا اور منع مین اہتمام بلیغ کیا
اور تیر مارنے شروع کئے امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر وصیت
بہائی کی حامل نہوتی تو سبکو تلوارین مار کر بہگا دیتا او فرزند پیغمبر کو پاس
پیغمبر کے دفن کرتا ناچار جنازہ حضرت کا لیکر بقیع کو تشریف لائے

اور بستر تہیر جنازہ امام حسن علیہ السلام سے نکال لے گئے اور امام حسین ع
علیہ السلام نے امام حسن ع کو متصل مزار فاطمہ بنت اسد کی دفن کیا
ذکر سبط اصغر امام سوم جناب سید الشہدا ابو عبد اللہ الحسین
علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی لہ الفدا نام مبارک حضرت کا زبان عربی
میں حسین ع اور زبان توریت میں شبیر ہے القاب شریف سید تقی شہید
طیب ولیل سبط شہید خامس آل عبا کنیت ابو عبد اللہ ہی تاریخ ولادت
تیسری ماہ شعبان کی اور بقولے پانچویں ماہ مذکور سنہ ۴ ہجری مدینہ میں
واقع ہوئی ازواج و اولاد اول شاہ زنان مشہور شہربانو بنت یزدجرد
بادشاہ ایران ہیں آپ کی بطن سے حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین
علیہ السلام پیدا ہوئے دوم لیلے بن ابی حرہ بن عروہ بن مسعود
ثقفیہ انکے بطن سے علی بن الحسین شہید ہیں جنکو علی اکبر کہتے ہیں سوم
قضاعیہ ہیں انکے بطن سے جعفر بن الحسین تھے اس شاہزادہ نے مدینہ میں
وفات کی چہارم رباب بنت امرء القیس بن علی کلبیہ ہیں انکی بطن سے
عبد اللہ مشہور بعلی اصغر ہیں جو حالت شیر خواری میں تیر حرملہ بن کاہل
اسدی سے شہید ہوئے اور سکینہ و ام عبد اللہ پنجم ام اسحاق بنت طلحہ
بن عبد اللہ تیمی ہیں انسے فاطمہ بنت الحسین کی ولادت ہوئی اور ایک بیٹی
حضرت کی فاطمہ نام وہ ہیں جنکا عقد حضرت نے اپنے سامنے حسن مثنیٰ کی ساتھ
کیا تھا اور ایک لڑکی کا حضرت کی قید خانہ شام میں وفات کرنا بھی وارد
ہی والغیب عند اللہ فضائل و مناقب و معجزات حضرت کے بیحد و نہایت

ہین تفصیل کتب طولیہ مین مذکور ہے حالات بعد وفات امام حسنؑ
کے حضرتؑ امام وہادی خلق ہوئے مثل اپنے برادر بزرگوار کے صبر
وشکیبائی کے ساتھ جفا وظلم اعدا کا تحمل کرتے رہے بسبب وفات
امام حسن علیہ السلام معاویہ کو مسرت کلی حاصل ہوئی اور آرزو اوسکی
برآئی خلاف شرط عہدنامہ کے سنہ ہجری مین یزید کو اپنا جانشین کیا
اور اہل شام نے بیعت کی اور معاویہ خود مدینہ مین آیا اور اہل مدینہ
کو مال دنیا دیکر بیعت یزید سے راضی کرلیا مگر امام حسین علیہ السلام نے
بیعت نہین کی مگر کچھ سوچ کر تعرض نہین کیا ۱۵ رجب سنہ ۶۰ ہجری کو معاویہ
مرا اور یزید تخت نشین ہوا مروان بن حکم کو جو والی مدینہ تھا معزول کرکے
ولید بن عتبہ کو حاکم مقرر کیا اور اوسکو حکم لکھا کہ اہل مدینہ سے ہماری بیعت
لی اور بالتخصیص حسین بن علی وعبداللہ بن عمر وعبداللہ بن زبیر وعبدالرحمان
بن ابی بکر سے بیعت لے اگر انکار کرین تو اونکے سر کاٹ کر بھیجدے عبداللہ
بن زبیر یہہ خبر سنکر وقت شب مکہ کو چلا گیا عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمان بن
ابی بکر نے دروازہ بند کرلیا امام حسین علیہ السلام حسب الطلب ولید بن عتبہ
کے پاس تشریف لیگئے بعد گفتگو کے مہلت حاصل کرکے مراجعت فرمائی
بعد اسکے تین روز مدینہ مین توقف فرمایا ۲۸ رجب کو مع اہل وعیال
مدینے سے کوچ کر عازم مکہ ہوئے وہان پہونچکر اقامت فرمائی عبداللہ
بن زبیر نے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کیا اور چاہتا تھا کہ یزید سے
منحرف کرکے خود بیعت لے لیکن حضرتؑ کے پہونچنے سے یہہ مطلب

اوسکا ملتوی رہ گیا جب اہل کوفہ کو خبر مرگ معاویہ و بیعت یزید پہونچی
سب متفق ہوئے انکار بیعت یزید پر اور امام حسین کی طرف راغب ہوی
حضرت کی خدمت مین خطوط لکھے اور قاصد روانہ کیے ماہ رمضان مین
خطوط آئے جب بہت ہجوم قاصدون کا ہوا اور اصرار اہل کوفہ کا حد سے
زیادہ ہوا حضرت نے اپنے بہائی مسلم بن عقیل کو اپنا نائب کر کے روانہ
کوفہ کیا حضرت مسلم کے پہونچنے پر اہل کوفہ نے بیعت کی اور نوبت بیعت
کرنے والونکی تیس ہزار تک پہونچی تب حضرت مسلم نے حال سے حضرت
کو اطلاع کی اور طلب کیا اور یہان کوفہ مین محمد بن اشعث بن قیس نے
اور دیگر دشمنان اہل بیت نے یزید کو اطلاع کی اوسنے عبد اللہ بن
زیاد کو کوفہ کا حاکم کیا اوس ملعون نے آتے ہی اہل کوفہ کو ڈرایا اور
ہانی بن عروہ کو قید کیا اور درپے ہلاک حضرت مسلم کے ہوا ناچار حضرت مسلم
نے خروج کیا مگر اہل کوفہ نے اپنی بیعت پر وفا نہ کی خوف حاکم سے کنارہ
کر کے یہان تک کہ حضرت مسلم تنہا رہ گئے رات خانہ طوعہ مین بسر کی
صبحکو حسب سراغ رسانی پسر طوعہ محمد بن اشعث فوج ابن زیاد ساتھ لیکر
گیا اور بعد لڑائی کے فریب سے حضرت مسلم کو گرفتار کر کے ابن زیاد کے
پاس پہونچایا اوس شریر نے حضرت مسلم کو شہید کیا سر کو دروازہ کوفہ
مین لٹکایا اور لاش کو شہر مین پہرایا اور بعد اسکے ہانی بن عروہ کو بہی
قتل کیا یہ سانحہ یعنی شہادت حضرت مسلم علیہ السلام نوین ذیحجہ کو
واقع ہوا اور اسی تاریخکو امام حسین علیہ السلام نے مکہ معظمہ سے کوچ کیا

اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو تعجیل سفر کا یہہ سبب ہوا کہ بہت
سے لوگ حیلہ مین حاجیون کے بارادہ قتل حضرت کے آئی تھے اور
اس تدبیر مین تھے کہ حضرت کو عین خانہ کعبہ مین شہید کرین اسی
اندیشہ سے حضرت نے مکہ سی کوچ کیا جمعیت بہت حضرت کے ہمراہ ہوئی تھی
راہ مین جب خبر شہادت مسلم حضرت کو پہونچی مردم دنیا طلب جدا ہو گئے
آخر کو حر بن یزید ریاحی ہزار سوار لیکر آیا اور حضرت کو روکا اور چاہا کہ
حضرت کو اپنی ساتھہ کوفہ کو لیجائے حضرت راضی نہوے حضرت نے چاہا
کہ پلٹ جائین حر نے منظور نکیا آخر کو حر نے کہا کہ نہ آپ کوفہ کو جائین
نہ مکہ کو جائین کسی اور طرف چلی جائین چنانچہ حضرت وقت شب روانہ ہوئی
صبح کے وقت حضرت زمین کربلا پر پہونچے تاریخ ورود کربلا دوسری
محرم کی وارد ہے حر نے ابن زیاد کو اطلاع کی وہان سے فوج روانہ
ہوے ششم محرم کو صحرا لشکر و نسے بہر گیا اٹھوین سے پانی بند ہوا
نوین کو عمر بن سعد نے نرغہ کیا حضرت نے ایک شب کی مہلت طلب کی
بدقت رات بہر کی مہلت ملی تمام شب حضرت نی مع اپنی رفقا عبادت مین
بسر کی صبح کی نماز پڑہ کر حضرت نے کمر باندہی میدان جنگ مین صف آرائی ہوے
عمر بن سعد نے ایک تیر مار کر ابتدای جنگ کی لڑائی شروع ہوئی حضرت کی رفقا
ایک ایک نکل کر جاتے تہی بہت اشقیا کو فی النار کر کے شہید ہوتے تہی بعد زوال
حضرت نے بقیہ اصحاب و اقربا کے ساتہہ نماز ظہر جماعت سی پڑہی بعد اسکی جب انصار
سب درجہ شہادت کو فایز ہو گئے تب نوبت عزیزون کی آئی وقت عصر تک سب عزیز

وقریب ہی شہید ہوگئی حضرت تنہا رہ گئی عمر بن سعد نے اپنی لشکر کو تحریص
کیا اشقیای امت بڑہی اور چارون طرف سی حضرت کو گھیر کر گھوڑے سے
گرادیا شمر ذی الجوشن نے فرزند رسول کو تشنہ لب شہید کیا سر مبارک
بدن سی جدا کر کے نیزہ پر بلند کیا بمجرد ظہور اس سانحہ کے سیاہ اندہی چلی اور
زمین کانپنی لگی آفتاب ایسا تاریک ہوا گویا گہن لگ گیا آسمان سی خون برسنے
لگا دریا جوش خروش مین آئی ہر طرف سی صدا نوحہ کی آنے لگی بعد شہادت
حضرت کے سرہای شہدا کو بدن سی جدا کر کے نیزون پر بلند کیا اہل حرم امام علیہ
السلام کو لوٹ کر خیمہ اطہر کو جلا دیا دختران فاطمہ زہرا کو مع تمام عترت طاہرہ
کی قید کر کے سر برہنہ اونٹون پر سوار کر کے اپنی لشکر کو لیگئے اوس شب کو اور
دوسرے روز مین عمر بن سعد سردار لشکر یزید نے اپنی کشتون کو دفن
کیا اور لاشہای فرزند پیغمبر کو زمین پر برہنہ چہوڑ کر چلے گئے دسوین محرم روز
جمعہ اور بقولے روز شنبہ اور بقولے دوشنبہ سنہ ۶۱ ہجری کو حضرت کو
شہید کیا گیارہوین کو ابن سعد نے مقام کیا بارہوین کو کوچ کر کے کوفہ
کو گیا اسیران اہلبیت کو اور سرہای شہدا کو ساتھہ لیگیا ❊ **ذکر تعداد
لشکر امام حسین علیہ السلام و لشکر عمر بن سعد** عدد مین
اختلاف ہے امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ رکاب جو لوگ شہید ہوئی اونکو
بعض روایت مین ایک سو ستائیس ۱۲۷ مذکور ہوے ہین زیارت ناحیہ
مین اکاسی نام درج ہین مگر جناب امام حسین علیہ السلام کا اور وہب
بن عبد اللہ کلبی کا نام اوس شمار مین نہین ہی اور بعض روایت مین بہتر ۷۲

عدد وارد مین منجملہ اسکے بنا بر زیارت ناحیہ اٹھارہ شخص اولاد ابو طالب
سے شہید ہوے اوّل امام حسین بن علی علیہ السلام اور دو بیٹے حضرت
کے اول علی بن الحسین مشہور بعلی اکبر دوم عبداللہ شیرخوار مشہور بعلی اصغر
اور تین بیٹے امام حسن علیہ السلام کے اوّل عبداللہ دوم قاسم
سوم احمد بکر مشہور بہ ابی بکر اور سواے امام حسین علیہ السلام کے پانچ
بیٹے جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اوّل حضرت عباس علیہ السلام دوم
جعفر سوم عبداللہ چہارم عثمان ظاہرا یہہ چارون شاہزادے
بطن ام البنین سے تھے پنجم محمد بطن امامہ بنت ابی العباس سے تھے اور
دو بیٹے عبداللہ بن جعفر شوہر زینب خاتون بنت امیر المومنین کے اوّل
عون دوم محمد دو بیٹے حضرت عقیل کے اول عبدالرحمان دوم جعفر
اور دو بیٹے حضرت مسلم کے اول عبداللہ دوم ابو عبداللہ اور ایک
بھتیجے حضرت مسلم کے محمد بن ابو سعید بن عقیل اور تین غلام امام حسین
علیہ السلام کے سلیمان و قارب و منجح اور ساٹھ یاروانصار مگر اس روایت
مین نام وہب بن عبداللہ کلبی و ہاشم بن عتبہ کا مذکور نہین ہے
اور مصعب بھائی اور علی بیٹا اور قرۃ غلام حر بن یزید ریاحی کا وارد نہین
ہے اور تفصیل اور شہدای کربلا کی بنا بر زیارت ناحیہ کے یہہ ہے مسلم
بن عوسجہ اسدی سعد بن عبداللہ نخعی بشر بن عمر حضرمی بریر بن خضیر ہمدانی
نعیم بن عجلان انصاری عمران بن کعب انصاری زہیر بن قین بجلی
عمرو بن مطرف انصاری حبیب بن مظاہر اسدی حر بن یزید ریاحی

عبداللہ بن عروہ بن حرق انصاری عبدالرحمان بن عروہ بن حرق
انصاری جون غلام ابوذر غفاری شبیب بن عبداللہ نہشی حجاج بن
زید سعدی قاسط بن زہیر تغلبی کردش بن زہیر تغلبی ضرغامہ بن مالک
کنانہ بن عتیق عبداللہ بن عمر تغلبی نافع بن ہلال بجلی ہلال بن نافع بن ہلال بجلی
بن نافع بجلی انس بن کاہل اسدی قیس بن مضہر صیداوی جوی بن مالک
عتبسی عامر بن مسلم قعنب بن عمر تمری زید بن ثبیت قیسی عبداللہ بن یزید
بن ثبیت قیسی عبداللہ بن یزید بن ثبیت قیسی عمرو بن ضبیعہ ضبعی سالم
غلام عامر بن مسلم سیف بن مالک زہیر بن بشر خثعمی زید بن معقل جعفی حجاج
بن مسروق جعفی مسعود بن حجاج ابن مسعود بن حجاج مجمع بن عبداللہ
عابدی عمار بن حسان بن شریح طائی حیان بن حارث سلمانی ازدی جندب
بن حجیر خولانی عمرو بن خالد صیداوی سالم غلام بنی مدینہ کلبی اسلم بن کثیر ازدی
زہیر بن سلیم ازدی قاسم بن حبیب ازدی عمرو بن جندب حضرمی ابو ثمامہ
عمر بن عبداللہ صائدی حنظلہ بن سعد شیبانی عبدالرحمان بن عبداللہ
ارحبی عمار بن ابی سلام ہمدانی عابس بن شبیب شاکری شوذب غلام
شاکر شبیب بن حرات بن سریع مالک بن عبداللہ بن سریع سوار
بن ابی حمیر ہمدانی عمرو بن عبداللہ جندعی سعد غلام عمر بن خالد یزید بن
زیاد کندی زاہد غلام عمرو بن حمق خزاعی جبلہ بن علی شیبانی رضی اللہ عنہم
اور تعداد لشکر یزید میں بہت اختلاف ہے بعض نے ستر ہزار آدمی کی
جمعیت لکھی ہے اور بعض نے ایک لاکھ بیس ہزار اور بعض نے تین لاکھ اور

ہلال بن نافع بجلی ۲

بعض نے چھہ لاکھہ لکھا ہے واللہ یعلم بالصواب **ذکر دفن شہدای**
کربلا علیہم السلام بارہوین محرم کو اور بقولے بیسوین محرم کو قوم بنی اسد
ساکنان غاضریہ نے سامان دفن حضرت کا کیا اور امام زین العابدین علیہ
السلام اعجاز سے تشریف لائے اور جناب امام حسین علیہ السلام کو نماز پڑھکر
دفن کیا اور پھر مراجعت فرمائی **ذکر عترت طاہرہ** امام زین العابدین کو مع
اہلحرم عمر بن سعد نے حالت اسیری مین لیجا کر کوفہ مین پہونچایا اور ابن زیاد
نے یزید کو اطلاع کے حسب طلب یزید اہلبیت کو مع سرہای شہدا روانہ
شام کیا ایک مدت تک شام مین قید رہے اخر کو یزید نے بشیر بن خذلم کو
ساتھہ کرکے امام زین العابدین کو مع اہلبیت روانہ مدینہ کیا جب پھرتے ہوے
داخل کربلا ہوے تو جابر بن عبد اللہ انصاری سے وارد کربلا تھے
اور تاریخ بیسوین صفر کی تھی. مگر صراحۃ نہین معلوم ہوتا کہ اوسی سال
کا ماہ صفر تھا یا دوسرے سال کا مگر مسافت شام کی زیادہ ہے اور زمانہ
صرف اڑتیس روز کا ہے اتنے عرصہ مین کوفہ سے شام کو جانا بھی اور
آنا بھی دشوار معلوم ہوتا ہے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ
اہلبیت دمشق مین چھہ مہنے قید رہے اس روایت سے
قیاس دوسرے سال کے صفر پر ہوتا ہے بہر حال مدینہ مین
تشریف لائے **ذکر سر مبارک امام علیہ السلام کا**
انجام سر مبارک مین بہت اختلاف ہے بعض روایات
سے پایا جاتا ہے کہ یزید نے سر مبارک امام زین العابدین علیہ السلام

کو نہین دیا اپنی خزانہ مین رکہا اور عہد حکومت عبد الملک بن مروان
یا بعد اسکے خزانہ سے نکال مقابر بقیع مین دفن کیا اور ایک روایت مین
دفن ہوا روضہ رسول خدا مین اور ایک روایت مین دفن ہوا نجف
اشرف مین اور ایک روایت مین دفن ہوا کربلا مین سر نانے
مزار کے پایا جاتا ہے واللہ یعلم بحقیقۃ الحال **ذکر امام رابع علیؑ بن
حسین زین العابدین علیہ السلام** کا نام مبارک حضرت
کا علی ہے **القاب شریف** سید و عدل و امین و حبیت
و سید الساجدین و زین العابدین **ولادت شریف** روز جمعہ
یا پنجشنبہ یا یکشنبہ ۷ تاریخ یا پندرہوین جماوی الاول یا اٹھوین
ربیع الاول کے ۳۶ سنہ ہجری مدینہ مین واقع ہوے اور بقولے ۳۷ سنہ ھ
اور بقولے ۳۸ سنہ ہجری ہے **عدد ازواج** اکثر روایات سے پایا
جاتا ہے کہ سوا فاطمہ بنت حسن علیہ السلام کے دوسری بی بی نکاحی
حضرت کے نہین تہے اور سوا امام محمدؑ باقر علیہ السلام کے سب اولاد حضرت
کی کنیزان خاصہ سے تہے **اولاد** بنا بر روایت کتاب ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ
کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیان مجموع پندرہ ۱۵ ا ابو جعفر امام محمدؑ باقر
۲ حسین ۳ حسن ۴ عبد الرحمان ۵ حسین اصغر ۶ سلیمان ۷ علی اصغر ۸ محمد اصغر ۹
زید ۱۰ عمر اشرف ۱۱ عبد اللہ باہر + ا فاطمہ ۲ ام کلثوم ۳ علیہ ۴ خدیجہ
وفات شریف پچیسوین ماہ محرم ۹۵ سنہ ھ مین ولید بن عبد الملک نے زہر کہلا کر شہید کیا
بنا بر روایت ولادت ۳۸ سنہ ھ کے او نچاس سن سے کچھ کم کی عمر ہوی **فضایل و معجزات** حضرت کی بے

مین سنگ اسود نے حضرت کی امامت پر گواہی دی اور قید کوفہ سے
حضرت طے الارض کر کے کربلا مین تشریف لائے اور لاش ہائے
شہدا کو دفن کر کے پلٹ گئے دوبارہ جب عبدالملک بن مروان نے
قید کر کے طلب کیا اثنائے راہ مین حضرت نے غل و زنجیر کو باعجاز جلا دیا اور
طے الارض کر کے دمشق کو تشریف لیگئے عبدالملک نے تعظیم کی اور رخصت
کیا اور مجال تعرض کی نہین ہوئی اوسی روز حضرت مدینہ مین تشریف لائے
اور اسی طرح مردونکو زندہ کیا اور جنگلی ہرنی کو صیاد سے کہکر چھوڑوا دیا
اور حضرت کھڑے رہے تاکہ وہ ہرنی پلٹ کر مع بچہ حاضر ہوئے اور معجزات
حضرت کے کتب طویلہ مین مذکور ہین حالات کوئی کیفیت مسلسل لائق
تحریر کے نہین ہے حضرت ہی کے عہد دولت مین یزید ملعون سنہ ۶۴ ہجری
مین واصل جہنم ہوا اور بجائے اوسکے مروان بن حکم بیٹھا اوسنے بھی
چھ مہینے کے بعد جہنم کا راستہ لیا بجائے اوسکے سنہ ۶۵ ہجری مین عبدالملک
اوسکا بیٹا حاکم ہوا اسی کے عہد مین مختار بن ابی عبیدہ بن مسعود ثقفی
رحمۃ اللہ علیہ نے کوفہ مین بانتقام خون امام حسین علیہ السلام خروج
کیا اور اسی کے عہد مین مصعب بن زبیر نے اپنے بھائی عبداللہ بن زبیر
کی طرف سے فوج کشی کی اور کوفہ مین مختار کو شہید کیا مختار نے عمر بن سعد
و شمر ذی الجوشن و حرملہ بن کاہل وغیرہم بہت قاتلان و حاضران کربلا کو
فی النار کیا اور سر عبید اللہ بن زیاد و عمر بن سعد و شمر کا محمد
بن حنفیہ کے پاس مکہ مین بھیجا اونہون نے امام زین العابدین علیہ السلام

کے پاس مدینے مین بھیجا ابتدای خروج مختار ۶۶؁ھ ہجری مین ہوا اور ۶۷؁ھ ہجری مین مصعب بن زبیر نے مختار کو شہید کیا اور ۶۹؁ھ ہجری مین عبدالملک نے مصعب بن زبیر کو کوفہ مین ہلاک کیا اور ۶۳؁ھ مین مسلم بن عقیمہ فرستادہ یزید مدینہ مین آیا اور دس ہزار آدمیون کو قتل کیا ازانجملہ پانچ سو صحابی تھے اور مسجد رسول مین گھوڑے باندہے اور بہت بے ادبیان کین اور فوج مسلم بن عقیمہ نے اکثر زنان مدینہ کے ساتھ جبر زنا کیا کہ ہزار لڑکا حرامی پیدا ہوا اور حجاج بن یوسف نے ۷۳؁ھ ہجری مین عبدالملک کیطرف سے آکر مکہ کا محاصرہ کیا اور منجنیق سے پتھر مارے بعض کنگرہ حرم مکہ کے منہدم ہوئے اور پردہ خانہ کعبہ کا جل گیا عبداللہ بن زبیر کو قتل کیا ۸۵؁ھ ہجری مین عبدالملک مرا اور بیٹا اوسکا ولید تخت حکومت پر بیٹھا اسی سلے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو زہر دیکر شہید کیا مزار حضرت کا بقیع مین ہے **ذکر امام پنجم حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہما السلام** نام مبارک حضرت کا محمد ہے **القاب شریف** باقر العلوم شاہد شاکر ذاکر ہادی صابر جامع حافظ **ولادت شریف** روز جمعہ غرہ ماہ رجب ۵۷؁ھ ہجری مدینہ مین واقع ہوئی **ازواج و اولاد** بنابر روایت ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ حضرت کی ایک زوجہ منکوحہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر بن ابی قحافہ ہین انکی بطن سے امام جعفر صادق علیہ السلام اور عبداللہ دو پسر پیدا ہوئے اور عبداللہ ارجاو علی اور دو بیٹیان مسمات زینب و ام سلمہ ایک کنیز خاص سے ہین **فضائل و معجزات** حضرت کے بہت ہین اس مختصر مین گنجائش نہین ہے **وفات** روز دوشنبہ پندرہوین ماہ رجب ۱۱۴؁ھ ہجری مین واقع ہوئی ہشام بن عبدالملک بن مروان نے ایک زین گھوڑے کا بنوایا اور اوسمین زہر تعبیہ کیا اوسکو بھیجا امام محمد باقر علیہ السلام کو

اگر اوس سے حیثر ہوا یا اوس زہر نے حضرت کے مسامات مین نفوذ کیا اور بدن ورم کر گیا
اور تین دن مین کام تمام کیا اور حضرت کو شہید کیا حالات جب حضرت بعد امام زین العابدین
علیہ السلام کے امام ہوئے تب زمانہ حکومت ولید بن عبد الملک کا تھا سنہ ۹۶ ہجری مین ولید مرا
اور بھائی اوسکا سلیمان بن عبد الملک بادشاہ ہوا سنہ ۹۹ ہجری مین وہ بھی مرا اور اوسکی
وصیت کے موافق عمر بن عبد العزیز بن مروان جانشین ہوا اوسنے اپنے عہد حکومت مین رعایت
عدل و انصاف کی بہت کی اسی نے رسم ناسزا گوئی نسبت جناب امیر علیہ السلام اور ذریت
طاہرہ کی جو زمان معاویہ سے خاندان بنی امیہ مین جاری تھی موقوف کی اور نام
جناب امیر علیہ السلام کا خطبہ مین داخل کیا اور اسی نے علاقہ فدک اولاد جناب فاطمہ علیہا السلام
کو واپس دیا سنہ ۱۰۱ ہجری مین اوسنے بھی انتقال کیا یزید بن عبد الملک بادشاہ ہوا سنہ ۱۰۵
ہجری مین وہ بھی مرا ہشام بن عبد الملک بادشاہ ہوا اسی نے امام محمد باقر علیہ السلام کو
بقصد ہلاک مدینے سے دمشق مین طلب کیا اور درپے ایذا رہا مگر حضرت کے اعجاز سے
قادر ایذا نہوا اور رخصت کر دیا آخر کو حیلہ سے زہر دیکر حضرت کو شہید کیا ذکر امام

ششم بحق ناطق ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام

نام مبارک حضرت کا جعفر ہے القاب شریف صادق و مصدق محقق کاشف الحقائق
و فاضل و طاہر و صابر ولادت شریف بنا بر روایت جلاء العیون کے روز جمعہ ہفدہم
ربیع الاول سنہ ۸۳ ہجری مین مدینے مین واقع ہوئی ازواج و اولاد ایک بی بی آپکی
منکوحہ فاطمہ بنت حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین ان سے
دو بیٹے اسمعیل و عبد اللہ اور ایک دختر ام فروہ بہم پہونچے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
اور محمد و اسحاق ایک کنیز خاصہ سے ہین اور عباس و علی و اسماء و فاطمہ کئی کنیزان خاص سے

ہیں فضائل و معجزات بہت ہیں تفصیل کتب اخبار میں مذکور ہے وفات
روز دوشنبہ پندرہوین ماہ رجب کی ۱۴۸ھ ہجری مین واقع ہوئی مزار حضرت کا مدینہ منورہ
مین ہی حالات حضرت کے عہد دولت مین روایات و احادیث ائمہ علیہ السلام کی
صحت ہوئی اور چار سو نسخہ کتب احادیث کے بعد سماعت و ملاحظہ حضرت کو مرتب ہوگئے
مگر زمان بعد مین اکثر اوسمین سے تلف ہوئے جب بعد امام محمد باقر علیہ السلام حضرت نے
سریر امامت پر جلوس فرمایا تب حاکم ہشام بن عبدالملک بن مروان تھا ۱۲۱ھ ہجری
مین زید بن علی بن الحسین علیہ السلام نے کوفہ مین خروج کیا اہل کوفہ نے بعد بیعت کے
بیوفائی کی ساتھ چھوڑ دیا زید کو فوج ہشام نے شہید کر کے بدن کو دار پر چڑھایا ۱۲۵ھ ہجری
مین ہشام مرا ولید بن یزید بن عبدالملک بادشاہ ہوا اسی سال مین یحیی بن زید شہید
نے خروج کیا خراسان مین اور شہید ہوئے ۱۲۶ھ ہجری مین ولید مارا گیا یزید
ناقص بادشاہ ہوا اوسی سال مین مر گیا مروان حمار بن محمد بن مروان بن حکم
بادشاہ ہوا مگر اسکی سلطنت نے قوت نہ پائی اطراف ملک مین بد انتظامی رہی آخر کو
۱۳۲ھ ہجری مین مروان حمار مارا گیا حکومت بنی امیہ کی زائل ہوئی اور ابو العباس
سفاح بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بادشاہ ہوا ۱۳۶ھ ہجری میں
یہ مرا اور بعد اسکے بھائی اوسکا ابو جعفر منصور دوانیقی بادشاہ ہوا اسی نے بغداد کی
عمارت بنائے اور اولاد امیر المومنین علیہ السلام کو انگو مین زہر دیکر شہید کیا امام
موسی کاظم علیہ السلام نے نماز پڑھ کر مدینہ منورہ مین نزدیک قبر شریف امام محمد باقر
علیہ السلام کے دفن کیا ذکر ہفتم حضرت ابو الحسن ثانی موسی بن جعفر الکاظم
علیہما السلام نام مبارک حضرت کا موسی ہے القاب شریف کاظم و

وعالم وعبد صالح وصابر وامین وباب الحوائج **کنیت شریف** ابوالحسن ابوالعلی ابواسمعیل ابوابراہیم **ولادت با سعادت** بنابرایک روایت کے روزیکشنبہ ساتوین تاریخ ماہ صفر کی ۱۲۸ھ سنہ ہجری مین منزل ابواءمین حضرت پیدا ہوئے یہ مقام درمیان مکہ ومدینہ کے واقع ہے **ازواج واولاد** مطالعہ کتب سے واضح ہی کہ کوئی زوجہ منکوحہ حضرت کی نہتھی سب اولاد کنیزان خاص سے ہے بنابرروایت ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ اونیس پسر اور سترہ یا اٹھارہ دختر بیٹون کا نام ابراہیم وعباس واسمعیل وقاسم وہارون وجعفر واحمد وحسن وعبداللہ ومحمد وعبداللہ وحمزہ وحسن واسحاق وزید وحسین وفضل وسلیمان وعلی رضا اور نام دختران میمونہ وام کلثوم وام سلمہ حسنہ عایشہ فاطمہ الکبرے نزہیہ علیہ فاطمہ صغرے زینب آمنہ ام جعفر خدیجہ ام ابیہا لبابہ رقیہ صغرے حکیمہ رقیہ **وفات** روز جمعہ پچیسوین رجب ۱۸۳ سنہ ہجری بغداد مین واقع ہوئی **حالات** بعد جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام امام ہوئے تو عہد خلافت منصور دوانیقی کا تھا ۱۵۸ سنہ ہجری مین منصور مرا اور مہدی بن منصور بادشاہ ہوا ۱۶۹ سنہ ہجری مین مہدی بہی مرا موسی ہادی بیٹا مہدی کا بادشاہ ہوا ایک سال چند مہینے حکومت کرکے وہ بہی مرگیا ۱۷۰ سنہ ہجری مین ہارون رشید دوسرا بیٹا مہدی کا بادشاہ ہوا اسنے ۲۳ برس حکومت کی اور ذریت طاہرہ کے ساتھہ بڑے ظلم کیئے بہت سی اولاد امیر المومنین علیہ السلام کو مدینہ سے قید کرکے طلب کیا دو محمل دو نٹ کے مشابہ بنائے ایک مین حضرت کو سوار کیا اور دوسرا خالی رکھا ایک کو روانہ بصرہ کیا دوسرا بغداد کو بھیجا تا موالیان اہلبیت رشبہہ مین پڑین اور چھیین لینے کے درپے نہو سکین۔

عرصے تک حضرت کو بصرہ مین قید رکھا بعد اسکے بغداد مین طلب کیا اور رہنا
ایذا مین مبتلا رکھا آخر کو زہر دیکر حضرت کو شہید کیا مزار حضرت کا بغداد مین ہے

ذکر امام ہشتم ابوالحسن علی بن موسی الرضا علیہ السلام کا

نام مبارک حضرت کا علی ہے **القاب شریف** رضا و صابر و وافی وغریب الغربا
ولادت شریف یازدہم ذیحجہ ۱۵۳ھ ہجری مدینے مین بطن نجمہ خاتون کنیزک
سے واقع ہوئی **ازواج و اولاد** دو بی بیون کا نشان کتب سے پایا جاتا ہے
اول والدہ ماجدہ امام محمد تقی علیہ السلام کی اونکے نام مین اختلاف ہے
بعضون نے ریحانہ اور بعضون نے نوبیہ اور بعضون نے خیزران لکھا ہے
اور دوسری ام حبیب بنت مامون رشید عباسی اور سوا امام محمد تقی علیہ الصلواۃ
کے اور کوئی اولاد حضرت کی پائی نہین جاتی بعض روایات مین ایک دختر مسماۃ
حلیمہ کا نشان ملتا ہے واللہ اعلم **فضائل و معجزات** حضرت کے بہت ہین
تفصیل کتب مبسوطہ مین مذکور ہے **حالات** جب بعد امام موسی کاظم
علیہ السلام کے حضرت امام ہوئے تو عہد حکومت ہارون رشید خلیفہ عباسی کا
تھا ۱۹۳ھ ہجری مین ہارون مرا اور بجاے اوسکے امین بیٹا اوسکا جانشین ہوا
اور مصروف عیش رہنے لگا آخر کو ۱۹۸ھ ہجری مین مار ڈالا گیا اور بجاے اوسکے
بھائی اوسکا عبداللہ مامون رشید بادشاہ ہوا اسی نے امام علی بن موسی الرضا
علیہ السلام کو مدینے سے باکراہ طلب کیا ۲۰۱ھ ہجری مین حضرت کو اپنا ولیعہد
کیا اور خطبہ و سکہ حضرت کے نام سے جاری کیا اور اپنی بیٹی ام حبیب کے ساتھ
حضرت کا عقد کر دیا جب دیکھا کہ رجوع الخلق حضرت کی طرف بہت ہے درپی ہلاک

ہوا کئی مرتبہ سامان ہلاکت کیا آخر کو انکو ریمن زہر کہلا کر شہید کیا بست و یکم ماہ رمضان
سنہ ۲۰۳ ہجری کو حضرت نے دنیا سے طرف جنت الفردوس کے رحلت فرمائی خراسان
مین مزار حضرت کا زیارتگاہ خلائق ہے **ذکر امام نہم ابو جعفر محمد تقی**
بن علی الرضا علیہم الصلوٰۃ والسلام نام مبارک حضرت کا محمد ہے القاب
شریف تقی و جواد و مرتضی و قانع ہے **ولادت شریف** روز جمعہ پندرہوین
ماہ رمضان کی سنہ ۱۹۵ ہجری مدینے مین واقع ہوئی **ازواج و اولاد** ایک کنیز
خلاصۂ مادر گرامی امام علی نقی علیہ السلام کی ہین نام مین اختلاف ہی بعضون نے
سوسن اور بعضون نے ذرہ اور بعضون نے سمانہ مغربیہ لکھا ہے اور ایک بی بی
منکوحہ ام الفضل بنت مامون رشید ہے کہ حضرت کی عمر ہفت سالگی مین مامون نے
بغداد مین بلا کر عقد کر دیا اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عورت سے
حضرت نے عقد کیا تھا جو اولاد عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے تھی اور یہی مرام ام الفضل
کو باعث حسد کا ہوا اولاد مین حضرت کی دو پسر اور دو دختر ہین اول امام علی نقی
علیہ السلام اور دوم موسیٰ مبرقع اور بیٹیان فاطمہ اور امامہ اور ایک روایت سے
ایک بیٹی کا نام حکیمہ پایا جاتا ہے واللہ اعلم عند اللہ **وفات** آخر ماہ ذی قعدہ سنہ ۲۲۰ ہجری
بغداد مین واقع ہوئی **خالات** جب حضرت امام ہوئے تو عہد خلافت مامون رشید
عباسی کا تھا مامون نے بظاہر حضرت کا بہت اعزاز کیا اپنی بیٹی کے ساتھ عقد
کیا اور اکثر مناظرہ و معارضہ علمائے نصارا کا اور علمائے خلاف کا حضرت سے
ہوا کیا سنہ ۲۱۹ ہجری مین مامون مرا اور بجائے اوسکے بھائی اوسکا ابو اسحاق
ابراہیم معتصم باللہ بادشاہ ہوا اسی نے حضرت کو زہر دیا مزار حضرت کا پاس مرقد مطہر

امام موسے کاظم علیہما السّلام کے بغداد ہے ذکر امام دہم ابو الحسن علے نقی
بن امام محمد تقی علیہما الصلوٰۃ والسّلام نام مبارک حضرت کا علی
ہے القاب شریف نقی وطیب و امین و ہادی و ناصح و فتاح و مرتضے
و فقیہ و عالم ہے ولادت شریف پندرہوین ذیحجہ کی سنہ ۲۱۲ ہجری کا مدینے
مین واقع ہوئی ازواج و اولاد کوئی بی بی منکوحہ حضرت کی نتھی ایک کنیز
خاصہ سے ہے چار پسر اور ایک دختر مسماۃ عائشہ اور نام جنکے یہ ہین امام حسن عسکری
علیہ السّلام اور حسین اور محمد اور جعفر جو اول مشہور بکذاب تھے پس بعد تواب کہلائے
وفات شریف سوم ماہ رجب روز شنبہ سنہ ۲۵۴ ہجری مین ہوئی حالات
بعد امام محمد تقی علیہ السّلام کے جب حضرت امام ہوئے تب عہد حکومت معتصم باللہ کا
تھا وہ سنہ ۲۲۷ ہجری مین مرا اسکے بعد بیٹا اسکا واثق باللہ بادشاہ ہوا سنہ ۲۳۲ ہجری
مین وہ بھی مرا اسکے بعد بھائی اسکا متوکل علی اللہ بادشاہ ہوا اُسنے بہت ظلم کیے
اور عداوت اہلبیت پر بہت حریص تھا اسی نے زواروں کو زیارت نجف و کربلا
سے منع کیا زواروں پر محصول سخت لگایا جب اسپر بھی لوگ باز نہ آئے تب حکم دیا
کہ زائروں کو قتل کریں اور حکم دیا کہ نشان قبر امام حسین علیہ السّلام کا مٹادین اور
قبر مبارک کو کھود ڈالین ہر چند کوشش کی مگر بیلچون نے اثر نکیا پھر حکم کیا کہ فرات
سے پانی لاکر حضرت کی قبر پہ بہادین اور زراعت کرین مگر پانی وہان تک نہ گیا
اسی کے عہد مین عبد اللہ مینی بغداد مین آئے اور بہلول دانہ کو ساتھ لیکر بحیلہ
اجازت مکان بنانے کے حاصل کے اور مزار امام حسین علیہ السّلام کا خام بنا کیا
متوکل سنہ ۲۴۷ ہجری مین مرگیا بجاے اوسکے بھائی اوسکا منتصر باللہ بادشاہ ہوا

چھ مہینے حکومت کر کے وہ بھی مرگیا بعد اوسکے بیٹا اوسکا سنه ۲۴۸ ہجری
مین بادشاہ ہوا تین برس کے بعد وہ بھی مرگیا بعد اوسکے معتز باللہ متوکل
کا بیٹا بادشاہ ہوا تین برس کے بعد ارکان دولت نے خلافت سے معزول
کر کے اوسکو مقید کیا قید مین مرگیا سنه ۲۵۵ ہجری مین ارکان دولت
نے مہتدی باللہ پسر متوکل کو خلیفہ کیا سال بھر کے بعد ترکون نے اوسکو
مار ڈالا معتمد علی اللہ پسر متوکل خلیفہ ہوا اسی نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام
کو زہر دیکر سنه ۲۵۴ ہجری مین شہید کیا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے
کہ معتز باللہ نے زہر دیا اور سنه وفات امام علیہ السلام عہد حکومت معتز باللہ
سے موافق ہے مزار حضرت کا سر من رای مین ہے والعلم عند اللہ ذکر
امام یازدہم حضرت ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام نام مبارک
حضرت کا حسن ہے القاب شریف عسکری و زکی و خالص و سراج و ہادی
ولادت باسعادت روز جمعہ ہشتم ماہ ربیع الثانی سنه ۲۳۲ ہجری مین مدینه
مین واقع ہوئی ازواج و اولاد کوئی بی بی نکاحی حضرت کی نہتی صرف
ایک کنیز خاصه والدہ حضرت قائم علیہ السلام کی ہین اور سوا صاحب الزمان کے
کوئی اولاد بہی اور نہین ثابت ہے وفات روز جمعہ آٹھوین ربیع الاول کی
سنه ۲۶۰ ہجری مقام سر من رای مین واقع ہوئی مزار حضرت کا بہی سر من رای مین ہے
حالات الملوک عہد حکومت معتز باللہ مین حضرت بعد اپنے والد ماجد کے امام ہوے معتز باللہ سنه ۲۵۵ ہجری
مین قید مین گیا بعد اسکے مہتدی باللہ بادشاہ ہوا یہ بہی سنه ۲۵۶ ہجری مین مرا بعد اسکے معتمد علی اللہ بادشاہ
ہوا اسی نے حضرت کو زہر دیکر شہید کیا نماز میت حضرت کی جناب صاحب الزمان علیہ الصلوة والسلام نے پڑہی

ذکر امام دوازدہم حضرت ابو القاسم محمد بن الحسن المہدی صلوۃ اللہ والسلام علیہم اجمعین نام نامی واسم گرامی حضرت کا محمد ہے القاب شریف حجۃ اللہ و صاحب الزمان و مہدی و ہادی و قایم و منتظر و خلف صالح و خاتم الائمہ ہے ولادت شریف بالاتفاق شب جمعہ پانزدہم شعبان سنہ ۲۵۵ ہجری سر من رای مین واقع ہوئی اور وقت ولادت بہت سے امور عجیبہ ظاہر ہوئے تفصیل کتب طویلہ مین مذکور ہے غیبت امر حضرت کا بعد ولادت کے مخفی رہا مگر ابتدا غیبت صغری کی دہم ماہ شوال سنہ ۲۶۵ ہجری کی ہے اور زمانہ غیبت صغرا کا اکہتر ۷۱ برس یعنے سنہ ۳۲۶ ہجری تک باقی رہا اس ما بین مین وکلا حضرت کی خدمت مبارک مین فائز ہوتے تھے اور عرایض شیعون اور موالیون کے حضرت کے پاس پہونچاتے تھے اور حضرت خود دستخط فرماتے تھے وہ لاکر سائلین کو دیتے تھے ایسے دستخط کو توقیع کہتے ہین اور توقیعات کتب حدیث مین مذکور ہین اور منجملہ وکلا کے حسین بن روح اور محمد بن عثمان عسمری مشہور ہین مدت حیات تاریخ ولادت یعنے پندرہ شعبان سنہ ۲۵۵ ہجری سے تا زمان تحریر رسالہ ہذا کہ ۱۹ رجب سنہ ۱۲۸۸ ہجری کی ہے ماشاء اللہ ایک ہزار تینتیس ۱۰۳۳ برس گیارہ مہینے سولہ دن کے ہوئے اللہم زد ازواج و اولاد کا حال مفصل نہین معلوم عالم الغیب خوب جانتا ہے آثار ظہور فایض النور جب عالم فسق اور فجور سے بھر جائیگا تب حضرت کا ظہور ہوگا اور پیشتر حضرت کے ظہور سے ایک شخص سفیانی کا خروج کرنا ٹھہر جانا آفتاب کا زوال سے تا عصر اور غرق ہو جانا بعض زمینون کا قتل ہونا ستر آدمیون کا کوفے مین اور ایک ہاشمی کا قتل ہونا کعبہ مین ما بین رکن و مقام ایک علم سیاہ کا بلند ہونا طرف خراسان سے اور ایک ستارہ بزرگ کا ظاہر ہونا مشرق سے

اور کچھ ہونا اوسکا یہان تک کہ اوسکے دوسر ظاہر ہون زیادہ نے عرب کے
دیگر طوائف پر بہت سے جھوٹے آدمیون کا بدعوے ثبوت کاذبہ ظاہر ہونا اور بارہ
آدمیون کا اولاد ابی طالب سے دعوے امامت کرنا اور مسخ ہونا بہت آدمیون کا بصورت
خوک و سگ اور آفتاب مین ایک صورت کا ظاہر ہونا ایسا کہ سر اور سینہ اوسکا دکھائی دے
اور مثل اسکے بہت سی علامتین ہین ذکر جنکا کتب مین مذکور ہے اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ فَرَجَہٗ
ظُہُوْرَہٗ وَسَہِّلْ مَخْرَجَہٗ وَجَعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِہٖ وَجَعَلَ طَلَبَ ثَارِنَا بِثَارِہٖ
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا فقط

تمت

صحت نامہ رسالہ نجاتہ الاخبار کہ بنظر ثانی تیار شدہ است

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۲	اکیسوین	انتیسوین
۶	۸	فریش	قریش
ایضاً	۱۶	سئے	سگے
۷	۷	سب	بہ سب
۸	۹	ہین	ہائین
۹	۷	جبیر	جبیر
〃	۱۵	مارہ	مارنہ
〃	۱۸	شتر	نشتر
۱۰	۱۵	مکلا	نکلا
〃	۱۷	رسم	رجسم
۱۱	۱۰	علم	عمر علم
〃	۱۱	پہاد	پناہ
〃	۱۵	ہین	ہائین
۱۲	۱۳	معتبر	معتبر
۱۳	۱۱	رقت	وقت
〃	۱۴	جلا	جلاء
〃	۱۷	تنبیر	تغییر
〃	۱۹	فتحباب	فتحباب
۱۴	۱۸	ہو	ہوا
〃	〃	عوق	عوف

مزید اغلاط رسالہ ہذا کہ بنظر ثانی جناب مؤلف تیار شد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۷	سوری	سورہ	۱۳	۱۷	تتمیہ	مسیہ	۲۳	۴	وذالاسلام	در اسلام
۶	۱۴	اسنے	سکے	〃	۱۹	خیر	خیبر	۲۴	۱	منافقین	حاضرین
۷	۷	سب	بہت	۱۴	۱۸	ہو	ہوا	〃	〃	سلہ ۱۸	سلسلہ
۸	۱	ہجری	بعثت	۱۵	۲	بہگدر	بھگدڑ	۲۵	۱۲	سعید	معبد
〃	۹	ہیں	ہیں	〃	۸	نفس	بنفس	〃	۱۴	ابو العلی	ابوالفتح
〃	۱۲	تو	×	۱۶	۱	مولفتہ	مولفہ	〃	۱۵	ابوالعاص ابوعلی مو	ابویعلی موصلی
۹	۷	خیبر	جیبر	〃	〃	بسے	یعنی	〃	۱۹	سیستجانی	سجستانی
〃	۱۶	شد	ششتر	〃	۲	جنگ سوعہ	جنگ موتہ	〃	۱۸	ابن جریر	ابن جریر
〃	۱۵	مازینہ	مازینہ	〃	۱۶	امرام	احرام	۲۶	۱۷	۴۲ عفر	۴۶ غفر
۱۰	۵	جی	حی	۱۸۰	۷	غفان بن طلحہ	عفان بن طلحہ	۲۷	۱۶	جیبر و حبش	جبیر و بکش
〃	۹	عامر بکا	عامری	〃	۱۳	براسلوک	پرسلوک	۲۸	۱۹	لائی	لائی تھی
۱۱	۳	خیبہ	خیبے	〃	۱۹	اسرے	استے	۲۹	۷	اکرلی	اکبری
〃	۱۰	علم	عمر علم	۱۹	۵	وہاں سے کوچ	وہاں تک کوچ	〃	۱۴	پڑھتا	پڑھے
〃	۱۵	عین	ہیں	〃	〃	اور زیادہ	ادر آزاد	〃	۱۰	صحابہ	اصحاب
〃	۱۸	بعد الحیشیم	بعد حیشیم	۲۰	۱۳	زبیدہ بیگ	رشیدہ بیگ	۳۱	۲	حفصہ بنت	حفصہ بنت
۱۲	۱۳	معتبر	معتبر	۲۱	۱	فکر	نگر	〃	۱۳	سہ	سقہ
〃	۹	سر	سپر	〃	۵	تنگ	دتنگی	۳۴	۱۴	العباد	بعد ونہ
۱۳	۱۱	رفت	وفت	۲۲	۶	کیتی	کوئی	〃	۲۱	علیہا السلام	علیہم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۱۹	حوّا	حورا	۳۸	۵	خبیقنی	ابی حنیفہ قتیبہ	۴۳	۱۶	ابو عبیدہ سے نے	ابو عبیدہ بن خالد بن یزید
۳۴	۳	ہجری	×	〃	۶	فن	غل	〃	۱۸	یزید خالد کو	یزید کو رسول
۱	۶	شوی	یعقوب لے	〃	۸	کی	بی	〃	۱۹	مقابا	مقابلہ
۳۳	۱	الکتابت	الکتاب	۳۹	۲	ردلی	رہنی	۴۴	۱	واقوال	واموال
〃	۲	نعنف النعل	خاصف النعل	〃	۷	علیہ السلام	علیہما السلام	〃	۱۰	لمرید	للبرید
〃	۴	مقیم	قسیم	۴۰	۲	نسامہ	اسامہ	۴۵	۶	سفر	سقر
〃	۵	فحص لا قدحے	مخلص الصفی	〃	۱۲	نہمیں	بہائی	〃	۷	تواریخ نسبت	تواریخ بلیمفیہ
〃	۱۵	ربعہ	ربیعہ	〃	۱۳	اخراہ	رقوہ	〃	۱۲	شخصوں اور	شخصوں
〃	۵	نقنیہ	تصنیفہ	〃	۱۶	شجاع	سجاح	〃	۱۹	تمہارے ہاتھ	تمہارا ہاتھ سے
〃	۷	بیتون	ہیتون	۴۱	۳	ثبوت	نبوت	۴۶	۱۱	قرآن دیتے	قرآن نہ دیتے
〃	〃	ہوین	ہوی	〃	۴	تمامہ	یمامہ	〃	〃	نسخہ	نسخے
۳۵	۴	المہ	ائمہ	〃	〃	مسلمہ	مسیلمہ	〃	۱۶	عمل	عمال
〃	۱۲	ہصیفہ	سقیفہ	〃	۵	ساتہہ	تنہا	۴۷	۱	منع	خلع
۳۶	۸	مجاور	مجاہر	۴۰	۱	جمس	خمس	〃	۱۹	اس نے	اس سے
〃	〃	نی طونگا	نی کسینہ ہوگا	〃	۳	پنہمت	بہ تہمت	۴۸	۱۲	مائلہ	نائلہ
〃	〃	گریا	گرہا	〃	۸	نوبرہ	نویرہ	۵۰	۴	اموری	امور علیہ
〃	۱۰	بین	بلینی	〃	۱۹	ہترد	لسترد	〃	〃	جانتا ہون	چاہتا ہون
〃	۷	قبیر بن عباد	بشیر بن سعید	۴۲	۷	وہ نام	وہ نامہ	〃	۵	مجکو مشورہ دو	مجکو مشورہ دو
۳۷	۱۵	سعر	جبر	〃	۱۱	ماہ سفر	ماہ جمادی الثانی	〃	〃	اسعد بن آئے	اسعد سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰	۱۳	نکہ مین	ملکہ مین	۶۰	۱	المسوبین	الیسوبین	۶۸	۱۵	تدبیرہ	تدبیر
″	۱۴	منقول	مقتول	۶۱	۸	قبر	منبر	۶۹	۱۴	سرمہر	سربمہر
″	۱۷	بہیعت	معیت	۶۲	۱۲	پیرا	پیراہن	۷۰	۳	اونش	نوش
″	۱۹	تماھبی	تمام بنی امیہ	″	۱۴	ہن	زرہ	″	۴	اکرہ	کر
۵۱	۱	لعلی بن مسیہ	یعلی بن منیہ	″	۱۹	تخلیہ	نخلہ	″	۵	اگری	گری
″	۱۵	باہم	پانچ	۶۳	۱۳	قیس	قیس بن سعد	″	″	مماگا	فاناگ
۵۴	۱۴	بومدہ	بوعدع	″	۴	بن عنادہ	بن عبادہ	″	۱۰	اقا	آقا
۵۶	۱۹	کوپنج	کوچ	″	″	معود بن نوفل	سعید بن نوفل	″	۱۴	الدپد	آپ
۵۷	۲	لوفہ	کوفہ	″	۶	عبداللہ	عبیداللہ	″	۱۷	تاوار	تلوار
″	۴	مراق	عراق	″	۷	بن عنادہ	بن عبادہ	″	۱۸	دقن	دفن
″	۶	قریب	غریب	″	″	قیس بن معبد	قیس بن سعد	۷۱	۱۰	ابی جبرہ	ابی بشرہ
″	۱۰	منبر	منمبر	″	۱۲	معاویہ	معاویہ نے	۷۲	۳	فسبیب	بسبب
۵۸	۲	رسالالت	رسالت	″	۱۵	آخر بروگے	آخر کر گئے	″	۱۵	فرمائی	فرمائی بعد
″	۱۲	بزنید	یزید	″	۱۷	معادیہ	معاویہ	۷۳	۸	قیس کے	قیس نے
″	۱۴	پہلی دن	پہلے ان	۶۴	۹	چھمہ	چھتہ	″	۹	عبداللہ	عبیداللہ
″	۱۵	گمراہیون	گمراہون	۶۵	۱۱	حسمین	حسنین	″	۱۱	یانی بن غروہ	ہانی بن عروہ
۵۹	۳	نکل گئی	نکل کے	۶۶	″	کرلے والا	کرنے والا	۷۴	۴	کوپنج	کوچ
″	۱۹	بن مرادی	بن ملجم مرادی	″	۱۳	ساوجماعت	سائستگی وجماعت	″	۶	برابر	ہزار
۶۰	۱	ماہین	مابین	۶۸	۶	یزیدکہ	یزید کو	۷۶	۵	احمد یمی مشہور	احمد مشہور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۱۸	زبیر بن قین	زہیر بن قین	۸۰	۴	جلا کیا	جدا کیا	〃	۱۴	حکمیہ	حکیمیہ
〃	۱۹	عمرو بن قرظہ	عمرو بن قرطہ	۸۱	۳	عقیمہ	عقبہ	۸۷	۱	البغدادی	البغدادیین
〃	〃	مطاہر و	مظاہر اسدی	〃	۱۷	سنہ ۱۱۴۴	سنہ ۱۱۸	〃	۶	سی بہ	ستے
〃	〃	یزید یا	یزید بدر یا	۸۲	۳	علیہ السلام کے امام	علیہ السلام امام	〃	〃	بیٹیو کی	بیٹیوں کی
۷۷	۱	عبید عمرو	عبید بن عمرو	〃	۹	یحیی	یحییٰ	۸۸	۲	معمر باللہ	معز باللہ
〃	〃	بن عروہ	بن عروہ	۸۳	۸	علیہ السلام	علیہما السلام کو	〃	۸	معتمر	معتز
۷۸	۴	قلبی	کلبی	۸۳	۱۱	مروان کا	مروان کار	۸۹	۳	خاتمہ	خاتمہ
۷۸	۱۲	بعر حت	بعد حت	〃	۱۴	[illegible]	عباس	〃	۱۱	عمری	عمری
۷۹	۳	ابو مخنف	[illegible]	〃	۱۶	[illegible]	گرفتار کرے عمارت	〃	۱۲	۸ شعر	شعر ۸
〃	〃	ابو مخنف	ابو مخنف	〃	۱۸	[illegible]	ذکر امام	〃	۱۴	اللہم ازد	اللہم زد
〃	۴	[illegible]	کربلا	۸۵	۱۹	رجوع حق	رجوع خلق	۹۰	۲	ثبوت	ثبوت
〃	۷	جیب	حبیب	۸۶	۷	خالصہ	خاصہ	〃	۶	تسہیل ظہور	تسہیل
〃	۱۸	[illegible]	[illegible]	〃	〃	اختلاف	اختلاف	۸۳	۵	[illegible]	نیقی

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام فرحت التضمام مزیل اغلاط
رسالہ ہذا بہ نظر فیض اثر جناب مؤلف مدظلہم العالی
بتاریخ ۲۸ رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۱ ہجری تمام شد

مقام ... متصل ... گنج
در مطبع ... اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد